

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اچھے سدرت العالم و اسلمق والسلام علی سید المرسلین علی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد  
 واضح ہو کہ ہماری سچائی سچائی امام الطرہ کا سبب الحقیقہ موت رہاں محبوب حلاق حضرت  
 سادہ محمد آفاقؑ سے امتیاز ہے کہ اسی سرگرمی سے اجازت جملہ سلاسل متعارفہ اولیاء اللہ  
 کی حاصل ہے اور طرہ آت کا جامع برکات جملہ طرق اور باعتبار مہولت سلوک کے  
 اور الطرق الی اللہ اور ماساس اس دور آخر رہاں کی ہے اور بس آپ کی بہا یہ عالی  
 ہی کہ رہاں و علم اس کی شرح سے قاصر ہے اور آپ کی حلیہ عظیم ہماری حضرت فطرت الاقطاب  
 محمد و جسر حلیہ اللہ مات حیات سالت بیاد سید ماہ و لا ما حضرت فضل رحمن  
 مدظلہ الاعلیٰ ردیں اور انہی طرہ انجذاب اور فیض رساں خاص و عام ہیں حجاب رجوع عالم کا  
 آپ کی طرف تشریف اور رہاں ہی اور اس اتم حضرت قلہ کی ان کی خلت الصدق سرور مرتبہ سچ

محبوب الہی وارث جناب سالت پناہی ولایت پناہ عالی مناقب حضرت  
 احمد میاں صاحب مدظلہ الاقدس ہیں اگرچہ حضرت شاہ آفاق رضہ کا قبول عام  
 تھا اور ولایت کابل تک آپ کا نام تھا مگر حضرات موصوف سی ہر طرف مشہور خاص عام  
 اللہم زد فرد و بارک برکتہ واسعہ چونکہ یہ رسالہ بیان میں سلسلہ اور طریقہ اور سلوک اور علو نسبت  
 اعلیٰ حضرت کی ہے لہذا نام اسکا مشہورہ آفاق رکھا اور راقم الحروف فقیر نور الحسن احمدی  
 کہ گرامی آستانہ آن حضرات کا ہی یہ رسالہ اسکی اول تصنیف ہی جو فیض سی انکی مرقوم  
 ہوتا ہی فیض رہ بیان سلسلہ فی زمانتا جو سلاسل اولیاء اللہ شائع ہیں منجسہ  
 انکی سلسلہ ہماری حضرات کا جامع برکات اکثر طرق ہی اور حسبدر شعبہ اس سلسلہ میں  
 پیدا ہوئی ہیں اور طرق سی نہیں نکلی منشا اسکا یہ ہی کہ یہ طریقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ  
 سی ملتا ہی جنگو ضمیمت کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی حاصل تھی اور کمالات آنحضرت  
 کا بسبب ضمیمت کی آپ میں ظہور ہوا ہی لہذا مناسبت ہر وقت و حال و استقامت و ازمانہ  
 کی کمال خاص اس طریقہ میں پیدا ہوتا ہی بالجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق کی جو بواسطہ  
 امام قاسم و حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکھتی ہیں اور سلسلہ آبائی سی  
 نسبت آپکی علوی ہی اول حضرت سلطان العارفين ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ طریقہ  
 پیدا ہوا بعد از ان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدانی رحمہ اللہ طریقہ خواجگان شائع ہوا آپ کو ذکر  
 نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سی پہنچا تھا اور ایک سلسلہ آپ کا حضرت سید الطائفہ  
 جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سی ملتا ہی بعد از ان خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بہاوالدین محمد نقشبند

رسی السعدیہ سی طریقہ لغتہ یہ جاری ہوا آپ کو ملا وہ ایسی سیوج کے حضرت عبدالجبار  
 محمد والی رہی ہی بطور اولیت فیض پہنچا ہی یہ اکیلی طعوظات میں ہی مراں آ  
 کردہ اندک واسطہ میں ملا کر ردالتاماکس حاجت رواہ میں درہست آتایا راں  
 حامداں عود ریا رام کہہ یاراں میں ماحواہ قدم شفاعت کد سی سال ست آئیجہ  
 ہوا والدین سگو مدحد امیکد اہی اصول طریقہ لغتہ کی تمام متاخرین فی احسار  
 فرمائی ہیں انداراں حضرت محمد دال فانی رسی السعدیہ سے طریقہ محمدیہ کا ظہور  
 ہوا آپ کو ملا وہ طریقہ لغتہ کی حکم سلاسل معارفہ مثل سلسلہ قادریہ و سہروردیہ  
 و حشہ و عمرہ کی احارت حاصل تھی سچا آپ کی ملہات کی یہہ الہام ہی کہ عسرت الگ  
 دلس توسل مک واسطہ اولیٰ و اسطہ الی یوم الیئہ اہی اس طریقہ میں ہی بہت  
 سی سار سدا ہوئی حایجہ طریقہ حشر ثن اعی حضرت ایتان حضرت حارل الرحمتہ  
 رسی السعدیہ اور طریقہ احصیہ حضرت سید آدم سورجی ہکا اور طریقہ رسیہ و سہروردیہ اور طریقہ  
 حضرت شاہ ولی السدرہ کا اور طریقہ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر علیہ رسی السعدیہ کا جسکے مروج  
 حضرت خواجہ میر درد رسی السعدیہ ہوئی انداراں ہمار سی شجہ الشیخ حضرت شاہ آقاں  
 رسی السعدیہ سے طریقہ جامع برکات حلاطی لمردہ معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ عاسی حضرت  
 میر اسطہ ہا حاماں قدس السدرہ کی سدا ہوئی سلسلہ انانی سی مرید احمد حضرت محمدی  
 حارل الرحمتہ محمد سعید رسی السعدیہ کی اولاد امجاد میں ہیں والدین اکی حاسال السعدیہ  
 فرید لو اب اطہر الدین خالصا صاحب خورماہ اور گک یساہ مالگیرہ میں مصت دار

شاہی تہی اور خطاب خانی و نوابی کا کہتی تہی وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمۃ فرزند  
 حضرت شیخ عبدالاحد شاہ گل المتخلص بحضرت فرزند خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور  
 از روی ارادت و خلافت سلسلہ آپ کا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فرزند سجادہ نشین  
 حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سی ملتاہی حضرت شاہ آفاق کو اپنی مرشد بزرگوار حضرت  
 خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سی جو اعظم خلفائے حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر اور  
 اولاد امجاد حضرت خواجہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سی تہی کمال و تکمیل حاصل ہوئے  
 حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتی تہی کہ جسی نسبت مجاہدی مجسم نہیکہی ہو  
 حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھی الغرض حضرت شاہ آفاق بعد حضرت خواجہ کے  
 صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین مدت دراز رہی اور بشارت  
 منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کی زیر نگین ہو گیا اور جب آپ کابل لشکر  
 لیگئے تہی وہاں ہی قبول عام ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل ہی آپ کا مرید ہو گیا اور  
 کرامات عظیم الشان آپ سی ظاہر ہوئیں حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر  
 اپنی مریدوں کو بعد تعلیم کی حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتی تہی جو وہ  
 صادر فرماتی سلم کرتے تہی فیض در بیان طریقہ طریقہ نقشبند کتب و  
 رسائل طریقہ سی ظاہر ہی چنانچہ رسالہ النبیہ حضرت یعقوب چرخ رحمتہ اللہ علیہ کا مائل  
 و دل ہی اور طریقہ قادریہ مین غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب مشہور ہی اور طریقہ سہروردی  
 عوارف المعارف مین مذکور ہی اور طریقہ چشتیہ مین فوائد الفوائد ملفوظات حضرت

سلطان المستراح صی اللہ علیہ کماک سمد ہی چونکہ طرقتہ ہماری حصرت کالت لہا حملہ  
 طرقتہ اور جامع مرکات ہی اصول اس طرقتہ کی ماتی تمام مروج سی بی مباد کرتے ہیں اور جیسا  
 کہ روس علانی طریقہ لعدہ میں اقرب الطرق ہی اور حصرت انشاں فی سلوک طرقتہ  
 محمدیہ پہل کر دیا ہوا ایسا ہی ہماری حصرت فی طرقتہ حصرت شاہ آفاق کا اسی لفظ  
 ماطن ہی اقرب اور آساں فرمایا ہی اور ہماری حصرت کو سجدہ تہنیت کی حصرت  
 شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سی ہی اور صحیح کستہ لطور دریں مولانا محمد اسحاق  
 صاحب سح پر کہ ٹری عالم ماعل تہی گہر راتی ہی ماحکمہ ساں اس طرقتہ عالیہ کا ہی ہی  
 کہ مرشد کی لظہ اور صحت اور کلام اور توحہ ماطن شب سی فوس ہو چکا ہی ایکبار حیدر  
 امیدوار سب ہی بعد مار کی حصرت فی اُن سی صحت فی بعد اراں توحہ دی اور فرمایا  
 کہ کم سب کی دل دا کر ہو گئی ہو گا معلوم ہو یا ہو یہ فرمایا کہ ہماری حصرت فرماتی ہی حکمی  
 استعداد عالی ہوتی ہی جلد معلوم کر لیتا ہی ہر زمانہ مبارک سی یہ اشعار فرمائی ہیں  
 سائے کو ساطی ای در دیمانہ کی سچ ؛ اور ہی سی ہی اسی دل کی نہانہ کی سچ  
 کیا کریں سیر جس ہاں آرزو کچھ اور ہی پُگل کو کیا سو گھنیں دماغ اسی میں تو کچھ اور ہے  
 ساں کا آتش رده مری گل و ؛ مری حلی ہی اور ہی بہار کہتی ہیں  
 دل و صوٹ صا سیدہ میں مری لولہ جی ہے ؛ اک ڈہیر ہی ہاں را کھ کا اڈ  
 آگ دی ہی ؛ ہر اس کی مٹی و مائی یعنی اگر ہم لوٹ ہی ہو گئی ہیں لیکن حرارت عشق کی  
 ویسی ہی مائی ہی ارض و سما کہاں مری و سب کو پاس کی ڈس لہی دل ہی

وہ کہ جہان تو سما سکی اور سدا لقای نسبت کی توجہ باطن سے یہ حدیث ہی ماصب  
 فی صدری شیناً الاصبیثہ فی صدرابی بکراس حدیث کو علمای صوفیہ لکھتی آئی ہیں جو  
 نقاد حدیث ہی تھی اور علاوہ اسکی آنحضرت کو حضرت جبریل فی سینہ بسینہ فیض الہی  
 پہونچایا ہی اور ہماری حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کی اور کچھ نہیں بتلاتی ایکبا  
 اس آیہ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی بحبکم اللہ کہہ تو اگر تم چاہتی  
 ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہی پہونچایا کہ معنی یہوئی اب مطلب بنو یعنی  
 مجھ میں اس قدر محبوبیت ہی کہ جو میری چال چلتا ہی بھی محبوب ہو جاتا ہی اور صحبت  
 سنت ہی آنحضرت کی اور حدیث شریف میں ہی کہ لایق قوم مذکورن اللہ الا خفتم  
 الملائکۃ و غشیبتہم الرحمۃ و نزلت علیہم السکینۃ و ذکر ہم اللہ فین عندہ **صحبت**  
 مردان اگر یک ساعت است، بہتر از صد خلوت و صد طاعت است، اور حضرت  
 پیرو مرشد فرماتی تھی کہ خدائے آپ میں یہ قدرت دی ہی کہ نظرون میں مقامات طی کراتی  
 ہیں فیض و رہبان سلوک **الحمد للہ** کہ محض نظر عنایت  
 حضرت پیرو مرشد مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقہ کی جو فی زمانہ شائع  
 ہیں اور جو مذکور کتب و رسائل موجودہ تصوف میں راقم پر ادراک و کشف و حالاً و ذوقاً ہر  
 طرح سے پہلی چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کے بہ تفصیل دریافت کر لی ایک  
 شمشاد کا تحریر ہوتا ہی کہ مقامات سلوک ہر طریقہ کی فی الحقیقہ معاملات الہی ہیں جہاں  
 اکابر سی در میان میں آئی ہیں کہ العلماء و رشتہ الانبیاء اور بنای محافلہ فیض پر ہی تو

مسماں آہی حارطہ ہر ہی ایک میس فہم جو دو نام کائنات رعلی الاتصال ہر آن اردہی  
 اور ذب الحاکمین اُس ہی متعز ہی دوسرا مص رحمت جو مخصوص باہل ایمان و  
 اسلام ہی اور التوحیدیں التوحید اور سی عمارت ہی تیسرا میص افعال و در حال  
 اس میص کی اولیائی عرب ہیں اور ملک یعقوب الدین اس کی طرف اشارہ ہی  
 اور روم الدین اس واسطی فرمایا کہ اُس دن سب ہی سردد افعال آہی دیکھیں گی جو بہا مص  
 اسرار کہ ایتانک لکھل و ایتانک لکھتہ ہیں اس سی محض ہی سو یہ علم حکمت  
 ورتہ اسما ہی جو معلوم کمال و مکمل ہے اور حال اس کی اولیائی عشرت ہیں اور یہ مص  
 بواسطہ حیات سالہ سالہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فائز ہوتی ہیں تو حاصل سلوک و وصول  
 الی اللہ اور در آنحضرت کا ہی اور بعد معاملہ معلومت معلوم ہو ما ہی لاھل سا  
 الصراط المستقیم و ہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہی حساب کہ آنحضرت  
 صلعم ہی خط کہیچا تھا لیکن اوسی ایک اہ کو ہر ایک اس واسطی سو یہ ہی حساب اسعدا و  
 سب آہی سلوک کر ما ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو مناسب اس کی تعلیم  
 حد گاہ فرماتی ہی اور مساطر اولیا اور الواح سلوک کا ہی ہی بہا فرما کہ صراط الدین  
 انھت علیہم کہ اُس مرتبہ حدت سی یہ جو ظہور کرت ہو ہی اس کو مائل نہیں  
 جب مضمون دہن نہیں ہو گیا تو تفصیل العام سا چاہی کہ سب سی اثر العام پیدا  
 کر ما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دوسرا امارا و امارا سرفی کا اثر العام ہی جس  
 کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہیں تیسری محملہ عامی طیبہ احادیث

آنحضرتؐ ہیں اور تمام اولیاء اللہ فی اتباع کتاب سنت کیاسی اور کوی طریقہ ان بر خلاق قرآن  
 وحدیث نہیں کہ سب انہیں اصول سی ماخوذ اور اسی اجمال کی تفصیل ہیں چوتھا انعام مشد  
 کامل کمل ہی چنانچہ خود نعمت علیہم سی ظاہر ہی **غَايِرُ الْمَخْضُوبِ عَلَيْهِمْ**  
**وَلَا الضَّالِّينَ اٰمِنٌ فَيْضٌ** در بیان نسبت چونکہ اصول جبلہ طہ  
 سلاسل اربعہ نقشبندیہ وقادریہ وسہروردیہ وحشتیہ ہیں اور باقی تمام طرق شعبہ انہیں چار  
 ہیں لہذا نسبت ہر سلسلہ کی مذکور کیجاتی ہی کہ ان اصول سی بہت سی فروغ نکلے ہیں واضح ہو کہ  
 بزرگان نقشبندیہ میں نسبت صدیقی کا ظہور ہی لہذا یہ طریقہ اقرب الطرق اور سہل الوصول بہت  
 ہی کہ معاملات صدیقی شاہد اس معنی کی ہیں اور نسبت حضرت صدیق اکبرؓ کی ابراہیمی تھی اور  
 کبریا حاصل تھی کہ ما صلب لدنی صدری شیئا الا صبیتہ فی صدر ابی بکر لہذا القای سینہ  
 حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سی شائع ہوا اور نسبت معیت کی روشن ہوئی اور بزرگان  
 قادریہ میں نسبت فاروقی کا ظہور ہی اور نسبت حضرت فاروق اعظمؓ کی موسوی تھی اسیدو اسطی  
 جلال الہی اور تصرفات عظیم الشان کا ظہور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سی بہت ہوا اور فر  
 شہادت میں بڑا رتبہ پایا اور بزرگان سہروردیہ میں نسبت عثمانی کا ظہور ہی لہذا اس طریقہ  
 میں عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہی کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
 میں کمال اقریت بسبب ظائف طاعات کی بہت ہی اور نسبت اکیکی نوحی تھی اور حضرت  
 نوحؑ کی دعوت کو قبول کم ہوا اور امت فی ایذا پہونچائی تھی حضرت ہی مظلوم شہید ہوئی  
 اور طریقہ سہروردیہ کا رواج بہت کم ہی اور بزرگان حشتیہ میں خاص نسبت علوم کی



ظہور ہے اور وہ میں عیسیٰ کہ مانی سی را اس سے عمارت ہی اس طریقہ میں بہت ہی اور  
 دانی الہی کا ہی سا ہی اور انکی سب بیسوی تھی تو اسی تخت مہم میں روحی کی سب  
 ہی کہ جیسہ کا دردنی سماع کی آرام ، رہیں ہوا اور اسی کا دم بہر اکبر ہے **س**  
 ای درد اس جہاں میں اگر صدای عیسیٰ ڈلی یرو د جس سی ہو دو ویر دہی سار کا  
 اور حسب مرتبی علی کرم اللہ وجہہ فی فرمایا ہی کہ لم احد عالم ارد اور فرمایا کہ لو کف  
 الطار مار ددب لہا حسرت سلطان نظام الدین اولیاء دس اللہ دہ سے کسی لی و جہا  
 کہ آب میں اور حسرت محبت سحانی س کس مرق ہی آبی فرمایا کہ وہ سا ہی ہی اور میں آکھ  
 لگی ہوں حسرت میرو مرسد ، ظلم لی اس بد کرد میں محبت نکتہ فرمایا کہ آکھ لگی میں ایک  
 جوٹ ہوئی ہی کہ سا ہی میں ہیں ہوتی **س** سحر میں سامری کی کیا قدرت ڈیری  
 آنکھ ہو میں حواس دکھاؤ نا محلو معروف الہی کا ماں ہیں علم سیدہ سار علم صیاس بیان  
 علوس حسرت کا ظاہر ہوا ہر ہی اور جامعیت یراں کی دلیل مایاں ہی ذلک  
 فصل اللہ نوبتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة کی واضح ہو کہ یہ رسالہ دو سرا ہی جو میں سے حصرات کی راقم الحروف تحریر  
 کرتا ہی اور ترکا نام اس سالہ کا فیض **رحمائی** رکھا کہ ایک و بہر ماہ سار کہ حسرت  
 مدظلہ الاعلیٰ کی مشتمل ہی **س** کی حے مائے عشق ہی انکی رہا میرا مام خدا ہی آما تو

روحان آگیا اور یہ رسالہ تل ہی چند فوائد پر مشتمل حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ  
 جو حدیث جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہے اُس میں دین کی تفصیل ساتھ  
 اسلام و ایمان احسان کی فرمائی ہے تو معلوم ہوا کہ حسی بی اسلام و ایمان کی دین ناقص  
 ہی اسی طرح بغیر احسان کی بھی نقصان دین ہے اور اسلام میں تعلق اعمال کا ہی اور ایمان سے  
 عقائد کا اور احسان ہی عرفان کا اور جسکو علم اسلام و ایمان احسان حاصل ہے وہ علمای  
 راہنہ میں ہی ہے تو علم اسلام میں ہی فقہ ہے اور علم ایمان میں ہی تفصیل عقائد ہے اور علم احسان  
 میں ہی علم تصوف ہے اور جامع ان علوم ثلاثہ کا علم حدیث ہے کہ یہ سب علوم اُس سے مستخرج  
 ہیں اور اصل حدیث قرآن ہی بالجملہ جو کچھ ہی سو قرآن حدیث ہی تو ہر ایک کو لازم ہے کہ  
 اسلام و ایمان پر استقامت کرے قل انت بالمدقم استقم تاکہ مقام احسان پر فائز ہو ﴿  
 بحکم کعبہ فتم بحکم رہم نذاندہ کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی ۴﴾ اور اسلام ارکان  
 خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی جو ہر مسلمان پر فرض ہے اور ارکان مذکورہ میں کوئی اختلاف نہیں  
 الا فروع مسائل میں جو مضر اسلام نہیں اور ایمان مجمل لایمان بالمد ولا کلمۃ و کتبہ رسولہ  
 والقد ر خیرہ و شمرہ ہے اور اس میں کسی مومن کو اختلاف نہیں البتہ تفصیل ایمانیات میں  
 کسی قدر اختلاف ہے کہ اپنی دید و فہمید کی موافق ہر ایک فی فرمایا ہے اور وہ اختلاف بھی  
 مضر ایمان نہیں اور اہل عرفان جو پیر انکشاف حقائق ہوا ہی انکی سامنی وہ سب مختلفات  
 تطبیق رکھتی ہیں اور اہل عرفان میں جو ظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے اسکا منشا بھی علمای  
 راہنہ پر جبکہ عرفان جامع اور نسبت عالی ہے کہ لا ہوا ہی ﴿ ہر سخن وقتی و نہر نکتہ

اسکالی دارد و حضرت امام عظیم رحمہ اللہ علیہ مائل اسکی ہیں کہ ایمان گہٹنا شرعاً نہیں  
 اور علما اسکی قائل ہیں کہ گہٹنا شرعاً ہی سو بہ دووں قول صحیح ہیں ظاہری کہ ظاہر ایمان  
 اعمال ہیں اور ماطن ایمان تصدیق قلبی ہی سو وہ تصدیق قلبی جو ماطن ایمان ہی زیادہ  
 و نقصان بدر ہیں اور اعمال جو ظاہر ایمان ہیں کم اور زیادہ ہوتی ہیں اور جو مکہ ظاہر و  
 ماطن میں ملا درست ہی لہذا یہ ہی صادق آیت ہے کہ ایمان گہٹنا شرعاً ہی اور حسد اس  
 اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقہ گہٹنا شرعاً ہی نہیں کہ تصدیق قلبی ہر حال میں قائم ہی جیسی  
 ماطن ایمان ہی اور ظاہر ایمان میں ہی وجہ ہمیشہ یکساں رہتی ہی اور میں میں  
 رمادنی اور نقص ہو مارتہتا ہی ماد خود اسکی نفس کا لفظ دووں یہ صادق آیت ہی تو احتیاد  
 حضرت امام عظیم رحمہ کا طرف ماطن کی بہت متوجہ ہی اسی سبب ہی اہل ظاہر اس کی کہہ سے  
 واقف نہیں ہوتی اور احباب دیگر ائمہ رحمہ اللہ عظیم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکھتا ہی وہ  
 یہ ہی کہ حضرت امام عظیم و درین صحبت میں حضرت امام جعفر صادق علی حد و علیہ السلام  
 کی رہی جو جامع سست صدیقی و علوی دعوت تمام ہی لہذا احتیاد اوں کا جامع ظاہر ماطن  
 ملطف امام ہی چنانچہ بعض ائمہ کی روایت تارک صلوٰۃ کا فرہی اور امام عظیم کی روایت کوئی  
 موس کا فرہی ہں وہ ظاہر حدیث میں ترک صلوٰۃ مستند اسی استدلال کرتے ہیں اور امام عظیم  
 یوں بھی فرماتی ہیں کہ جو ترک صلوٰۃ کرے جہاں کرے جہاں حلال جا کر سو وہ کافر ہی تو انکا فرہ  
 سے کافر سواہ صرف اسکی ترک ہی اور کفر معنی کفر ایمان ہی آیا ہی اور تکفیر الحشر لفظ  
 حدیث ہی اسی پر حملہ محمدات کو قیاس کر لو **و** حملہ مخلصان اکابر امت و علما اہل سنت

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اقرضیت رکھتی ہیں ان سب کی درمیان میں حق دائرہ ہی  
 اور اگر دائرہ حق سی باہر ہوں تو اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ و  
 مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ کوئی ضلالت میں نہیں اور طرق اولیا سب موافق کتاب و سنت اور  
 واسطی ان اہل طریقہ کی موصل الی اللہ ہیں اور حقیقت شناس اونکی حقانیت سی خوب  
 واقف ہیں اور تفاوت استعداد منشا اس اختلاف کا ہی الناس معاوان کعادن الذ  
 والفضۃ اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا و رسول کا ان مذاہب طرق پر دلیل قاطع  
 ہی انکی حقیقت پر اور خلافت خلفای راشدین کی اجماع اہل حق سی ہوئی ہی نہ صریحا کوئی  
 خلافت پر انکی نصوص دالہ نہیں اور کس حدیث میں آیا ہی کہ حضرت ابو بکر سے بجا از ان  
 حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سی بیعت کرنا اور وہ بیعت جو آنحضرت  
 سی سب کی ہی کافی تھی لیکن صحابہ کرام عدول طائفہ مقبول ہیں اونکا اجماع دلیل صریح خود  
 ہی کہ وہ سر اپانور حدیث اور آیت من آیات اللہ ہی کہ الحق ینطق علی لسان عمر لیکن غلط  
 کہان اس راز میں واقف ہیں کہ درمیان بندہ اور خدا کی کوی رسم و راہ ہی ہوتی ہی  
 تو مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی میں ہزار ہا اولیا ہی کبار کہ مصداق العلماء  
 ورثۃ الانبیاء ہیں گزری ہیں چنانچہ تمام پیران طریقہ نقشبندیہ اسی مذہب میں ہوئے ہیں  
 اب تک موجود ہیں تو وہ بزرگ جنکو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نسبت حاصل  
 نہو گئی ہی اور حضور سی مشرف ہوتی ہیں انکو آنحضرت صلعم فی کون نہیں بتلا دیا کہ  
 تم مذہب ہلال پر ہو بلکہ انکو رسائی آنحضرت تک کیونکر ہوئی الغرض حاصل کلام یہ ہے

کہ جو یہ سب مانع وصول حساب خدا و رسول میں نہ ہو اور جو طریقہ کہ ان کی طرف موصول ہو  
 محنت دے اس کی رمتاؤسی کم ہو اور محنت خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول تیرا ہو  
 یہی دلیل حمایت اُس طریقہ کی کافی ہے و مانع الحق الا الصلال **ف** اکثر لوگ جو  
 فی رہا اس اسی کو موجد کہی ہیں آنحضرت صلعم اور امیا کو مضر اما اس سرِ ملک میں مساوی  
 رعم کرتی ہیں بعد و مانع مہا اور جو کہ اصل سے فردا کی رد و حق ہی لہذا صحابہ کرام و انبیا  
 امت کو جو سر لہ احادیث حساب سوت ہیں ان کو بھی بطور تعظیم سے یہیں دیکھتی ملکہ اگر افراد  
 اُس گروہ کی وعظ و غیرہ میں امیا اور اولیا کو الفاظ بیست سے ماور کرتی ہیں اور ان کو  
 سہم ماحر و غیرہ الفاظ سے خطاب کرتی ہیں عجب احمق ہیں حد تو یوں فرماتا ہے کہ الذی یحضر  
 و لرسولہ و للہو مسین و لکن المسافین لا یعلمون اور یہ لوگ جو اسی کو عاق سے سرا  
 حامی ہیں بخائی سرت و کت کا اطلاق کر لے ہیں اللہ حقیقہ امکانی ان کی رتہ الوہیت  
 کی سرانگندہ و سرسندہ ہی اور یہ دیدہ اکا سر کو اسی نفس کی طرف ہوتی ہی لیکن یہ کس  
 رواہی کہ ہم ان کو اسی الفاظ سے یاد کریں جو وہ خود اسی طرف مست کرتی ہیں اور  
 ماہ الاسراک سرت پر نظر کر کے مانہ الاماز جو ان کی مقبولیت اور درجات رفع ہیں اُس سے  
 قطع نظر کریں اگرچہ ظاہر یہ لوگ مسائل اکا سر کو طاق دیاں پر رکھتی ہیں کو معتقد خدا  
 کا اور موجد تات کرتی ہیں لیکن صرف رہائی اور دام شیطانی ہی اور ظاہر ہر ماں  
 پر خدا ہی خدا ہی اور دل سرکھی سے معمور ہی اب ایک مثال سہو متلا ایک سلطان  
 اعظم ہی اور ان کی دور اور ارکان سلطنت اور مقرراں دربار و خواص مارگاہ ہیں

مہر ہی کہ اون سب کو جو اعزاز ہی بادشاہ فی دیا ہی کما قیل **ۛ** نیا و رد م از خانہ  
 میری نخست ہوا تو دای ہمہ چیز من خیر است و اب با وجود اسکی اگر اونکو کوئی دوسرا  
 غلطیست سی گہٹا کر یاد کری تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سنرا  
 یگا اور تعزیر کریگا غرض الدنیا کا لظل عجب کلیہ ہے جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے  
 ہیں اور سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہی اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے  
 ہر نہین لہذا مراتب اولیا و انبیاء کے اونکو نظر نہین آتی بلکہ بسبب اوسی سور عقیدت  
 نسبت مع اللہ سی محروم رہتے ہیں کہ انکار اللہ راہ فیض ہی **ۛ** مہر کہ اور دی  
 بہبود نہ داشت ہر دیدن روی نبی سود نہ داشت ہوا و قل انما انا بشر کم بیان کمال  
 ی نہ وہ جو یہ لوگ سمجھے ہیں اور خدا اپنی دو ستون سی جس طرح چاہی کلام کری او سکی  
 سر اسی عوام کا الانعام کو کیا خبر ہے **ۛ** میان عاشق و معشوق رفعت تڑ  
**ۛ** موافق حدیث شریف کی دو چیزیں آنحضرت صلعم فی چہوڑین میں جنکا تمسک  
 رائی سی امان میں کہتا ہی ایک قرآن شریف دوسری اہل بیت اور اقبو محمدانی  
 اہل بیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول ہی سو تمام طرق اولیا کا غشا اہل بیت  
 میں اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سی ملتی ہیں حتی کہ  
 رقیق نقشبندیہ ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سی متصل ہی اور انامدینہ  
 علم و علی بابا ہی مراد علم سیدین ہی والا علم ظاہر جیسا کہ اور صحابہ سی پہونچا ہی آپ سی  
 یہاں پہونچا ہی جامع قرآن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور جہاد و ترویج دین

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے اور تمام احادیث اور سند صحابہ کما رجسوا  
 حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ و حضرت انس و حضرت اس عمر و حضرت ہم رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم ہی مروی ہے اور کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں اور انہ مجتہدین میں سے ہیں حضرت  
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب اہل بیت ہی کیونکہ ایک کو صحت مائت امام  
 صادق رضی اللہ عنہ ہوا ہے لولا السداس اہلک العتال آپ کا قول ہے اس مقام  
 پر مناسب جانا کہ بعض مساف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مقبول ہوں حضرت  
 محمد والہ مانی رضی اللہ عنہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتی ہیں کہ شائے تکلف و تعصب  
 گفتمی تو کہ نور اسب این مذہب حتی سطر کسبی در رنگ د رمای عظیم نماید و سائر  
 مذہب در رنگ حیاض محدود سطرے در آید و باطن پر کرم ملاحظہ نمودہ می آید سود اعظم  
 اراہل سلام سالکان الی حلیفہ اند علیہم الرضوان اس مذہب ما خود کمرت سالکان  
 در اصول و فروع اس سائر مذہب سیر سب و در استناد طریق علیہ دار و این حتی  
 منی ارحیققت است بحث معالہ است امام ابو حنیفہ در تقلید سب اس بہہ مش عدم است  
 واحادیث مرسل اور رنگ احادیث مسند شایان متابعت میدانند و برای خود مقام  
 میدانند و بحسن قول صحابی را الوہیہ شرف صحب جیر التشر علیہ و علیہم السلوات التسلیمات  
 برای خود مقدم میدارد و دیگران نہ چنین اند مع ذلک سالکان در صاحب را  
 میدانند و الفاظیکہ منی از سودا است ما مستحب می سازد و خود انکہ ہمہ کمال علم  
 و فروع و تقویٰ و متحرک حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ایسا را تو متقی و پاک آزار را پس و غیر

اسلام نہایت وسواس عظیم اسلام را ایذا نگنید بیرون ان لطیف نور احمد با فواید ہم جامعہ کہ این  
 اکابر دین اصحاب را می میدانند اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان برای خود حکم می کردند و  
 متابعت کتاب سنت نمی نمودند پس سواد عظیم از اہل اسلام بر علم فاسد ایشان ضلال مبتدع  
 باشند بلکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون بودند این اعتقاد کند مگر جایی کہ از چہل خود بخیر است  
 یا زندقہ کہ مقصودش ابطال شرط دین است ناقصی چند احادیث چند را یاد گرفته اند احکام  
 شرعیہ را منحصر در ان ساخته ماوراء معلوم خود را نفی مینمایند و آنچه نزد ایشان ثابت نشدہ فی  
 می سازند بہت چو آن کرمی کہ در سنگی نہان است و زمین و آسمان و بہان است  
 اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقہ محمدیہ بہین رسالہ نالہ دردین  
 تحریر فرمائی بہین نالہ طریقہ نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ بہینزلہ ملت ابراہیمیہ است  
 کہ محمدیان خالص اتباع آن دارند و اشتغال و اذکار باطنیہ و اعمال و اوراد ظاہریہ بطور  
 معمول بہین اکابر سلاسل علیہ عمل می آرند و عظم مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را می فہمند  
 و اعمال موافق اجتہاد ایشان می کنند انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ اور قرون اولی میں مجتہد  
 بہت گزری بہین لیکن مذہب کسی کا بجز ائمہ اربعہ کی تدوین نہ ہوا اور حضرت غوث اعظم  
 اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما است میں آنحضرت کی مشہور خاص عام بہین سو یہ حکمت  
 الہی اور اوس کا قبول ہی جس کو عنایت کرمی **۱** بمقبولی کسی را دسترس نیست  
 قبول خاطر اندر دست کس نیست و اور بعض اکابر فی جو کسی مسئلہ پر دوسری مذہب کی  
 عمل کیا ہی سو وہ مثل اوس اختلاف کی ہی کہ بعض مسائل میں امام ابو یوسف اور امام محمد



رحمہ اللہ علیہا ہی امام اعظم سی احلاف کہا ہی سواس کے واسطے کمال علم و نور نصیب و درکار  
ہی اور ہماری حسرت فرمائی ہی کہ جو قرب امام اعظم رحمہ کو اللہ تعالیٰ سی نظر آما ہی کسی امام کو نہیں  
اور امام ساری و مسلم اُنکی رتنہ کو نہیں پاتی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَجْمَعِیْنَ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد لہ و سلام علی عبادہ الدین صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد ہم ہمسرا سالہ ہی جو حدیثیں حوالی کی  
مرقوم ہو ماہی اور امام اسکا مساست اسم مبارک حصرت بیرو مرتد و ام میو ضہ کی  
نور احمدی رکھا اللہ تعالیٰ مانع خاص عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہی حدیث  
پر لطیفہ اللہ یُؤْتِی السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ مِنَ الذُّرِّ وَشِیْءٍ ہی آسمانوں کی اور زمین  
کی اور انحصرت صلی اللہ علیہ وسلم پوری اللہ تعالیٰ کی پیدا ہوئی ہیں اور خلق آب کی پوری  
سی پیدا ہوئی ہی اس پیاں سی سی اس آت کی کہلی کہ متلی پور کا کست کوۃ  
یہما مصباح المصباح فی راحة الرجاحة کاھا کوکب درسی یوقد  
من شجرة مآدکة ریتونہ کاسرقتہ و لا عینہ یکادر تھایضی لولہ عینہ  
ناد نور علی نور عیدی اللہ لود کا مرشاء سال اسکی نور کی یعنی انحصرت کی تامل  
طاق کی ہی مراد سیدہ مبارک آپکا ہی کہ طاق محراب عبودیت طالماں حد ہی ادبیں  
انک جبراع ہی یعنی قلب مبارک آپ کا وہ جبراع دہرا ایک تیتہ میں مراد وہ مصعہ جہین  
لطیف قلب ہی وہ سیدہ حبیبی ایک تارا ہی چکنا روش کیا عاتما ہی ہر جبراع درجت مبارک

زیتون سی یعنی اپنی اہل سی **۵** ماما شاکنان کو تہ دست و تو درخت بلند بالا کو  
 نہ طرف مشرق کی ہی اور نہ مغرب کی یعنی لامکانی ہی نزدیک ہی تیل اوسکا کہ روشن  
 ہو جاوی اور اگرچہ نہ لگی اُسکو آگ یعنی وہ محتاج آلات نہیں بلکہ وہ خود محتاج البیہ ہی کہ  
 قیام تمام عالم کا اُس سی ہی روشنی ہی روشنی پر راہ دکھاتا ہی اُس طرف اپنی روشنی  
 کی جسکو چاہی و یضرب الله الامثال للناس اور بتاتا ہی اُس مثالین اسی  
 لوگوں کی سبحان اُس پر وہ مثال میں آنحضرت صلعم کا مذکور عجب کنایہ ہے کہ الکنایۃ  
 ابلغ من التصريح اور معشوق کا نام بکنایہ یعنی عجب لطف ہی کہ بیان سی باہر ہی **۶** الله  
 بکل شیء علیہ بالجملہ اُس نور نبوت کی طرف اُس تعالیٰ فی اپنی بندگان خاص کو  
 ہدایت کی کہ وہ اُس سی مستفیض اور منور ہوئی اور خیر القرون سی الی الآن وہ نور سینہ  
 پیران طریقت میں آیا ہی یہی وجہ ہی کہ اطراف عالم میں اُنکا نام روشن ہی **۷** لطیفہ  
 انا اعطینک الکوثر کوثر بمعنی خیر کثیر حوض ہی آنحضرت صلی اُس علیہ وسلم کا کہ رؤف  
 قیامت وہاں تشریف لجا ئیں گی اور امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سی زیادہ  
 میٹھا اور دودہ سی زیادہ سپید ہی پلا ئیں گی اور حسب الارشاد آپ کی ساتی کوثر حضرت  
 مرتضیٰ علی کرم اُس وجہ ہوگی وضوح ہو کہ جو اس عالم میں معانی ہیں آخرت میں مجسم ہو کر آئیں گے  
 چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسی طرح افعال خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت  
 ایک حوض کی نمودار ہوگی اور ساتی کوثر ہونا حضرت علی کا اس لئی ہی کہ فیض و لایہ  
 جسکو پہنچتا ہی آپ کی واسطہ سی پہنچتا ہی چنانچہ حدیث شریف مولیٰ کل مؤمن

وال ہی اور حوص کو تریر جام میں کہ مثل کو اک کی تاباں ہیں سو یہ فیض لطر ساقی کو تر کا  
 ہی کہ مشکل صورت حام کی ہوگا اور بہت مشکل دل سی ہی نگر وسیلہ لطر ہوگی ہی  
 لطر مر سد سہور ہے ۛ دووں جہاں کی رہی ہر حر او سے ۛ دو پالہ تیری آجوں  
 فی حسکو ملا دئی ۛ اور فص لطر ہاں ہی اور حام کو تر وہاں ہی کیو کہ مقام ارشاد کا دنا  
 ہی اور دارا کھر آخرت ہی لسی ہر تھی کا دلہ وہاں ملی گا اور حسا یہاں کیا ہی وہاں  
 بیت آئی گجا جیا پچہ حوص کو تریر مرغ ہی ہیں کہ حکا دکہ سامعت تنم ہوگا سو یہ مدلا ہی  
 اُس کلمہ کا حسکا اقرار کرتے ہیں ۛ مدام اُن گل حداں جس رنگ نو دار دہ کہ مرغ  
 ہر چہں گسکوئی اودارد ۛ اور حسب مدلا ہی اہمال کا کہ ان الدین الصوا وعلوا  
 الصالحات کانت لصورحات الصدوس بدلا اور حست کو مہالی فرما ۛ  
 لو اس مہالی سی مقصود کچھ اور ہی لسی دیدار پروردگار کا اور یہ مدلا کسی عمل کا بہن  
 ملکہ محسن فصل رحمن ہی کہ الدین احسوا الحسبی وریادة تاکلمہ حدیث میں آیا  
 کہ میں کو بر مسک ہی اور کسکو اس کی مروارید میں تو حسی فیض کو میں خواصی کی =  
 اور او سکی کہ کو ہو کا وہ متک عرفاں اُسکی باہہ آنگا اور وہ گوہری مہالی حکمت  
 اُسکی رماں ہی جڑیں گی لطیفہ حضرت رلحا کو جو یوسف علیہ السلام سی ہست ہو گئی  
 اور کیفیت اوں کی ماستی کی مشہور ہوئی تو نفس سورتوں فی امیر امراض کیا حضرت  
 رلحالی اوں کو ایسی مکاں میں ملانا اور ایک ایک چہری ہاتھ میں دی اوتس کی بعد  
 حضرت یوسف کا حلوہ دکھایا فی اختیار سب فی اپنی باہہ کاٹ لئی اور حشر ہوئی

اسی طرح جب کیفیت محبت الہی کی سالک پر غالب ہوتی ہی اور دیوانہ وار اوس سی  
 حرکات ہونی لگتی ہیں تو اہل دنیا بسبب کور باطنی کی معترض ہوا کرتی ہیں اور ملا  
 سی پیش آتی ہیں۔ اگر پسند سحر عشق اور حاصل جہاداری دلاستہائے  
 گوناگون جراحاتہای بی مرہم دے اور جو وہ عاشق زار متوجہ ہو جاتا ہی اور اپنے  
 معشوق کی جہلک اُنکو دکھلا دیتا ہی تو آخر کار قائل ہو جاتی ہیں اور اعتراض سی  
 باز آتی ہیں تو اُن عورتوں پر حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہ ہی اوس رنگ سی رنگین  
 ہو گئیں اسی طرح مریدوں کو مرشد کامل سی نسبت پہنچتی ہی اور اُن عورتوں نی اُس  
 کیفیت میں ہاتھ کاٹ لی اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زلیخا کا یہ حال نہ ہوا تو باعث  
 یہ تھا کہ وہ عورتیں عالم تلویں میں تھیں اور حضرت زلیخا کا عشق مقام تمکین پر پہنچا  
 ہوا تھا۔ پاس ادب بہین کہ بکویت شہید عشق دہا ہیستی تپید کہ گرد از  
 زمین نخواست۔ لطیفہ حدیث شریف میں ہی انا املح واخی یوسف اصبح تو حسن  
 صباحت وہی ہی جسکو دیکھ کر آدمی بی اختیار ہو جاتا ہی چنانچہ ایک حدیث میں ہے  
 کہ لوگ جنت میں حور کو دیکھ کر سہرہ کرین گی اس خیال سی کہ خدا ہی بعد از ان معلوم  
 ہوگا کہ حور ہی خدا نہیں اور حسن ملاحت سی انسان اوس طرح بی اختیار نہیں ہوتا  
 کہ ہیبت یہاں بہت ہی لیکن جی ہی جی میں گہلا کرتا ہی اولوالباب پر ظاہر ہی کہ  
 یہ عالم اوس ہنگامی سی بڑھا ہوا ہی ہی سبب ہی کہ جو آنحضرت کو دور سی دیکھتا  
 تھا ہیبت کرتا تھا اور جب نزدیک پہنچتا تھا محبت کرتا تھا۔ اگر معذور

صورت آن لستان خواہد کشید و حیرے دارم کہ مارتق راجہ ساں خواہد کشید و  
 لطیفہ سب لطیفہ نص کی خواہست میں پیدا ہوتی ہی سررگال تقتلہ یہی  
 راجہ ہوئی ہی اور حضرت محمد دلف مالی ریحی السعدہ سب لطائف عالم امر کو دلاست  
 صحری ہی اور دست لطیفہ نص کو ولایت کسری سی تعمیر فرماتی ہیں اور فوق دلاست کسری  
 کی دست عاصریہ کو ولایت علیا کہی ہیں یہ سب حضرت محمد ریحی السعدہ ر  
 کہلی ہی اور اسکے علاوہ اور معانات عالی آب نی فرمائی ہیں جو مذکور کتب و رسائل  
 اس جامداں عالیشان کی ہیں لیکن فی رہا ساوہ سب خاصہ محمد دیہ مایاب ہی  
 صرف سلوک رسمی رنگیا ہی اور جو کہہ معانات عالی محض بواسطہ عنایب الہی و حیا  
 رسالت سہائی کی حاصل ہوئی ہیں اور جسکو حد اچاہتا ہی وہ اُن سی بہرہ ور ہوتا  
 اسی واسطی ہماری حضرت یاسدی رسوم سی رکنا ہیں اور ارادہ الہی سی حب حاجتی  
 ہیں ایک دم میں مقامات علیا بر فائز فرماتی ہیں اور مہب سی اکا رسی الی نوجہات  
 عالی مقول ہیں لطیفہ ہماری حضرت فی حضرت سہ علام علی صاحب رحمۃ اللہ  
 علیہ کو مہی دیکھا ہی اور سہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحق صاحب سی  
 درس حدیث میں ہم سبق تہی شاہ عبدالعی صاحب اوں کی مہائی و اما حضرت شاہ آقا  
 کی تہی دونوں صاحب حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تہی وقت  
 کی حضرت شاہ آفاق ہماری حضرت کی تہی ہوتا اور پایا کرتے تہی اور ایسا ہی جب  
 ہوا کہ حضرت شاہ ریس کی عمر میں دہلی شریف کو گئی ہی جب حضرت شاہ آفاق کو

خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ اونکو اندرون خانہ لی گئی اور اپنی بیٹی صاحبہ اور دامادی فرمایا کہ ان کو نذر دیکھلاؤ ہر چند آپنی توضیح کی نما نا کیوں نہ ہو حضرت شاہ آقا جملہ کمالات باطن میں طاق تھی آپ کو کشف سی معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ تہہ ہو گا اور بہت سی بشارات فرماتی تھی لطیفہ ایک بار شاہ غلام رسول صاحب فی زمانہ غدر میں فرمایا کہ اب انگریزوں کا یہاں سی قدم اٹھا حضرت فی کہا کہ آپ ذرا خوش کریں بلکہ جگیا یہ کہ ہر حضرت وہاں سی چلی آئی شاہ صاحب فی خوش کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت آدمی بھیج کر بلایا اور فرمایا کہ بیشک تمہارا مکاشفہ صحیح ہی اور فرماتی تھی کہ یہ ایک آفتاب ہی کہ مشرق سی مغرب تک چکی گایہ تذکرہ حضرت پیر مرشد سی سنا لطیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سی بڑی مناسبت تھی الحان داؤدی مشہور ہی اور انکی شریعت میں عبادت ساتھ سمع اور نماز میر کی ہوتی تھی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تھی اور اعتدال سمع و بصر وغیرہ کا آنحضرت صلعم کو حاصل ہوا ہی اور ظاہر ہی کہ اعتدال کمال حسن ہی سو محبت اور محبوبیت دونوں ذات پاک میں جمع ہیں ۛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تہا داری ۛ اور آنحضرت صلعم فی حضرت ابو بکر و عمر کو اپنی سمع و بصر فرمایا ہی تو حضرت ابو بکر سنتی ہی ایمان لائی ہیں اور حضرت عمر نے جب دیکھ لیا تو قائل ہوئی یہی سبب ہی کہ دونو صاحب نزد یک جناب سرور کائنات صلعم کی آسودہ ہیں کہ سمع و بصر کہی جدا نہیں ہوتی اور حضرت فاطمہ جو قرۃ العین آپ کی ہیں اور امام حسن و حسین علیہم السلام وہاں نہیں تو ظاہر ہے کہ

آنکہ کہیں بہیں حاتی اور نظر خدا حالی کہاں ہو چک حاتی ہی لیکن آنکہہ سی خدا ہی ہیں  
 ہوتی اور اولاد کو کھ دل ہی کہتی ہیں تو دل پہلو ہے میں ہوتا ہی لیکن خدا حالی  
 کہاں ہوتا ہی ۛ پہلو میں دل ساں ہیں ہی ڈہرہ کہہاں ہی یہاں ہیں  
 ہی ڈہرہ سرب سرب میں ہی کہ لڑکیاں آنحضرت صلعم کی یاس و کی ساتھ گارتی ہیں  
 آپ سن ہی ہی حسرت او کر آئی وہ ہی سستی رہی حب حضرت عمر آئی لڑکیاں مراح سی  
 واقف ہیں گامو نوں کر دیا اور دوف کو چہا دیا تو حضرت حواہ بہا والدین پسند  
 رسی اندر کہ سلسلہ آب کا حضرت صدیق اکبر سی ماسا ہی اسی ماسک فرما گئی ہیں کہ  
 نہ اسکا میکم وہ اسکا میکم اور حضرت محمد دال فانی قدس سرہ کہ اولاد امحا حضرت  
 عمرہ سی ہیں اس رگ فاروقی کی جسٹ تہی کہ سماع کی طرف اسلا السات نہ فرمایا اور نہ  
 ہی ہوا کہ آب کی حلیہ حواہ محمد ہاشم گاماسے لگی آب سی کسی فی محسری کی آب فی منع لہا  
 ملکہ اساد کما کہ وہ مدرخہ کمال ہو چک گیا ہی ہکو او سپر اعتراض ہیں اور حضرت مراد  
 حاکماناں قدس سرہ ہی ہیں سستی تہی آب کہ حضرت محمد سی کمال عشق تہا اور  
 حضرت در در حمتہ اند علیہ کی خدمت میں دوسری تاریخ ہرماہ کی کا ملاں سو سستی  
 ما طلب اوں کی گاماراگ سکا کچلی حالی ہی راقم فی حسرت سیر و مرشد سی شہاکہ  
 کسی فی حسرت مراد صاحب سی لوجہا کہ حواہ صاحب سماع سستی ہیں آب کیوں ہیں  
 سستی آب فی جواب داکہ وہ کس سی ہیں میں آنکہہ سی ہوں رمور عاشقاں غاس  
 لطیفہ علم مساند تعالیٰ کو ہی اور کسی کو ہیں اولیا کی دل سور ہوتی ہیں کہ اسکو

ذریعہ سی جد ہر التفات کرتے ہیں انہیں کہلاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی التفات کی بھی کہولہ بیتا  
 ہے اتقوا فرستہ المؤمن فانه ينظر بنور الله اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عرش سے فرش تک سب  
 منکشف ہو جاتا ہے یہ پر تو علم الہی کا پڑ جاتا ہے کنت سمعہ و بصرہ اس عبارت ہی سے  
 علم حق در علم صوفی گم شود و این سخن کی باور مردم شود و آنحضرت صلعم فی ایک  
 صحابی سی پوچھا کیا حال ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ عرش و کرسی اور پشت  
 و دوزخ سب دیکھ رہا ہوں اپنی فرمایا عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہے اللہ تعالیٰ انکی روح میں  
 وہ قوت دیتا ہے کہ اُسکی ذریعہ سی دور دور کی کام ہوتی ہیں کہ وہاں عقل و فہم کو  
 رسائی نہیں جب ملائکہ کو اللہ تعالیٰ فی یہ قدرت دی ہے تو کیا انسان کامل کو نہیں  
 دی سکتا ہے ہماری حضرت فی فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رحمہ کی بہو پال میں  
 نوکر تھی اُس زمانہ میں کہ وہاں کی نواب کو جنگ در پیش تھی اثنای جنگ میں ایک  
 سکھہ فی اُنکو بہا لا مارا انہوں فی اُسی وقت حضرت شاہ آفاق کو یاد کیا اپنی اپنی پشت  
 مبارک پر چھیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت کی پشت مبارک سی خون روان ہوا وہاں  
 آپ کی ایک مرید جو بہت شوخ تھی حاضر تھی باصرار استفسار کرنی لگی آخر آپنی بیان  
 فرمادیا اور بسم اللہ کر کے اپنی پشت مبارک پر ہاتھ پیرا خون بند ہو گیا گویا زخم ہی نہ تھا  
 ایسی ہی مذکور تصرفات ہماری حضرات کی بہت ہیں جن کی بیان کی لمی ایک فقرہ چاہی  
 مقصود اس بیان سی یہ تھا کہ اِمرات الاولیاء حق لطیفہ قرب خلافت خلفائے  
 راشدین کو ہے اور قرب امامت ائمہ اہلبیت کو مسلم ہی اور اس قرب میں ایک اتحاد ہے جو جزو کو



اس اہل سی ہوتا ہی اور حضرت امام حسنؑ سرسی ہاں مکتا محسرت صلعم سی سناہ تہی اور  
 حسرت امام حسینؑ ہاں سی یا تو تک یہ ہی اُس اسیاد کا ماست ہے اور مرید سیاد  
 حسرت اوکر و عمر رعی اللہ علیہما کو ہی ہی اور امام حسنؑ حسینؑ رہ کو ہی انکو سید اسات  
 اہل الحکمہ فرمایا اور حسرت اوکر و عمر کو سید اکہوال اہل الحکمہ اور حائثہ ہی کہ کوئی زرگ  
 اہلسب سی ار ردی سب کی ہوا اور فائز اُس قرب کا ہو حسرت کہ حضرت سلمان فارسی  
 رعی اللہ علیہ کہ ہوا کہ سلمان ماسا اہل الفت لطیفہ ہماری حضرت دوت معیت لیبی کے  
 اس طرح فرمایا کرتے ہیں کہ معیت ہی رسول اللہؐ کی طریقہ میں حضرت شاہ آفاق کے  
 بعد اراں جس حاداں میں مرید ہوتا ہی اُسکا نام لیبی ہیں۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ و بارک وسلم اما بعد یہ رسالہ  
 جو ہمارا قلم الحروف کا موسوم بہ **میںجانہ عشق** مضمون بعض نکات سورۂ رحمن ہے  
 امید کہ لہذا خاطر اسات عرفاں ہوں **۱** نادیدی ہی اک عالم کو وہ آکھہ لہ بہ میحہ  
 ہی کیا علما ہوا ہے **۲** الرحمن علما القرآن حلل اللسان علی اللسان واضح ہو  
 کہ اسان آئینہ دار رحمت ہی ہیو علی اسان کی صفت ہی سیاں ہی جس ہی سا لکان راہ  
 و داہماں فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہیں راہ یاتی ہیں نو وہ نوریاں سا لکان  
 الفس کا راہر ہے عیسیٰ کہ مسافراں آفاق کی لئی رہا شمس و مہر ہے لہذا اللہ

اسکے فرمایا الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند گردش میں ہیں اسی طرح  
بیان کو بھی گردش ہی اور اہل ارشاد بیان کو ایر پیر کر انواع عبارت میں موافق ہر استاد  
کی پردہ کشائی اسرار فرمائی ہیں علاوہ اسکی یہ مذکور سیر افاقی کا ہی **س**  
عالم تمام دروز آیات حق پرست ہو تو اندکی بغور بین این کتاب را ہذا الحق کہ  
مثل النفس کی آفاق ہی سرگردان طلب ہی اور جیسی کہ النفس محذوق و شوق والنس و  
اجذاب ہیں اسی طرح آفاق میں چاند سورج تاری خدا جانی کس پردہ نشین کے تاک جہا  
مین ہیں **س** ندغم ہر شب از شوق کدا میں شور محشر ہا و نمک پردہ ہائی  
خواب میریزند اختر ہا و النجوم و الشجر لیجدان اور جہاڑ اور درخت سجہ  
کر رہی ہیں اور تمام برگ و بار اوس کی یاد میں مشغول ہیں **س** چمن میں  
جو دیکھا تو چرچا ہی تیرا لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہی و السماء رافعہا  
و وضع المیزان الا تظنوا فی المیزان اور آسمان کو اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ  
ست زیادتی کرو ترازو میں یعنی عدل کرو اور تمام اعمال اقوال و احوال چاہی کہ اندازہ  
سی ہوں اور مثل قفیل کی افراط ہی نہ کہتے ہوں جیسی نہ ہا خشک ملایان بی معنی  
گہائی بڑھائی ہیں **س** بزہد و ورع و کوش و صدق و صفا و لیکن میفرمائی بر  
مصطفیٰ و اقموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سید ہی ترازو  
تو لو انصاف سی اور مت گہٹا و تول جیسی مغلوبان حال و مدہوشان سکر استقامت  
مال سی بی بہرہ ہیں اور کوچہ کفر طریقت سی مقام اسلام حقیقی میں نہیں آئی سو وہ میزان

اساع سرعیت ہی والا مرض وصعها للامام هجاها كفة والخلخ اب الاكلام  
 والحد والعصف والريحاں اور زمین کو رکھا واسطی خلق کی آئیں  
 میوہ اور کھجوریں حوسوں والی اور امواج ہنس والا حوصلہ داب ہی اور یہ دل خوش  
 کی سوہ سب واسطی اساع مخلوق کی ہنس ماکہ اوس کو کہا ئیں اور کہا ئیں اور خوشنوی  
 دماغ کو خوش اعضا اور سب لطیف ہی قوت اور راحت پہنچائیں یہ کہ مسل  
 رہا لوں کی اول کو اسی اوپر چم کر لیں **○** مارا ہر ورہ دار جو حواسیم  
 ماحولہ تنس روید یوازیم ذخیری کہ حق رسد لصا یتوق جویم ادر ہیرچر اکیوم ہما  
 میم ہمای الاء دیکھا نکد لیں پھر لکھ لکھ لکھ کی جہلا لگی تم دو لوی خطاب  
 طرف جس اس کی ہی کیو کہ مکلف ہی دو گروہ ہیں اور ہر خطاب طرف سمع و بصیر کی ہی  
 کہ اسان ان دونوں کی وحسی ہمای الہی کا بیان سنتا ہی اور کہتا ہی حلول الالہ  
 ص صلع مال کا لھام وخلق الحان ص مارد ص مارد ص الاء  
 دیکھا نکد لیں سایا آدمی کو کہہ کہانی مٹی مٹی مٹی شیکر اور سایا ص کو آگ کی شعلہ  
 تو اسان وہی ہی جو خاکساری اختیار کری وہ کہ شعلہ عص و کسر وغیرہ ہوا  
 نفسانی کا گرفتار ہو کہ ان تمام سوال کا مسدا وہی مصراری ہی در المسرقان  
 درن المصراہین ہمای الاء دیکھا نکد لیں پروردگار دو مسترق کا اور دو مغرب کا  
 تو اگر ایک مسترق اور مغرب ہوتی یعنی صرف حادثا رہتا یا سری گرمی تو بہر راحت تزلزل  
 سوہم کی کہاں مسر ہوتی تو بہر ہی ٹری نمب ہی صرح الحکد میں یلقیاں دہما

برنخ لایبغیان فبای الاء ربکا تکذبن ہر ایک اپنی مطلب کی سنتا ہی اور سمجھتا ہی  
 تو اس آیت کی اسرار عجیب ہیں عاشق کو معشوق سے تمتع از روی سمع کی ہی یا از رو  
 بصر کی تو نسبت سمع کی ایک دریائی زخار ہی کہ فیض اسکا مثل ابریطیر کی برستا  
 اور بصر کی نسبت دوسرا دریای متواج ہی کہ عاشق بیچارہ کوتہ و بالا کرتا ہے  
 اور عاشق کو کہی اس ہنگامہ سمع و بصر سے فرصت نہیں اور دونوں میں عجب پردہ  
 ہے کہ سمع بصر کی اور بصر سمع کی مغل نہیں اور کان میں ہی ایک پردہ ہوتا ہی ہر جا  
 زنی و چنگ صد امیشنویم از آہنگ ترانام خدا امیشنویم از گر چشم کشائیم تو مد نظری  
 و گوش نہیم ہم تر امیشنویم از میسج مخم اللوء لوء والمرجان فبای الاء ربکا  
 تکذبن یعنی ان بحرین سمع و بصر سے عجب عجب درو جواہر معارف ہاتھ آتی ہیں اور  
 عاشق کی زبان سی بی اختیار وہ موتی جہڑتی ہیں ولہ الجواہر المنشئت فی البحر  
 کالاعلام فبای الاء ربکا تکذبن وہ کشتیان اوسی دریای عرفان میں قائم ہیں  
 تاکہ طالبان خدا انکی ذریعہ سی فائز کعبہ مقصود ہوں دریا پہ بحث جاتی ہے  
 ساقی سی کہو ملی آئینہ دیکھ ظالم اس عالم کو آنکھیں تری یوں نشہ سی جاتی ہیں چڑھی  
 چون کشتی چڑھا دیہ کھنچی جاتی ہو دکلی من علیہا فان ویبقی وجہ سہلک ذوالجلال  
 والا کراہ فبای الاء ربکا تکذبن ضمیر اقرب کی طرف راجع کرنا بہتر ہی البعد کی  
 طرف سی یعنی وہ سب لوگ جو ان کشتیوں پر ہیں فنا ہونی والی ہیں اور باقی رہیگا مومنہ  
 تیری پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہی یعنی حامل اس کشتی میں بیٹھنی کا اور نتیجہ

سیر و سلوک کا مادہ و کتابی اور روح کا اسرار و بیوجہ ہیں ہم میں ہم نشہ کستی کی آنکھیں ہی  
 بہایت ساس ہی اور ظل عالم سر یہ عالم تشبیہ ہی تو حتم رحمت اور نظر قبول مرشد  
 آئندہ وار عبادت الہی ہی اور بیواسطہ مرشد وصول الی اللہ مآد ہے ۵  
 عبادات حق و عبادات حق ڈگر ملک ماسد سیاحت ورق ڈور کسی میں ٹہری کی تشبیہ  
 نظر میں سما جائے بہت رسا ہی ظاہر ہی کو جس کوئی کسی کو دیکھتا ہی لو اس کا اعتناء  
 اس دیکھی والی کی آنکھ میں کچھ حاما ہی الحما ایک لطر کال مہ کام کرنی ہی جو کسی یا صہ  
 اور محاہدہ سالہا سال سی نمکس نہیں مسئلہ میں فی السموات والارض کل یوم  
 صوفی شان صای الاء سکا نکد لیں یہی وہ ہمیشہ دیار رہا ہی اور آسمان اور  
 زمین الی سب اس سے مانگتی رہتی ہیں اور یہ سب وجود و حیات و غیرہ اور گہرا مال ہوتا  
 سب اس کا دانا ہوا ہی اور مل فیض کوئی کی فیض اس سادہ و نور ہدایت مومنین مائل  
 ہوتا ہی اور جو کوئی جس سے مانگتا ہی اور جو کوئی دیا ہی وہ ہی درجہ صفت خدا دیتا ہے  
 ہمہ سب اسباب اور ر و لوق اس کی احوال کی ہیں حجاب اکساب مدد معاس  
 امر و سلاطین ہی کرتی ہیں اور واسطہ اس کی وہ لوگ ہیں اور حصول ظاہر قرآن  
 وحدیث اساتذہ سی میسر ہوتا ہی اور درعاس فیض کی وہ ہیں اور کس فیض ماطن  
 و علم سہ مرشدوں سی دستور ہی اور وسیلہ اس فیض کی وہ ہیں سدھ صاع لکھ  
 ایدہ المقل صای الاء سکا نکد لیں یہی بہار احساب لیں گی دن قیامت کی  
 اس رور سب اسباب اور مردہ اٹھ جائیں گی اور مکہ ہی مقرر ہوں گے اور

بی پردہ دیدار مرتبہ ساق سے مشرف ہونگی اور مقرر سجدہ کریں گے اور منکر و نکی پشت تختہ  
 ہو جائی گی پھر مقرر جنت میں زیارت وجہ اندسی مشرف ہونگی اور وجہ العجب ثمرہ  
 عالی ہی جس سے مومنین اور دوستان خدا آنکھیں ٹھنڈی کریں گے اور کافر محروم  
 اس نعمت سے آگ میں جلین گی یا معشر الجن والانس از استطعم ان تنفلن و  
 من اقطار السموات والارض فانفلن ولا تنفلن ولا تسلطان  
 فباي الاعراب كما تكذبن اى گروہ جن اور انس کی اگر ہو سکی تم سے کہ نکل بہا گو  
 کناروں سے آسمانوں اور زمین کی تو نکل بہا گو نہیں نکل سکتی مگر غلبہ سے اور غلبہ کہاں سے  
 بہر حال اطاعت کرو ویرسل علیکم اشیاء من نار و نحاس فلا تتصرون  
 فباي الاعراب كما تكذبن بھیجاوینگی تپہ شعلہ آگ کی اور تانبا گلا ہوا ذرا  
 انشقت السماء فکانت و سدا کالدهان فباي الاعراب كما تكذبن  
 پھر جب پہٹ جاوی آسمان اور ہو جامی سرخ مانند نری کی یہ بیان ہی قیامت  
 کی دن کا ۵ دو عالم جلوہ از طلعت او و قیامت فتنه از قیامت او و  
 یعنی قیامت ہی ایک ٹھوکری معشوق کی فیومئذ لا یسئل عن ذنبه انس  
 ولا جان فباي الاعراب كما تكذبن پھر اس دن نہ پوچھا جائیگا کوئی اس کے  
 گناہ سے یعرف المحرمون بسیماء هم فیوخذ بالنواصي و الاقدام  
 فباي الاعراب كما تكذبن پچانی جائیں گی گنہ گار پیشانی سے رویش بہ بین  
 حالش سپرس اور جونیک ہوں گی انکا چہرہ بحال ہوگا پھر پکڑی جائیں گی پیشانیان

اور قدم یعنی اسی ماصہ پر حکم صادر ہوگا ہمد لا جھلوالتی یکدل ہما  
 المحرموں بطور میں پیدا وین جمیع اں مای الاء رکما نکدن  
 بہ وہ روح ہے حکو چٹلاتی ہی گہ گار ہر یک درماں اُسکی اور گرم پانی کہو لتی  
 ہری کی یعنی وہ سب ہاڑ میں حائس گی بعد و مائدہ مہا و ملں حاف مقاصر رہ  
 حائس مای الاء رکما نکدن ہاں یہ لعل ماکہ کوئی ایماں لالا لک  
 اور ارمایا یعنی امان کی ساہبہ اطاعت ہی کی تو اُن دواؤں کا مدد و ماع ہیں۔  
 دوا و امان مای الاء رکما نکدن اُن ماعوں میں بہت سی ہشیاں  
 ہیں یعنی سسما امان جو اُس مومں مطیع میں ہیں اُس کا بہ مد لاہی فیہما عسماں  
 شہاں مای الاء رکما نکدن اُن میں دو جیسے ہی ہیں نہ مد لاہے  
 اُن دو جسموں کا خوف حد اسی ہتھیں نہیں فیہما من کل مالکۃ روحاں  
 مای الاء رکما نکدن وہ میوہ ہی مرمہ امان ہیں متکشیں علی  
 فرس لطائفہا من استرق و حوالہ الحسین داں مای الاء  
 رکما نکدن اُن موشوں پر تکیہ لگائیں گی یہ مد لاہی اُس تکیہ کا جو اُنہوں لے  
 حصار کیا اور اُس مکہ یعنی توکل کی سب سے ہاں ماسی تمام مطالب اوں کی  
 ہا نہ آئی وہاں ہی سہولت سی سوہ یائیں گی فہں قاصداں الطرف لہ  
 بطسہن اس قلم و کلام مای الاء رکما نکدن یعنی وہ چھوٹی  
 بی ماں ہیں کہ اُن تک کسی کا دسترس نہیں ہوا سچی نگاہ والیاں حل حراۃ الاحسان

(الاحسان) فبائی الاء ربکا تکذ بن اور چنکے نفس مطمئنہ میں اونکی جنت زیادہ عالی ہوگی  
 ومن دوھما جنتان فبائی الاء ربکا تکذ بن مدھامتن فبائی الاء ربکا  
 تکذ بن یعنی وہ باغ ہری ہری ہیں فیھما عینان نصا ختان فبائی الاء  
 ربکا تکذ بن ان میں چوٹھی اُبلتی ہیں فیھما فاکھانہ و نخل و سمان فبائی  
 الاء ربکا تکذ بن ان میں میوہ ہیں اور کچورین اور انار فیھن خیرات حسان  
 فبائی الاء ربکا تکذ بن اون سب باغون میں پہلی عورتیں ہیں خوبصورت حوا  
 مقصورات فی الخیام فبائی الاء ربکا تکذ بن حورین ہیں خیمہ نشین لم  
 یطشھن انس قبلھن ولا جان فبائی الاء ربکا تکذ بن یعنی وہ بن بیاہی  
 ہیں متکین علی رفرف خضر و عبقری حسان فبائی الاء ربکا  
 تکذ بن نیکہ لگائی ہوئی چاند نیان سبز اور چہا پہ دار خوش طرح پر تبادک اسم  
 ربک ذی الجلال والا کرام بڑی برکت والا ہی نام تیری پروردگار کا جو بزرگی  
 اور تعظیم والا ہی ۛ ہم تو عاشق ہیں تمہاری نام کے ۛ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله العالی الاعلی والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ المجتبی علی آلہ وصحابہ نجوم الہدی اما بعد یہ  
 رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ نقشہ عرفان کہ حاصل میخانہ عشق ہی شتمل اکثر معارف  
 عام فہم خاص پسند پر ہی جس سے ارباب فہم بہت سی مقاصد علیا معلوم کر سکتے ہیں



معرفت اسم سارکہ اللہ کو اسم دای کہتے ہیں اور بعض اس کو بھی اسمای صسانی ہی  
 شمار کرتے ہیں کہ وہ ہم ہی جو جامع جمع اسماء و صفات ہی تو دونوں قول درست ہیں یعنی  
 اسل صار پر کہ اسماء و صفات رائد ہیں و ات تو کو کوئی اسم ذاتی ہیں لاء تعانی و را را لورا  
 لا العز عہ لغارة اور اس لحاظ سے کہ جامع جمع اسماء و صفات کون ہی وہی ذات ہی اسم ذاتی  
 کہا اور سب ہوا معرفت صفات نمایہ امام حملہ صفات ہیں اور بعض کا ر صفت وجود  
 کوڑ ہا کر بوضف کی قائل ہوئی ہیں تو دونوں قول صحیح ہیں اس اعتبار سے کہ وجود ہی  
 ایک صفت ہی تو ہوتی ہیں اور اس حقیقہ سے کہ وجود سب صفات کو شامل اور سب میں  
 ساری ہی لو آئہ ہوتی ہیں معرفت سرائع سائلقہ میں مسجد سرگوں کو کر با جائز  
 تھا اور ملائکہ فی حسرت آدم کو مسجد کیا ہی اور اب جو مسح ہے تو سب کسی حکمت کے  
 مسح ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ترسے کام کو کسی کی پہلی رزوا ہیں کرتا الغرض حامل مسجد  
 کہ تعظیم و تکریم ہی ماتی ہی اور دوستانہ حد کی حساب میں یا رمدی لارم ہی کہ ہر آؤ ہگت  
 حد کی ہی اور وہ جو ایک حد میں ہی کہ مت کہڑے ہو میری سامی جیسی کہڑے ہوئی  
 ہیں اعلا حم انکی رؤسا کی سامی تو یہ یعنی تمام ہیں ہی ملکہ یعنی اوس وسیع قیام کی ہی دورہ  
 صرف لائقہ مواہر مانا کافی تھا اور حسرت مائہ رعی اللہ عہا واسطے آنحضرت صلعم کے  
 کہڑے ہوا کرتے تھیں معرفت الرحمن علی العرش استوی اور اللہ معہ  
 انما کہتو کی باب میں احصا اہل ظاہر کا ہے سوا یاں دونوں آیتوں میں ہی واللہ اعلم  
 فی العلم بقولہ انما کہ کل من عندہا اور حدیب میں ہی ان میں فصل مان

ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر پہنچی کوئی جلوہ ضرور ہی در نہ معراج کی کیا ضرورت  
 تھی اور وحی عرش سی آتی تھی **س** سخن از عرش بدل بردن زندان آمدن ایمن  
 می ناب زنہ شیشہ افلاک جکبید **د** **معرفت** معانی میں مقامات عشرہ سلوک کی بڑا  
 اختلاف ہی اور ہر عارف فی موافق اپنی دیکھ بھید کے معانی بیان کئی ہیں اور وہ سب بجائی خود  
 درست ہیں **س** ہر چہ خوبان کنند خوب آید براقم کو جو فیض سے حضرات کی معلوم ہوئی  
 تحریک کرتا ہی توبہ پشیمان ہونا گناہوں سی کہ الذم توبہ یہہ باطن توبہ ہی اور ظاہر توبہ  
 استغفار ہی آنا بت رجوع الی اللہ ہی جو علامت صدق توبہ ہی زہد ترک تعلقات ماسوا  
 کا دل سی صبر و کنا اپنی کو خلاف حکم خدا اور رسول سی شکر بجا لانا احکام الہی کا اور اسکی عبادت  
 کرنا افلاکون عبد اشکور اتوکل بہر و سا کرنا خدا پر ہر حال میں با اسباب اور بے اسباب  
 ذکر یا د الہی جو ضد غفلت کی ہی توجہ تعلق دل کا خدا سی مراقبہ ہمیشہ حاضر ناظر جاننا  
 خدا کو اور بعض فی ریاضت و عزلت و قناعت و ورع کو بھی بیان کیا ہی تو ریاضت  
 درستی اخلاق سی متعلق ہی اور عبادت کا تعلق اعمال سی ہی اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے  
 ہیں **س** در گوشہ خاطر عزیزان جاکن **د** در مذہب ما گوشہ نشستن اینست **د**  
 اور قناعت کی معنی طمع نکرنا اور ورع مراد تقویٰ ہی والتقویٰ بہنا لفظ حدیث ہی  
 اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم و رضا تفصیل ہی محبت الہی اور اتباع سنت کے **معرفت**  
 اصول طریقہ نقش بند یہ جو الی الان ہر شعبہ میں باقی ہیں وہ یہ ہیں ذکر مراقبہ رابطہ لیکن  
 اتباع شریعت ضرور ہی **معرفت** بزرگوں فی جو مقامات کو دوا و رسی تعبیر کیا ہی مثل

دارۃ ولایت مصری و کمری و علماء کمالات موت و غیرہ کے قواعد عالم مثال میں ہر مقام کا  
 قریب صورت و اثرہ نظر کسی میں آیا ہی اور لوصیح مطالب کی و اسلی آن عمارت کے احیاء  
 کیا ہے تو عرض حاصل د و اثر سے ہے کیوں کہ ر و اندر و ص میں فوائد میں  
 آجاتی ہیں معرفت عشق کا لفظ اس حدیث میں آیا ہی عشق الحسن المصری رہ جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ادا کاں العالم علی عبدی للاسعال فی حلت لعمہ  
 ولدہ فی ذکرہ مقتدی و عشقہ فرحت النجاشی و مہد و صیرت میں عمدہ معاملہ لایہ ہوا ہی

الاساس اولئک کلامہم کلام الامیاء اولئک الاءال حقا اولئک الدین ادا روت باہل الارص  
 من عقوتہ و عذاب و ذکرہم فسرت داک عہم ر و اد فی الخلیۃ معرفت اصل اصول  
 اتباع سنت جس معاملات ہی ساتھ حد کی اور خلق کی معرفت سد طلب حد کی

صریحاً یہ حدیث سرف ہی کہ انحضرت صلعم فی صحابہ کرامی مرایا و المللا لا علی لطلوہ کما  
 اسم لطلوہ معرفت لحد رای میں آیات رہ الکبریٰ مشک و یک ہی اسی ہی رب

کی ٹری مولیٰ اور کبلی ظہور ہی کو مرتبہ ثانی میں کہی ہیں اور تمام کلیات آفات آہی ہیں جنہم ہم  
 ۵ حلوہ معیت ہست اگر ویدہ سنائی ہست ہ کس جہاں آئہ آئہ سنائی

ہست ہ مہر و مہ ارض و سما آئہ شکل اندہم ہ میوان یافت کہ در مدہ خود آری ہست  
 معرفت ص والقرآن دی الذکر قسم ہی قرآن کی حواد دلا باہی یعنی کلام طرف مکمل

کی رہا ہی اور تمام آن واد معشوق کی اُس کی سخن سی کہ لجاتی ہی معرفت  
 لکن کلمہ اللہ ہی العلماء معنی تاکہ حد کالول بالاہو تو سہد کو محبت خالص ہی اللہ تعالیٰ

سی معرفت تکریم تبرکات اکابر کے لازم ہی بقیۃ صبا ترک ال موسیٰ وال  
 ہرون تملک الملائکۃ معرفت یہ نئی روشنی دیکھو و اشراق الارض  
 بنور ربھا اور جگہ گاہی دہرتی جہلمک سی اپنی پالن ہار کی معرفت وما یومن  
 اکثرہم باللہ لا وہم مشرکون اس شرک سی مراد شرک خفی ہی یعنی تعلقات باسوا  
 کا دل میں ہونا معرفت علم ظاہر مقدمہ عمل ہی جس پر عمل صحیح موافق حکم خدا و رسول  
 کی حاصل ہوتا ہی اور یہ علم باطن عمل پر مرتب ہی کہ بعد تقدیم عمل صحیح کی پیدا ہوتا ہی  
 حدیث میں ہی کہ جو کوئی اپنی علم پر عمل کری اللہ تعالیٰ اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہی جو پہلی  
 معلوم ہی نہ تھا معرفت قرب نوافل کا یہی بیان ہی کہ لا یرال عبدی یتقرب الی

بالنوافل حتی اجبۃ الخ اور قرب فرائض یہ ہی کہ ما تقرب الی عبدی لمثل ما افرضت علیہ  
 معرفت نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک میں متعارف ہی بیان اُسکا آیات قرآنی  
 سی اس طرح پر ہی کہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سلیم اور  
 نسبت لطیفۃ نفس یہ ہی کہ یا ابتھا النفس المطہیۃ ارجعی الی ربک راضیۃ  
 و رضیۃ فا دخلی فی عبادی و ا دخلی جنتی معرفت معیت اور اقربیت و غیر  
 نام اسما و صفات الہی پر ایمان ہی مقصود و حصول اُس معیت اور اقربیت کا ہی جو مفہوم  
 مثل ان آیات سی ہی کہ واللہ مع الحسنین اور واسجد و اقترب معرفت  
 فی خلق نہ بُرا ہی نہ بہلا ہی بلکہ نسبت سی اُس میں حُسن و قبح پیدا ہوتا ہی اگر نسبت اوس  
 ملق کی طرف خدا کی ہی وہ خلق حُسن ہی نہ کچھ نہیں اور خلق صفت روح کی ہی تو جسکو میل

روحانی طرف پروردگار کی ہنس دہ جس اخلاق سی برکار ہی معرفت علم فی بصیر  
کمال ہی اور حکمت ماسبت تکمیل ہی و من نوت الحکمت هذا وتی حیدر اکتیرا  
معرفت اسی بصیر کی کہی کہاں یک رکہا چاہی کہ مورت عجب ہی فال علی

کرم اسد وجہ الحرم سور الطن معرفت الدما طعور و طعور مایہا الا ذکر اسد و ما  
والا و دعا لم و متعلم اور عالم کامل ہی ہی حوت و عرف و علماء من الدما علما سی سرف ہو  
اور متعلم کا ملاں کمل ہیں کہ موافق ہر استعداد کی رہبانی کرتی ہیں معرفت

فصل العالم علی العائد کفصل علی ادا کم سو یہ وہی عالم ہیں حکو مروج کی بعد برول ہوا  
ہی معرفت سداہل حدات ماطن کی قصہ حضرت موسیٰ حضرت علیہا السلام سی ظاہر ہی  
اؤر کا سداون رمور کی یہ آیت کریمہ ہی کہ ما فعلتہ عن اموی معرفت رویت  
الہی کہ جو جہت اور فی کیس کہتے ہیں ظاہر ہی کہ رماں و مکاں جہاں تک ہی وہاں  
جہت مات ہی و رای رماں و مکاں جہت کہاں ہی فہم من فہم اور فی کیف سے مقصود  
مرات ہی کسیات و ادوان سفل سی معرفت اور ولایب صغری ماسد باہساب کی  
اور لور ولایت کسری ماسد آفتاب کی اہل سلوک فی سیاں کیا ہی اور علامت طی ہوئی  
دائرہ کسری کی عروب ہوا اس آفتاب کا لطر کسی میں آما ہی سو حقیقہ اس مکتراں  
اہل مقام کی وہی قصہ ہی حسرت تحلیل اللہ کا کہ بعد لسی باہتات آفتاب کی آخر کار آری  
مرایا کہ انی و جہت و جہی للدی و طر السموات و الارض صبیعا و ما انا  
من المسرکین معرفت سیر لری اس آیت سی مات ہی کہ رب الی الطیر الیک

سہ ذرہ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت و عاشق مسکین کجا ماند بحال  
 خویشتن معرفت للراقم سہ نہیں جانتی ہم وجود و شہود و یہ باتین ہیں دو  
 اور خدا ایک ہی ہے معرفت وضع مراقبہ ہی احادیث سی ظاہر ہی کہ صحابہ کبار  
 رو برو آنحضرت صلیم کی اس طرح بیٹھتی تھی کہ چڑیاں سر پر سی اور نہ سکتی تھیں یہ ظاہر  
 مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہی اس سے کون منکر ہی معرفت وہ علم جواد ک  
 سی متعلق ہی اُسکو واردات کہتی ہیں اور جو شاہدہ باطن سی پیدا ہوتا ہی او سکو  
 مکاشفات سی تعبیر کرتی ہیں اور علم خواہ واردات سی ہو خواہ مکاشفات سی یا متعلق  
 بہ عالم سفلی ہی اور یہ علم اہل خدمات باطنیہ کو ہوتا ہی یا متعلق بہ عالم علوی ہی جو محبوب  
 تقرب خدا و رسول ہی یہ علم اولیای عشق کو ہوتا ہی معرفت فضل ان معاملات  
 سی عبارت ہی جو محض وہی ہیں کسب کا اون میں کچھ دخل نہیں اور رحمت میں کسب کا  
 بہانہ ہی سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل رحمن نمایان ہوتا ہی معرفت  
 آنحضرت صلیم کی کمالات علیا میں سی یہ دونوں کمال ہیں ایک عہدہ و رسولہ دوسرا کمال  
 محبوبیت جس سی انا حبیب اللہ مشعر ہی اور اسم مبارک احمد کنایہ اس کمال سی ہے  
 معرفت جو طریقہ اولیا جس عصر میں شایع ہوا مناسب وقت و حال و استعداد  
 ان اہل عصر کی وہی طریقہ تھا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء و اقدم کی انکی شرائع تھی  
 شاہد اس بیان کی یہ حدیث ہی کہ العلماء ورثۃ الانبیاء معرفت یہ اصطلاحات صوفیہ  
 کبار زمانہ نبوت میں نہ تھیں اگرچہ مصداق ان کا ضرور تھا جیسا کہ اصطلاحات علم ظاہر کا

مال ہی اور لغیر مالہ سب خواصطاماعات پیدا ہوئی اور معامات کا مذکور ہوا اس میں یہ حکمت ہی کہ بعد امام موت سے لوگوں کے ظاہر رستی اختیار کی اور مسلت ماطن سے ماسما ہو گئی اور ضرور ہوا کہ اولیای کبار کی کمالات بقدر طاقت تحریر کئی حادس ماکہ لوگوں کو ترعب ہو اور انکی توسل سے فائز المرام ہوں لیکن حساکہ آگے مذکور معامات و مہمطلحات ماعرب عرب الکر اہل ماہ بھائی رہا سا اگر کی حی میں مصر ہی ہی کہ لوگوں کے سطحیاب اہل حال کو دست آور سر کر کی بعض فی مدہب وجودیہ تعلید اصدار کیا اور بعض رسوم رست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کر کے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہیں اور بعض فی فوائد مطاوعہ کو جو ہر گز گرفتاری روائد متعلیٰ کر فی مقامات کار کی سیا کی اور بعض محض فریضہ قیل و قال اور تصویب والی کو ولایت اور کمال حاسے ہیں

**ف** جو مدد حقیقت رہ افسانہ رو مدد اہل حکمت انہی طریقہ ہمار حضرت کا غیب جامع فوائد و مایع روائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسہل الوصول و رمعی کیر العیوض ہی کیا لایحی علی اہل النظر معرفت حضرت سلمان ناری رضی اللہ عنہ صحابہ کبار سے ہیں ارمیس صحت و عظم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بھی شرف ہوئی

ہیں اصرح احمد بن الرید عن سلمان قال بیت اما انکر فعلت اعہد الی بھال یا سلمان

انق اللہ و ظلم اہ سیکوں موج ظلام عرض ماکاں خطاک مہما ماحلتہ فی لظاک او

الھتہ علی ظہرک و اعلم اہ من صلیہ العلول الخمس فہ تصح فی ذیۃ اللہ سلا

لصلن اہ اس اہل دمتہ اللہ فخر اللہ فی دمتہ و ملک اللہ فی السار علی و جبک

**معرفت حضرت شاد غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ** نے حاشیہ سیر المرشدین پر کہ انساب  
 اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ میں ہی یوں لکھا ہے کہ حضرت شاد محمد آفاق سلمہ اللہ تعالیٰ  
 از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہ از خلفای حضرت مجدد بہر اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نسبت این خاندان کسب نموده بسر گرمی حلقہ و مراقبہ و افادہ نسبت درین وقت ممتاز  
 اند انتہی **معرفت ہماری حضرت دام فیوضہ اولاد امجدی حضرت مصباح العاشقین**  
 جشتی رضی اللہ عنہ کی بہن جنکا مزار مبارک ملادہ میں ہی والد ماجد آپ کی حضرت شاد اہل  
 مرید حضرت شاہ عبدالرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ کی بہی حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب  
 رکھا تھا **معرفت سابل ولادت اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ** کا ایک ہزار  
 ویک صد و شصت ہجری ہی مسکن شریف دہلی تھا ہفتم محرم روز چار شنبہ بعد مغرب  
 سنہ یک ہزار و دصد و پنجاہ و یکم میں آپنی انتقال فرمایا اوپر شنبہ کو مغلیہ رہ میں عقب  
 مسجد شریف کی مدفون ہوئی جہاں حضرت قبلہ عالم کو غسل دیا گیا تھا حضرت پیرو  
 مرشد سی معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپنی اپنی واسطے خرید کر لی تھی **معرفت حضرت**  
 کی عادت ہی کہ بجز قرآن وحدیث کی دوسری کتاب نہیں دیکھتی اور جو کوئی کتاب نذر  
 کرتا ہی طالب علموں وغیرہ کو دیدیتی ہیں اور ایسا ہی جملہ اشیا کا حال ہی۔ سخاوت  
 اور ایثار بھی بدرجہ کمال ہی بلکہ قرآن شریف ہی جب تصحیح کر لیتے ہیں کسی کو عنایت  
 فرما دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور کوئی نسخہ قرآن کا بھیجتا ہی **معرفت** ماکان البشر  
 ان یکلمہ اللہ الا وحیا ومن وراء حجاب او پر سل رسولاً فیوحی باذنہ ما یشاء تو وحی معاملہ



اسما ہی اور حجاب میں سی ہمسکلامی اولیاء ارشد کو ہوتی ہی اور بواسطہ رسل کی امام موسیٰ  
سے معاملہ ہی معہرقت رو بائی صالحہ ایک حرد ہی احرا ہی موت سی اور سنت امیا  
کی مشاہدہ سی ٹہی ہونی ہی معہرقت اشعار سوٹ اور ارقم **۱** فاست پر  
سری خلعت اور حد اہلی و علاوہ سی تیری صمت ارس و سما کہلی و کو ترکا میص تو لی جہاں  
میں لٹا دیا و دعوت سی سری مانع ارم کی فصا کہلی و تیری لب و دہیں میں سخن لے مرا  
دما و تیری ہی انگہ میں گہہ آسا کہلی و حومات تری و صف میں لگی وہ کہہ گئی و حو  
تیری شاں میں کہی معج و تما کہلی و

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله سبحانہ و تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حسنہ المصطفیٰ و علیٰ آلہ واصحابہ و اسما و احسانہ  
اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **اسرار محبت** مشتمل ہی اکثر ملفوظات مار کا  
اعلیٰ حضرت امام الطریقہ محبوب حلاق حضرت شاہ محمد آفاق رعی الدعہ و حضرت  
قطب الاقطاب مجدد العصر حضرت مولانا افضل رحمن مدظلہ الاعلیٰ و حضرت سیر و مرشد  
ولایت مآب محبوب رب الارباب مالی مساق سید احمد میاں صاحب نام دیوہ پر  
اور جو ملفوظات راقم لی بواسطہ کسی کی سی ہیں اس لعل معتر کا اظہار کر دیا ہی اور جہاں  
راوی کا ذکر نہیں وہ سب لی واسطہ سی ہیں اگرچہ طاہر اہر چید ملفوظات ہیں لیکن  
معنی حاوی ان بہت سی مقاصد اعلیٰ پر لہذا واسطہ افادہ حاص مقام کی مناسب

جانا کہ اشاعت پذیر ہوں اور معاملہ فہم بواسطہ ذوقِ صحیح کی آن وادامی ہر کلام سے  
 اوس کی معنی کو پہونچتی ہیں ۔ اسرارِ محبت را ہر دل نبود قابلِ درِ نیست  
 بہر دریا ز نیست بہر کافی ؛ وَاذا المولف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالیٰ  
 حضرت فی فرمایا کہ میں جب حدیث شریف پڑھ کر اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رحمہ کی  
 خدمت میں جاتا تو دیکھ کر فرمایا کرتی کہ یہ نور حدیث حضرت فی اعلیٰ حضرت رضی  
 نقل فرمایا کہ ہم سب عزیز اقربا دوست آشناؤں کو چاہتی ہیں کہ ہو جائیں لیکن کوئی  
 نہیں ہوتا جسکو خدا چاہتا ہی ہو جاتا ہی حضرت فی اعلیٰ حضرت رضی نقل فرمایا کہ  
 اب جو لوگ دسوں لطیفہ طے کرتی ہیں قدما کو جو صرف لطیفہ قلب طے کرتی تھی نہیں پہونچتی  
 کہ بسببِ عمل کی اون کا مقام عالی ہو گیا حضرت فی اعلیٰ حضرت رضی نقل فرمایا کہ  
 یہ دسوں لطیفہ کسی کو ایک بار گئی کھل جاتی ہیں اور کسی کو پیرسون میں کھلتی ہیں حضرت  
 فی اعلیٰ حضرت رضی نقل فرمایا کہ جو کوئی محبت سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کری  
 اوس کو وصول الی اللہ ہو جائی حضرت فی اعلیٰ حضرت رضی نقل فرمایا کہ قدما لطیفہ  
 قلب طے کرتی تھی لیکن بسببِ اخلاص اور اتباعِ سنت کی اون کا مقام بڑھ گیا حضرت  
 فی اعلیٰ حضرت رضی نقل فرمایا کہ ایک توجہ میں ہی سب مقامات طے ہو سکتی ہیں لیکن  
 استعدادِ مرید کی ہی چاہی حضرت فی فرمایا کہ ہماری حضرت سب باتیں موافق  
 سنت کی کرتی تھی لیکن کسرِ نفسی سی ایسا فرماتی تھی کہ ہمیں جو کوئی بات موافق سنت  
 کی ہو جاتی ہی تو عرش سی ایسا فیض آتا ہی کہ ہم ترتر ہو جاتی ہیں حضرت فی

اعلیٰ حضرت رمہ سی نقل فرمایا کہ عوت ہو یا قطب جو خلاف شرع گمراہی وہ کچھ ہی نہیں  
مولانا مولوی سید محمد علی صاحب فی نقل فرمایا کہ احسن مریدوں فی حضرت  
شاہ آفاق رمہ سی عرص کیا کہ خواجہ سیدی حضرت صاحب یرمعات ہی مریدان قدیم پر  
ہی ہیں آپ فی فرمایا کہ نگو میں چاہتا ہوں کہ ہو جاؤ اور انکو خود جدا جاتا ہوں حضرت  
فی فرمایا کہ حب حضرت شاہ آفاق رمہ کامل تشریف لی گئی ہی ایک بار کسیوں کے  
سامی سی اٹکا گر رہا آپ فی وہاں کی حاکم سی کہا کہ تم کیسی مسلمان ہو جو کسیاں اسی  
ملک میں رکھی ہو اوس فی تمام کسیاں وہاں سی نکال دیں حضرت فی فرمایا کہ  
حب حضرت شاہ آفاق رمہ ولایت سی تشریف لائی تو احمیر قریب تھا اسی ارادہ  
کیا لیکن پہرہ لگی وہیں سی فاتحہ پڑھ دی رسل وہاں کی حادموں کی حاما مساسب  
سمجھا حضرت فی فرمایا کہ ہمے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رسی اللہ علیہ کی  
ریارت کا کیا بہار اب کو بھی خود دیکھ لیا اور حضرت رمہ سی ایسا فیص آیا کہ سیاں  
سی ماہر ہی پہر فرمایا کہ اگر موت حتم نہ ہوتی تو یہ ررگ سی ہوتی حضرت پروردگار  
احمیر تشریف لگی تھی آپ سی کسی فی کچھ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ ہلکت کی حضرت  
فی فرمایا کہ ہو کو اللہ تعالیٰ حب میں لی گیا حوریں ہماری پاس آئیں گی سو ہم اُن سی  
کہیں گی کہ تم میں حاک لطف ہی تم ہم سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نام سلو  
خواہیں لطف ہی میں ہیں ایک صاحب فی حضرت سی مسئلہ سماع کا پوچھا  
اسی فرمایا کہ اگر کوئی راستہ سی گاتا ہوا نکلی تا ہی میں بیٹاب ہو جا ماہوں ایک صاحب

فی حضرت سی پوچھا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کی یا رسول اللہ کہنا کیسا ہی آپ نے  
 فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا آیا اور آنکھ میں چاہین  
 آپنی جو دعا بتلائی اُس میں ہی یا محمد فی التوجہ الیک اؤن صاحب نے  
 عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہی آپنی فرمایا کہ عثمان بن حنیف رضہ صحابی نے بجا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تھی ایک صاحب نے حضرت  
 سی فاتحہ کر نیکو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بکری  
 بیچ کی اُس وقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سے کبھی فاتحہ ہی حضرت پیر و مرشد  
 نے حضرت سی نقل کیا کہ آپنی فرمایا میں مولانا اسحق صاحب راج کی ساتھ مولود شریف  
 میں جایا کرتا تھا حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت ہی ہی کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہی اوسی طرح کری گھٹائی بڑھائی نہیں اور یہ شعر پڑھا  
 گردِ نعل سب سلطانِ شریعت سر مہ کن ۛ تا شود نورِ الہی بادِ حشمت مقترن ۛ  
 شرہ در چشم سنائی چو سنانِ تیر باد ۛ گر زمانِ زندگی خواہد سنائی بی سنن حضرت  
 نے فرمایا کہ میں دو مہینہ سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تھا لیکن ایک ناز ہی قضا  
 نہ ہوئی حضرت پیر و مرشد نے حضرت کی ذکر میں فرمایا کہ سنت کا تو بڑا درجہ ہے  
 اؤنسی مستحب ہی ترک نہیں ہوتا حضرت شاہ آفاق رضہ ایک دم میں بارہ بارہ  
 ہزار نفی اثبات فرماتی تھی اور حضرت نے فرمایا کہ میں نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تھا  
 اور حضرت پیر و مرشد نے بھی ابتدا میں پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہی حضرت

انی فرمایا کہ میں ایک قصی میں عامابا کسوں کی سامی سی گراسب لی کپڑی ہو کر سلام  
 کمانی چہرک دما حد کی ساں ہوڑی دور گناہا کہ وہ سب اگر میری مرید ہو گئیں انکی  
 بعد سب لی نکاح ہی کر لئی اپنی ہاتھ سی مستی ہیں اور کہانی ہیں اب تک مارا رقم  
 کی دل میں حطرہ آیا کہ آب قرآن میں قرآنیں کیوں سبایا کرتی ہیں اسی وقت جواب  
 میں فرمایا کہ میں اس واسطی یہ فرامیں سادیا کرتا ہوں کہ رماں سارک سی آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکلی ہیں حضرت سیر و مرشدی فرمایا کہ ایک طالب علم لی  
 حضرت سی اس شعر کی معنی پوچھی ۵ بہار و بیت حصرو موسی دواں پامیجا  
 چہ گویم ہو کہ رواں ڈا اسی اس لطف سی تقریر فرمائی کہ اُس طرح ادا ہوا دتوا رہی انکل  
 یہ فرمایا کہ حب و ولہ کی رات حالی ہی تو باپ دادا بہانی سب اوس کی رکاب میں چلتی  
 ہیں تو انہیں کوئی سودا دہ نسبت اسباب علیہم السلام کی ہیں حضرت پیر و مرشد  
 لی فرمایا کہ حضرت سی کسی لی تصور شیخ کو پوچھا آپی فرمایا کہ ایک صحابی لی حدیث کے  
 بیاں میں فرمایا کاتی اَنْطَرَالی رَسُوْلَاللّٰہِ ہيْ تَصُوْرَتِہِی رَاقِمٌ لی حضرت  
 سیر و مرشدی اور آپی حضرت سی یہ شعر سنا ۵ کھرا دون تو کر کر اسرہ دیوں سچاؤ  
 جس میں ہیں ہوسیں دوجی کوں سما لی حضرت لی عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذکر میں  
 فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ حائین نو بہہ گائیں ۵ اچھی سکی موسی لہا مارا حضرت  
 سیر و مرشد لی فرمایا کہ حضرت آپی مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو آنحضرت کہا کرتی ہیں ایک مار حضرت بہت علیل تھی آپی فرمایا کہ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا شریف لائیں تھیں مجھ سے فرمایا کہ تمہاری زندگی بہت ہی حضرت  
 فی فرمایا کہ جو شخص تحقیق و تنقیح الفاظ و معانی قرآن کی کرتا ہو اسکو وہ شخص جو تمام رات  
 عبادت کری نہیں پاتا حضرت فی فرمایا کہ ہرکو اگر بدلی قرآن شریف کی جنت ملی  
 تو منظور نہیں اگر قرآن شریف ہر تو کیا مضائقہ ہی اور ہماری پاس جنت میں حورین  
 انہیں تو انسی ہی ہم ہی کہیں گی کہ آؤ بی بی بیٹھ جاؤ تم ہی قرآن شریف سنو ایک بار  
 قرآن میں روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہو گا اور وقت حضرت فی بعد  
 ترجمہ کی فرمایا اللہ تعالیٰ جن کو آپ سے محبت ہی وہ تو بہت خوش ہونگی آپ کی تھاہوگی  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑی ہونگی حضرت فی فرمایا کہ جو شخص پابند  
 ارکان اسلام ہو وہ ولی ہی اوسکی ولایت میں کوئی شک نہیں کسی فی عرض کیا کہ جو  
 پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام کرمی تو فرمایا کہ اسکی مثال ایسی ہی جیسی کوئی  
 اچھی غذا کہا کر اسپر زہری لی اور جو خدا کو حاضر ناظر جانے گا وہ کیونکر ایسا کرے گا حضرت  
 فی فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرماتی تھی کہ اوسکی یاد میں رہا  
 کرو بس یہی سلوک ہی حضرت فی فرمایا کہ سلوک میں حصن حصین سے بہتر کوئی  
 کتاب نہیں حضرت فی فرمایا کہ مشائخ سے جو دعائیں منقول ہیں انہیں نہ تاثر  
 نہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی دعائیں فرمائیں ہیں ان میں سے  
 حضرت فی ترجمہ فرمایا کہ ان عباد اللہ لیسوا بالمتنعین یعنی بندے  
 خدا کی آرام طلب نہیں حضرت فی اسم مبارک اللہ کا ترجمہ میں موبہن فرمایا

حضرت فی ترجمہ اسمعیل کا مطبع احمد فرمایا اور مرحمہ مریم کا عائدہ فرمایا ہی مولانا  
مولوی سید محمد علی صاحب فی فرمایا کہ میں حضرت سی نفی اسات کو پوچھا اسی فرمایا  
کہ تیں ہی مار کر لیا کر درافتم فی حضرت سی نفی اسات کو پوچھا اسی فرمایا کہ ہینڈک  
میں تھوڑا سا کر لیا کر و اور لا الہ کی مسمی لا معبود فرمائی حضرت فی اس آب کو پڑھا  
کہ السَّيِّئَاتِ وَالْبِضَالِ يَقْنُ وَالشَّهَادَةِ وَالصَّلَاةِ پھر فرمایا کہ ہینڈ  
اویا کو ہین مائی اور صدہ نفس اولیاء ہیں وَحَسَنَ اَوْ لَيْسَ سَرَفِيحًا اور  
کیا اچھا سا ہے حضرت فی فرمایا کہ سست قرآن کی عایت سلوک ہی حضرت  
فی فرمایا کہ استیاق لقاء الہی کا یہی ولایت ہی حضرت فی فرمایا کہ اشاعہ  
یہی عوتیت او قسطیت ہی حضرت فی فرمایا کہ توجہ تو ہوا کرتی ہی لیکن اوسکا  
ایک وقت ہی اسوق ایک توجہ کافی ہوتی ہی اباب نار راقم لے حضرت سی  
مولانا اسحق صاحب سح کی سست کو پوچھا اب فی فرمایا کہ عالم باعمل بزرگ او صالح  
یہی ماسست ہو کیا آساں ہی اللہ اولاد امخاد میں حضرت شاہ ولی اللہ رحم کی آپ  
حضرت شاہ عبدالعادر رحم کو فرماتی ہیں حضرت فی فرمایا کہ سبت قاضی شاہ  
یانی سی کی حضرت شاہ ولی اللہ سی ٹرہی ہوئی تھی اسی طرح حضرت شاہ احمد سعید  
صاحب کی سست کو فرماتی ہیں کہ اوکی والد سی ٹرہی ہوئی تھی حضرت فی فرمایا  
کہ امام عراقی رحم فی لکھا ہی کہ صحابہ کبار اگر اس مانی میں ہوتی تو لوگ او کو دیواہ کہتی  
اور وہ او کو کا فر مانی اور حق ہی حضرت فی فرمایا کہ جو کوئی احد از عسا

کی موافق سنت کی باتیں کری اور سو بجائی اوسکو وہ شخص جو تمام رات عبادت کری نہیں  
 پاتا حضرت **نی فرمایا** کہ جو کوئی نماز صبح کی اہتمام سے ادا کری اوسکو وہ شخص کہ جو  
 رات کو عبادت کری نہیں پاتا **ایک** مرید نے حضرت کو فقدان ذوق شوق کی  
 شکایت لکھی تھی اُس پر آپ نے تحریر فرمایا کہ ہمیشہ با تقویٰ باش کہ اصل بہین است حضرت  
 نے فرمایا کہ کرشن اور را مجند را دلچسپن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر ہوئی ہیں  
 یہ سب سوحد تھی اگر زمانہ آنحضرت کا پائی تو ایمان لی آتی حضرت نے فرمایا کہ اسمین  
 بہید کیا ہے کہ لوگ جگہ کر تی ہیں ایک شخص کی وجہ سے صلح کر لیتی ہیں پھر فرمایا کہ اوس  
 شخص کی قلب میں ایسا فیض ہوتا ہے کہ اوسکی پر توسی وہ سب صلح کر لیتی ہیں۔  
 حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کی دلون میں ایسا نور ہوتا ہے کہ اُس سے تمام نظر  
 آتا ہے جیسی اندھیری گہر میں آفتاب سے سب کچھ نظر آتا ہے حضرت نے فرمایا  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد جو بزرگ ہوئی ادھون نے جب نظر کا فرو پر  
 ڈالی خود بخود مسلمان ہو گئی حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام  
 اگر ایک نظر کرتی تو کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہو جاتی مگر امام حسین علیہ السلام  
 توحید میں مستغرق تھے کچھ خیال نہ فرمایا **ایک** بار سند فاطمہ کی حضرت نے یہ فرمائی  
 کہ ایک صحابی نے کنواں بنایا اور کہا ہذا لام سعد مولانا مولوی سید محمد علی صاحب  
 نے فرمایا کہ مینی ابتداء میں حضرت سے عرض کیا کہ تمکو جو مزاشعرین آتا ہے قرآن شریف  
 میں نہیں آتا اپنی فرمایا کہ ابھی بعد ہی قرب میں جو مزاق قرآن شریف میں ہی کسی میں



ہنس مولوی صاحب موصوفی فرمایا کہ ایک ماری حسرت ہی صحت میں رہی  
 کو عرض کیا آئی فرمایا کہ مارا سا اندھا چھوڑ کر ہزاروں کوس چلی جاتی ہے اسکی خیال  
 سی ہاں انڈی سی کھ لکل آتا ہے تو کیا انسان میں بہ قدرت ہنس مولوی صاحب  
 موصوفی فرمایا کہ ایک مار میں تردد میں ہاں کہ احکام دیکھئے کیا ہو حسرت کی مجھ ہی  
 فرمایا کہ اگر دہی میں بی ساں کہتا تو اسی فرمایا کہ انکار محکو ہی ہے تردد ہاں سو میں بی  
 آنسرت کو دیکھا کہ فرمایا ہے ہم کیا ملکہ حرم سی محنت رکھی گا اسکا ہی احکام بحر ہوگا  
 حضرت یرو مرشدی حسرت سی لعل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد میں قدم رکھیگا  
 اسکی عقی بحیر ہوگی حضرت یرو مرشدی فرمایا کہ حسرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی ہی کمالا ہیں حضرت یرو مرشدی فرمایا کہ حسرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم اسکی توحہ میں ہی ماتر ہیں مثال سلوک معانات رسی کی حسرت یرو مرشدی  
 فرمایا کہ وہی قلعہ ہی جہاں سادہ عالمگیر وغیرہ بی مادی سہی کی اور اوس قلعہ میں ہل سادہ  
 ہی مادی سہ ہی لکس قلعہ سی ماسر حکم نہ عا مابا حضرت یرو مرشدی فرمایا کہ  
 اوکار واسعال واسطی تسفہ قلب اور رکیہ نفس کی ہیں اصل عشق ہے حضرت  
 سادہ آفاق رہ ہر دور بعد اسراں سلطانی میں جایا کرتی تھی اور حسرت ہی حبس دہلی  
 میں ہی جاتی ہے اور حسرت یرو مرشدی فرمایا کہ محکود و سرگرمی عشق ہی حسرت  
 محکود رہ اور سلطانی رہ سی حسرت یرو مرشدی فرمایا کہ ایک صاحب ملکہ  
 مساجد تخریر کرتی ہے اور ہوں کی کسی کو تعرض دریافت حال حسرت کی حد میں

مین ہیجا حضرت فی فرمایا کہ ہمارا حال کچھ نہ لکھو لیکن یہ اُنسی کہہ دینا کہ فضل رحمن سبکو  
 درکار ہی نقل ہی کہ ایک پیر زادہ حضرت کی خدمت مین آئی آپکو دیکھ کر بیہوش  
 ہو گئی بعد ازاں حضرت فی پوچھا تو کہا مینی آپکی پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو دیکھا آنحضرت کا جمال دیکھ کر بیہوش ہو گیا آپنی فرمایا کہ بس ایک جہلاک مین تمہارا  
 یہ حال ہو گیا حضرت فی فرمایا کہ ایک درویش آئی مینی اونسی کہا کہ اس قبر کو  
 تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو جو مسجد مین ہی انہون فی مراقبہ کی بعد بیان  
 کیا کہ تمام سلوک انکو ملی ہو حضرت فی فرمایا کہ مین ایک کنوین پر تسبیح پڑھ رہا تھا  
 اوسکا پانی کہاں تھا اتفاقاً ہاتھی تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اوسوقت سی بیٹھا ہو گیا  
 حضرت پیر و مرشد اور بہت سی لوگ مراد آباد کی تہمت ہنود سی حوالات مین  
 تہی بعد ثبوت برات کی سب رہا ہو گئی حضرت فی فرمایا کہ مینی حضرت امام حسین علیہ السلام  
 کو دیکھا فرماتی ہین کہ مین تمہاری بیٹی کو قید سی چھڑائی لاتا ہون اسی اتنا دین مانی  
 ہو گئی اور اسی عرصی مین بعض لوگون فی آپ سی دعا کی لئی عرض کیا تھا اُسپر آپ فی  
 فرمایا کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ خود اون کی واسطی دعا کرتی ہین ابتدا  
 مین حضرت پیر و مرشد کو ایک بار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا استغراق  
 ہو گیا تھا کہ نہ کچھ بات کرتی تھی اور نہ کہاتی بیٹی تھی آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا  
 یہہ حال دیکھ کر رونی لگیں حضرت فی فرمایا خاطر جمع رکھو ہوش آجائی گا الغرض پندرہ  
 روز کی بعد آپ کو افاقہ اُس حال سی ہوا ایک بار حضرت پیر و مرشد فی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرمائی ہیں کہ میں اس لعاب دہن تری موہہ میں ٹالوں گا  
**حضرت** نے فرمایا کہ محمود حال صاحب حمد باری نے ایک مار گھڑا اپنا کہیں  
 جوڑ دیا اور کہا حردار اس میں سے مت کھا مایہ کہیں مسلمانوں کا ہی ادسی موہہ ہی  
 ہیں والا حال صاحب ٹری رہے ہر گاہ ہی اوں کی کہوڑی ہی حرام کا ہیں کہانی ہی  
 ختم **حضرت** قتلہ عالم و حضرت خواجہ صیاد اللہ و حضرت شاہ محمد آفاق رومی اللہ تعالیٰ  
 علیہم و آلہم و سلم کو حضرت پیرو مرتد ہی ہو گا یہی کہ اول و آخر کچھ کچھ بار درود و تہلیل  
 اور درمیاں میں یا ارحم الراحمین یا السوار **حضرت** نے فرمایا کہ لک مار جو روہ کاٹی  
 گئی سب میرہ تہی میں مراقبہ کر یا ہا ایک لوحہ او سر ہی کی سب میریں ہو گئی **حضرت**  
 پیرو مرتد نے فرمایا کہ حسرت کا عالم طفلہ ہا صاحب ایک سلعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 کو دیکھا کہ فرماتی ہیں کہ لڑکا ولی ہو گا اس سب سے وہ سیدہ حسرت کو مانتی ہیں **حضرت**  
 نے فرمایا کہ یہاں شاہ علام رسول صاحب اور مولوی ابوالحسن صاحب ہی آئی ہیں اور  
 محمود حال صاحب ہی ہو گئی ہیں محمود حال صاحب سر بہائی حضرت شاہ آفاق رحمہ  
 کی ہی **حضرت** پیرو مرتد نے فرمایا کہ محمود حال صاحب نے حب حضرت عالم طفلی  
 میں تہی او سوف اے کو دیکھ کر فرمایا ہا کہ یہ جس کئی سورس کی لعد پیدا ہوا ہی **حضرت**  
 نے فرمایا کہ محکو لڑکس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رحمہ کی رسالت ہوا  
 کرتی تہی ایک ما حضرت نے حضرت فاطمہ رومی اللہ علیہا کو دیکھا حضرت کو سیسی  
 سی لگا کر اسٹا فرمایا **حضرت** پیرو مرتد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رحمہ

مکان پر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کی تشریف لی گئی آپ کی آنی کی خوشی میں  
 انہوں نے تمام مکان اپنا راہ خدا میں لٹا دیا میکو لال ایک شخص تھا اسی حضرت  
 شاہ آفاق کو بھی دیکھا تھا اور حضرت پیر علی صاحب رضہ کا مرید اور نظر یافتہ تھا بابت  
 سورت دیکھ کر مقام بتا دیتا تھا اور سب پر غالب آتا تھا ایک مجلس میں حضرت پیر و مرشد  
 کا اور اس کا اتفاق ہوا حضرت پیر و مرشد اوس سے واقف نہ تھے اسی دل ہی دل میں  
 تصرف کرنا شروع کیا تھوڑی دیر میں آپ کو معلوم ہو گیا آپ نے فرمایا اؤ بسم اللہ پھر مراقبہ  
 کیا اسی ہی زور ڈالا تھوڑی دیر میں میکو لال بیہوش ہو کر گر اؤ شروع شب سے  
 نلکے آخر تک بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا تو بہت متعجب ہوا کہتا تھا کہ برسوں  
 میں آج میری تسبیح ٹوٹی اور اڑھائی دن تک رعشہ اوسکی تمام بدن میں رہا بلکہ  
 حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے بعض اقران عصر جو اہل ارشاد ہیں وہ بھی متعجب ہو گئے  
 ہیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالب خدا حضرت کی  
 خدمت میں آیا آپ نے از روی امتحان مسجد میں لنگو ادا واجب دروازہ کھلا حضرت  
 پیر و مرشد اسکا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لی آئی پھر آپ نے کچھ فرمایا بعد نماز کی اسکو بلا کر  
 مطلب پوچھا کہا پریم کا پیالہ پلا دو آپ نے شربت منگا کر آدھا خود نوش فرمایا اور آدھا  
 اسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جاوہ کامیاب روانہ ہو گیا حضرت نے ذکر میں حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پڑھاجن گلیان محمد چلین وہ گلیان میں پلکن بہرون ایک  
 صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل جانی دہلی شریف کی تحصیل علم لکھنؤ میں فرمائی

اور سرچ و قایہ مولوی اور صاحب سی آب فی ثباتہا اور میرا حسن علی محدث اور آب  
ہمراہ دہلی کو گئی ہی حضرت سیر و مرشد فی مرایا کہ انکار حضرت سادہ آفاق رحمہ کو  
انچہ برود بہا آب فی عرض کیا کہ حضرت علامہ حاضر ہی جسکی ہا بہہ جا ہی سچ لکھی اور تردد  
سچ لکھی صرف اسافر ادا محی کہ پچگانہ مار پڑہ لکھی دی اور سب و رور خدمت لہا کو سے  
انک مار کسی فی مراد آنا و سر لہ میں جواب دیکھا کہ حضرت کی سرہانی کوئی مٹھا  
ہی حضرت سیر و مرشد سی ذکر کیا آب فی مرایا کہ آکل ہم ایسا کیسکو ہمیں حاسی خواہگی  
سرہانی مٹھی اسی اسام میں میاں عطا محمد صاحب لوا سہ علی حسرت سادہ آفاق رحمہ کی  
مدیرہ سورہ سی ہند و سان تسریف لائی اور آکی مائٹی لہ آب دیکھا کہ متاب ہو گئی  
اور حضرت سیر و مرشد سی مرایا کہ انکی قدم لو اور اسی حار مائی براد کو سرہانی ٹھہلا  
اور خود میں برٹھی لگی انہوں فی نہ مانا کہ میں انکی زیارت کو حاضر ہوا ہوں مجھ ہی  
یک ہو سکنا ہی کہ آب وہاں ٹھہیں اور میں بہاں عرص مامرار تمام آب مائی مٹھی  
اور اد کو سرہانی ٹھہلایا اور جب تک وہ رہی سدا د کی کسی مراد وں عرصی میں حلا  
ہوئی اور آداری نہ لولی اور فرمائی ہی کہ اگر مہمت اقلیم کی سلطنت ہو تو ائیر سے  
سار کروں اور حویاں مرصی انکی رہتی تہی اسی عرصی میں حضرت سیر و مرشد فی خواہ  
میں حضرت شاہ آفاق رصی المدعہ کو دیکھا کہ مہمت جوتس ہیں حضرت فی شکر شکر کا  
حضرت سیر و مرشد فی مرایا کہ ایک رور حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا  
دکرہ بہا حضرت فی حضرت سادہ آفاق رصی المدعہ سی عرص کیا کہ ہم آب کو جو سلطان

جانتی ہیں خلیفہ عظیم علی شاہ صاحب کہ بہت شوخ تھی بولی کہ آپ کو انسی کیا نسبت ہی  
 انہوں نے پچاس ہزار چٹون اور شہد و نکو با خدا کر دیا تھا اور ہم مدت سی خدمت میں رہتی  
 ہیں کہی دل میں سوئی سی چہرہ جاتی ہی اسپر میر عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ  
 اسی وقت تمام دہلی کی زن و مرد مع اطفال جنین وغیرہ ولی کئی دیتا ہوں اس ارادہ  
 پر کہ خلاف حکمت الہی تھا نسبت اونکی مستور ہو گئی میان عبداللہ شاہ صاحب  
 خدائین حضرت کی آستانہ پر حاضر ہوئی تمام اسباب اپنا راہ خدا میں لٹا دیا دو برس  
 خدمت شریف میں ہرک و تحریر تمام رکھ کر فائز المرام ہوئی دل سی حضرت کی عاشق ہیں  
 وہ چشم خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان کرتی تھی کہ ایک شخص حضرت کی خدمت میں آتی تھی  
 اتنا ہی راہ میں ایک ندی میں انہوں نے گہوڑی ڈال دی اوسمین دلدل بہت تھی گہوڑی  
 اوسمین غرق ہونی لگی اور انہوں نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گہوڑی اوس دلدل  
 میں سی نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت میں آئی آپ حجرہ میں چادر اوڑھی ہوئی تھی  
 آپ اونکو دیکھ کر بولی کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتی ہیں اور اپنی پشت مبارک دکھلائی نشان  
 چارون ستم کا مع کپڑ کی موجود تھا فقط اور ایسا ہی ایک تذکرہ جہاز کا ہی کہ سمندر میں  
 غرق ہوتا تھا آپ کی برکت سی سلامت رہا حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم  
 کی میری پاس آئی وہ جنون کی شاکی تھی ہمینی کہا تم انسی ہمارا سلام کہہ دینا انہوں نے  
 ایسا ہی کیا وہ جن و مانسی چلی گئی یہ کہ است آپ کی اکثر شائع و مشہور ہی حضرت  
 نے فرمایا کہ اس مسجد میں جن تھی لوگوں کو ایذا پہنچاتی تھی لوگ شکایت کرتی تھی جب میں

یہاں آنا مراقبہ میں تھا کہ اُنکے ساتھ ہوں کہ ایک جس آیا ماؤں جس کی بہری ہوتی ہیں یہی کہا  
 تم کو اُسی کہا ہم جس ہیں مرید ہوئی آئی ہیں اُسی سمیت کی پہر پہی کہہ دیا کہ حصار اس  
 مسجد میں کوئی ایسا نہ ہو بچائی جس سی کسی کو سکا یہ ہوئی حضرت لی فرمایا  
 کہ میں ایک روز مراقبہ میں تھا کہ کہا کہ یریاں آئیں اور کہا کہ ہم جنوں کی سٹیاں ہیں  
 سب مرید ہو گئیں حضرت یرور مرتدی فرمایا کہ جیسی داب ایک ہی اور صعات  
 بہت ہیں الی ہی پسین ہی بہت ہیں حضرت لی راقم کو قفل حصولی خدمت کی  
 یہ ذکر وسطی اطمینان کی تحریر فرمایا تھا کہ وقت سام اندر اندر دل سی سحر کت ماں سوار  
 اور لا الہ الا اللہ لسانی سوار منسی سالک رام صاحب ارادہ حضرت ولایت  
 خاص حضرت یرور مرتدی کی ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ حضرت لی فرمایا کہ وہلی میں ہماری  
 یاس ناخ رو یہ ہی ہو کر گڑھی کہ وطن میں اسی والدہ ماحدہ کو بھیجیں حضرت سناہ آفاق  
 رضی اللہ عنہ نے مجھ ہی پوچھا کہ کافر ہی میں عرص کتا تو اُسی فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجیں گے اراد  
 مہدیہ ہر کی لحد آپ لی حردی کہ وہ روزہ ہماری پہو کنگنی لیکن ہم اُس وقت سمجھ گئی یہی  
 لحد ازاں گہر پہو بیکر معلوم ہوا کہ اُسی شب خود اعلیٰ حضرت لی درواریہ مرکار کر وہ روئی  
 ردہ سی دیدنی اور انکی والدہ صاحبہ سی کہہ دیا کہ تمہاری بیٹی بچہ پیت ہیں مولوی  
 سید محمد علیہ صاحب لی حضرت سی لقل کتا کہ صاحب حال اور صاحب مقام ہوا آساں  
 ہی ماسب ہوا مشکل ہی حضرت خواجہ صیاد اللہ رضی اللہ عنہ تاحر کا تعمیر تہی ایک  
 لاکہ کا انکا جیمہ تھا طلب حد اس حضرت قلعہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئی امام

اسباب اپنا راہ خدا میں لٹا دیا اور کمال و تکمیل پر فائز ہو کر خلافت پانی حضرت  
 پیرو مرشد فی فرمایا کہ فنا و بقا کا نمونہ دنیا میں یہی صحبت ہی ساتھ بی بی کی ایک بار  
 حضرت پیرو مرشد فی خواب میں دیکھا کہ بی بی عرش کی ہجوم ملائکہ ہی اسی اثنائے ایک  
 شخص مجرم کو گرفتار کر کے لائے آسمان سے کسی فی کہا کہ یہ مرید مولوی فضل رحمن کا ہی  
 اندائی کیا وہ آفاقی انہوں فی کہا کہ ہاں حکم ہوا کہ چوڑ دو وہ چوڑ دیا گیا پھر حضرت  
 سی آپ فی یہ خواب بیان کیا اور بعد کچھ عرصہ کی انہیں صاحب کا آنا ہوا اپنی صورت  
 دیکھ کر انکی پہچان لیا اور حضرت کو انہیں بتلایا حضرت فی اونکو بشارت معافی کی  
 اپنی زبان مبارک سی فرمائی ایک بار حضرت پیرو مرشد سی حضرت فی پوچھا کہ  
 ہماری نسبت میں اور مرزا صاحب کی نسبت میں کیا فرق ہی آپ فی کہا کہ ایک بات  
 میں آپکو ترجیح ہی اور ایک بات میں اونکو آپ پر ترجیح ہی قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہی اور مرزا صاحب کی بہت سی خلفا تہی سو یہ ترجیح اونکو  
 آپ پر ہی اسپر حضرت فی شکر فرمایا کہ جاہمی تہجک و سب دید یا ایک بار حضرت فی  
 شعر چہی اسپر ایک صاحب فی کہا کہ آسمان سکتہ پڑتا ہی آپ فی فرمایا کہ ہماری خستکے  
 سی جو سکتہ پڑتا ہی اور حضرت پیرو مرشد ہی شعر کو جس طرح زبان پر آگیا پڑہ دیا کرتی ہیں  
 حضرت میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد سی حضرت مجدد الف ثانی  
 رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلیٰ حضرت شاہ آفاق قدس اللہ روحہ کی تہی اونکو بھی حضرت  
 سی شرف اجازت تہا حضرت پیرو مرشد فی فرمایا کہ ایک بار مجھ ہی درگنج جانیکا اتفاق



حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حامل ہوئی ہی تو یحییٰ سیر ماسق در مستوق اور سیر  
 مستوق در عاشق ہی ماہم **لطیفہ** حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ نے بھی اس  
 مدیہ سورہ سی ہیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حدیث اولی الام تہی قول حضرت  
 امام صادق کا ہی کہ ولد ہی انوکہ ترین یعنی ولادت صوری جو اس آہ ہی علاوہ اس  
 اور وی باطل ولادت مسوی ہی جمع ہوئی **نکۃ** اولیت عبارت ہی فیض روحانی ہی  
 بغیر دریافت صحت ظاہر کی حسی حضرت اولین قرنی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی فیض روحانی بہا  
 اور بعض ہی حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفين کی صحت کا ہی ثبوت  
 دیا ہی جیسا کہ ملاقات حضرت حسن و حضرت حسین علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت  
 کی ہی واسطہ علم حضرت علی ائمان کا ترجمہ توڑ خود طر **نکۃ** حواکماں میں اگر چہ  
 معمول نہا بعد ازاں حضرت سادہ نقسہ رضی اللہ عنہ ہی ذکر چہرہ کو از روی عمل لغز  
 ترک فرمایا اور اللہ تعالیٰ ہی آپ فی طریقہ اقرب الطرق اور آساں چاہا بہا موافق آنکے  
 مراد کی اور ہر سی الہام ہوا آپ فی حدیث کو حضرت سلطان العارفين کی اور سلوک  
 حضرت سید الطائفہ کا غلبہ لطف سی جمع فرمایا ہی فیض حضرت محبوب محمد علی  
 محمد والف تانی رضی اللہ عنہ انکا راستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں ترویج اسلام و احیاء  
 حوای سی ہوا اظہر من الشمس ہی آپ فی طریقت اور حقیقت کو حاد م تشریعت فرمایا  
 اور تشریعت کی غین حرد فرمائی علم اور عمل اور احلاص اور لکھا ہی کہ احلاص لغز سلوک  
 طریقہ صوفیہ کی حاصل ہیں ہوتا اور بعد انکشاف توحید و وحدی کی آپ کو توحید ہوئی

ظاہر ہوئی اور پھر مہابینت کلی کی مقرر ہوئی ہیں چنانچہ فرماتی ہیں **س** خلق راز کو  
 کی نمایاؤ و ذکر کلام آئینہ درآید اوڑا اور حضرت محی الدین ابن عربیؒ کی باب میں یہ آپ کی  
 تحریر ہے کہ از مقبولان بنظر می آید منکرا و در خطر است اور آپ مجتہد علم کلام تھے لہذا  
 ذات و صفات میں تحقیق جدید رکھتی ہیں اور فقہ میں آپ کا مذہب حنفی تھا آپ نے  
 بادشاہ کو سجدہ نکلیا اور موافق اس کی باتیں نہ کہیں لہذا بموجب سنت انبیاء علیہم السلام  
 کی دو برس قید رہی پھر بادشاہ نے باعزاز تمام بلا کر رخصت کیا **ف** حضرت خازن الرحمۃ  
 و حضرت ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونوں صاحبزادہ عالیشان حضرت محمد  
 رضی اللہ عنہ کی ہیں حضرت خازن الرحمۃ کو آپ نے مقام غلت کی بشارت دی تھی اور  
 حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نے اپنی خلف الصدق  
 حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ کو بشارت اُس منصب عالی کی دی تھی اور  
 اوں کی بعد حضرت قبلہ عالم زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ منصب حاصل ہوا الطیفہ حضرت  
 شاہ گل رضی اللہ عنہ مرید اور خلیفہ اپنی والد ماجد حضرت خازن الرحمۃ کی تھی اور بزرگ  
 آپ نے سلوک حضرت ایشان اپنی عم بزرگوار سی کیا تھا اور شاہ گلشن رضی اللہ عنہ جو میر  
 صحبت حضرت خواجہ ناصر عندلیب علیہ الرحمۃ کی تھی وہ خلیفہ حضرت شاہ گل کی تھی یہ  
 شعر حضرت شاہ گل کا ہے **س** در گل از روی تو یک گونہ اثر یافتہ ایم و بلبل از  
 بوی تو جو شد خبر یافتہ ایم **نکۃ** حضرت خواجہ محمد ناصر رضی اللہ عنہ کو روح پُر فریح  
 حضرت امام حسن علیہ السلام سے نسبت خاصہ اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تھی لہذا طریقہ

حدود اولیٰ ہی میدا ہوا معارف اور اسرار اس طریقہ کی ظلم الکتاب مصنفہ حضرت خواجہ درویش  
 رضی اللہ عنہ اور مالہ علیہ لمیب مصنفہ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ و منہ کو رہیں حضرت  
 میر درویش نے دیان مقامات محدودیہ کی ایک مقام حد مد مجہدیت حالہ کا تحریر فرمایا  
 ہی حواہی سب مقامات کو محیط ہی اور درسا نامت و سیادت اعلیٰ رہاں و ظلم ہی سان میں  
 آیا ہی **س** یہ خوش گھبرا کہہ دالتس ہی است و لیکن پر لگندہ ہا ہر کسی است  
 معرفت لعل ہی کہ حضرت شاد علام علی صاحب علیہ الرحمۃ فی ذکر فرمایا کہ ایک  
 عارف فی بعد وفات اسی استاد کی ادنیٰ مرارہ بر روح ماطن اور القای الوار کرنا شروع  
 کیا ماکا و ساد کا حق سا گردی ادا ہوا استاد مراری کل آئی اور رحر ہی کہا تو حاتنا ہی کہ  
 راہ قرب خدا کی ہی ہی حاصل کی ہی جس راہ سی کہ میں مقرب رگاہ آہی ہوا ہوں  
 تو اسی کا حافی **صل** اصول رابطہ مرید کا مرید ہی کہ بعد رابطہ مرشد کی مرید  
 کو کمال حاصل ہوتا ہی لہذا اصول طریقہ حضرت کی اس اصل کی تفصیل ہیں فافہم  
**فیض** لوگ جو احادیث کتب مشہورہ حدیث میں ہیں باقی صرف اسوجہ سے  
 انکو موضوع کہی لگی ہیں سو یہ ٹری خطا ہی کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 و آلہ وسلم کا ارشاد ہی تو اسکا رادو کا سخت فی ادنیٰ ہی اور اسکا رامت طاہر و ماطن کے  
 جامع ہی اگر حدیثی رہ ایت معصن حدیث کو نقل کریں وہ کیونکہ موضوعات لکھ سکتی ہیں  
**ف** حدیث صحابہ کبار کو صحت جسمانی تھی اولیاء اللہ کو صحت روحانی آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہی حاصل ہوئی ہے لہذا تمام صحابہ کبار سب اس تصرف خاص کی تمام امت ہی

افضل بین کلمہ فیض حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ تین روز حضرت مجدد رضی اللہ  
 کی صحبت بابرکت میں رہ کر رتبہ کمال و تکمیل پر فائز ہوئی لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسی  
 میں نہیں آتا اب اول ان اکابر کی یادگار ہماری حضرات ہیں ذاک الفضل من اللہ حکمت  
 قرآن و حدیث میں فیض کو سکینہ سی تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث سی ثابت  
 ہیں **مستشرق** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسہ عالم اسر کی جدا جدا  
 فرماتی تھی حضرت ایشان فی واسطی سہولت کی بعد قلب کی توجہ لطیف نفس پر شروع  
 فرمائی کہ اُس کی ضمن میں اور لطائف کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتی ہے **حضرت**  
 پیرو مرشد فی حضرت مرزا صاحب کو خواب میں دیکھا اور بی تکلف باتیں کیں اسپر  
 مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا کس کا ہے بہت تیز معلوم ہوتا ہے اور کسنی تعلیم کی ہے اسی  
 اشار میں حضرت تشریف لائی اپنی فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہے اور تعلیم حضرت شاہ آفاق رضی  
 کی ہے یعنی فیض روحانی سی فیض نسبت اکابر نقش بند یہ نسبت ندما اور دوستا  
 خدا کی ہے لہذا تہذیب ظاہر و باطن میں امتیاز خاص کہتی ہیں اور نسبت بزرگان قادریہ  
 نسبت اراکین سلطنت ہے جسکا ملک سی تعلق خاص ہے لہذا بی مدد روحانیت  
 حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کوئی اوس مقام پر نہیں پہنچتا گماتھر حضرت مجدد  
 الف ثانی رضی اللہ عنہ فی آخر مکتوبات میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو منیب  
 اور اپنی کونائب اور نکات تحریر فرمایا ہے **ف** عظمت و جلال معشوق باعث  
 پیدا ہونی کمال آداب کا ہے اور مشاہدہ جمال میں ایک بی تکلفی خاص ہے تو یہی فرق

اسنت قادریہ اور حقیقیہ میں مکسوف ہوا ہی کمالا کھنٹی علی اہل السطر الطیفہ سست  
 معیت کی اصل وہ معاملہ ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کہ لا تَحْرُجَنَّ اِنَّ اللہ  
 معاً مکنتہ قرب سہادت کمال مدارج مستاہدہ ہی فی حیادہ حجت کے معشر قرہ  
 رفاقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہی کہ نکل ستی رونیق دُرفعی فی النخبہ  
 امان حاصل اصول سلوک معاملہ مائی ہی تو ایک معاملات وہ ہیں جس کا تعلق اس  
 عالم سی ہی جسی الکساف ماسوت و ملکوت و حرورت و لاہوت اور ایک معاملات اُخروی  
 ہیں اولیاد اللہ کو اول معاملات سی اس عالم میں ہی ہرہ ہی اور حسرت محدود رضی اللہ  
 کو الہام ہوا ہا کہ دیای ترا آحر گردا یدم اور ایک معاملات ہیں جس سی تساہا  
 قرآنی اور معطعات کیا ہیں **س** محدرات سریرہ دی قرآنی ہرہ لرا یدل  
 سریرہ پہا ہی و و اللہ اعلم فیض یہ فیض حسرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ناقاست  
 مائی ہی کہ قرآن تریف انکا جمع کیا ہوا ہی **ف** مراتب اولیا کما و سس میں بہت  
 مذکور ہیں حسیہ ابرار اور مقررین اور سائقین اور علمای راسخین اور احیاء و مخلصین  
 اور ابدال و غیرہ اور اہل الطہرہ و دل کی سست معلوم کر لیتی ہیں **ع** ہر گاہ ارگاہ  
 ولوی دیگر بہت **ط** الطیفہ جو کلام اولیاد متناہ واقع ہوا و سکا ہی انکارہ حاسنی کہ  
 خسر طس کی خلاف ہی نکستہ مساہدہ علمی اس عالم میں تقاضا اہل ظاہر و باطن  
 حائر ہی علم الحقین و عین الحق حق الیقین مشہور ہی **ح** علم احلاق جو ایجا و حکما  
 ہی اوسمیں سی مواضع کتاب و سنت ہو تو بہتر ہی و رہہ کچھ نہیں اصل سبب وہی ہی

جو اوسکی طرف سی ہی ہے **س** و زویدہ فگندی بمن از ناز نگاہی ز قربان نگاہ تو شوم  
 باز نگاہ ہے **فیض** استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ کرنا ہی **ف** تطبیق و مریان  
 اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کی اگر نور بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فیہا و رتہ <sup>علیہ</sup>  
 اہل اختلاف کا اختیار کرنا طریقہ احتیاط ہی فافہم **لطیفہ** کلام سی رتبہ دیدار کا  
 بڑا ہوا ہی **نکتہ** کرامت ولی کی معجزہ اوسکی نبی کا ہی تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہی  
**حضرت** پیر و مرشد فی فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا خط حضرت  
 سلطانجی ٹہکی پاس لایا آپ مراقبہ میں مشغول تھے اسوقت غیب سی ایک ہاتھ خانی آپ کے  
 بغل سی نمودار ہوا دینی وہ خط لیلیا **ف** راہ اعتدال ہی شریعت ہی فافہم **لطیفہ**  
 کلام نفسی باطن ہی صفت کلام کا اور حرف و صوت اسکا ظاہر ہی فلا سعا رتہ **نکتہ**  
 سیر آفاقی ہی ہی کہ اذکر اللہ عند کل خیر و شر **معرفت** علم وہی ہی جسکی ساتھ ایمان  
 جمع ہو اور ایمان وہی ہی جہن شدت محبت ہو اور محبت وہی ہی جو منجر بطاعت ہو  
**حضرت** پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہما الرحمة  
 دونوں صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق صاحب رضی اللہ عنہ کی  
 تھی یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ صاحب کا ہی آپ فی مراقبہ کی بعد کیفیت میں فرمایا  
 تہار **ع** یہ سب تفرج گاہ ہی ناظر وہی اللہ ہی **فیض** ادھر کی رسم و راہ ہی ہی  
 کہ اَللّٰہُ یَصْعَدُ الْکَلِمَ الطَّیْبَ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہُ اور ادھر ہی رسم و راہ نزول فیض  
 ہی کہ وَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْہِم **ف** جملہ اہل طرق متفق ہیں تہذیب قلب و نفس میں

**لطیفہ** ادکار و اسعال ہر طرح میں مداخلت میں لیکن جملہ اہل سلوک مقصود ہیں  
 آگاہی اور طرہ عقلیت میں **س** یک لفظ رکوی مار دوری پڑا در بدہت عاسعال  
 حرام است **نکتہ** اس عبارت ہی اوس کیفیت لطیف سی حوسن اور عقل کے  
 اجتماع سی پیدا ہوتی ہی اور اتحاد عبارت ہی غلط محنت سی **س** ارتقل درو  
 اگر کہ در عالم عشق پڑا ویر علام دل دیوانہ ماست **معرفت** غلط عصر آئی سی  
 استعراق اور رفت پیدا ہوتی ہی اور عصر ہوائی سے عاشق دم سرد ہوتا ہی اور آہ  
 کربا ہی اور عصر آتش عاشق کی دل میں اور ہی گرمی رکھا ہی **حضرت** کا ایک مقام  
 پر گر رہا وہاں ایک اندھا کواں ہا حضرت فی اس میں سی یابی طلب دریا لوگوں  
 کہا حضرت یہ اندھا کواں ہی مدت سی حکم پڑا ہی آبی دریا اسم اندہ کر کی ڈول ڈالو  
 خدا کی قدرت اوس میں سی یابی نکل آما یہ ذکر حضرت بیرون مند سی رور و حضرت کی  
**ساقیض** ادراک ساسب فیض ہی اور کشف کی لمی عیاں ہو ماصورہ ہی **ف**  
 نور و وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو اگر یہ معرفت اہل کفر طریقت کی پہچان  
 مالا صطرار اسلام حقیقی میں فائز ہوں **لطیفہ** لطف ہم کلامی قرآن سرف میں ہی  
 اور عمار کو معراج المؤمن فرمایا ہی **نکتہ** معاملہ کو رکھو براطن میں ہی تلاوت  
 ایمان ہی **معرفت** جہاں دو طرف سی محبت اور محبوسیت ہو ہو کہی علیہ نجات  
 سی سخن مانتام نکلا ہی کہ وہی دو لو او سکو سمجھ لیتی ہیں اور دوسرا ہیں سمجھ سکا مگر  
 خواہ میں معاملہ سی حردار ہو **ع** عالم تمام یک سخن مانتام اوست **حضرت**

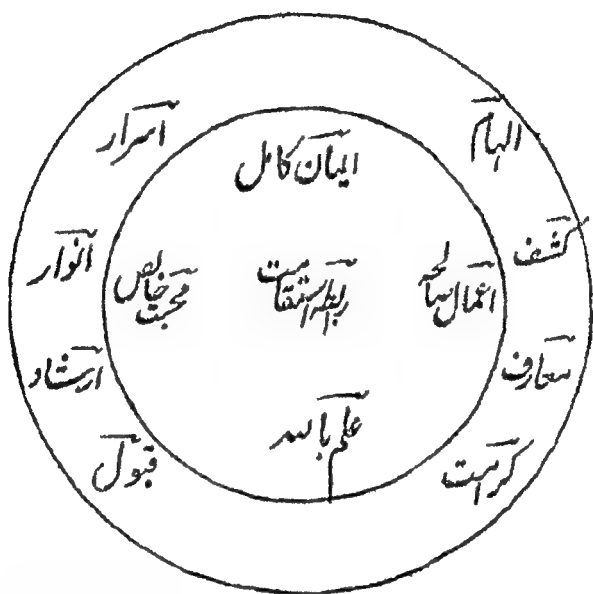
شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سیہیں نقل ہی کہ آپ مقابر اور بیابان میں  
 قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتی تھی بعد چند روز کی جب آپ کو رغبت آب و طعام  
 کی ہوتی خدا کی قدرت سی وہیں کوئی شہر پیدا ہو جاتا اور اہل شہر آپ کو بہ تعظیم تمام اپنی  
 منزل پر پہنچاتی آپ وہاں تناول فرماتی رات کو وہاں رہتی صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا  
 نہ اہل شہر کا اور غلبہ حال سی آپ جماعت نماز میں حاضر نہ ہوتی تھی ایک شخص کو  
 اس وجہ سی دل میں انکار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا میں گیا تھا اور وقت نماز  
 بھی تھا کیا دیکھنا ہی کہ ایک باغ اور حوض پانی سی لبریز ہی اور اس کی پہلو میں ایک  
 مسجد مصفاہی اور لوگ نماز میں ہیں حضرت شاہ کمال امام ہیں وہ نماز جماعت  
 میں پڑھ کر جب وہاں سی نکلا حوض اور مسجد کسی کا نشان نہ تھا یہ کرامت آپ کی  
 دیکھ کر انکار سی توبہ کی اور مخلصون میں ہو گیا **حضرت** شاہ سکندر خلیفہ حضرت  
 شاہ کمال کی تھی ایک بار آپ کو کوئی حاجت پیش آئی بر ملا فرمایا جس کو کوئی فرزند <sup>مطلوب</sup>  
 ہو آوی لوگ ہر طرف ہی بہت سی ہدایا لائی اور اپنی مراد کو پہنچی **معرفت** تذکرہ  
 رد قضا کا جو دربارہ شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سی صادر  
 ہوا آپ کی مقامات میں مذکور ہی اور آپ فی فرمایا ہی کہ مجھ کو فوق مقام رضا کی ترقی ہوئی  
 فافہم فیض ایک بزرگ چشتیہ کا قول ہی کہ مجھ پر چالیس برس سی اللہ تعالیٰ  
 جنت اور حور و قصور کو عرض کرتا ہی میں کہی گوشہ چشم سی بھی نہیں دیکھتا **۵**  
 حور پرانکہہ نڈالی کہی شیدا تیرا بوسب سی بیگانہ ہی ای دوست شناسا تیرا **لطیفہ**



دل سی آنکھ تک طی کرنی کی واسطی ادکار واسعال و آداب و اخلاق کا سراؤ بہت مفید  
 ہی نکتہ ظاہر یعنی و اتنا لہوئی اور طاعت ہی معرفت اکثر اعتراضات اہل  
 انکار کی کمال اولیاد اندر پس مابھی سب جمیعت رحمار کی ہیں مابھی حضرت  
 سرور شریفی فرمایا کہ ایک دہوئی حضرت گنج شکر رسی اندر عہد کا انتقال کر گیا ہاں سکر کی  
 لی اوس سی سوال کیا اوس نی اپنی رماں بچانی میں کہا کہ فرزداد دہوئی آئی یعنی فرما کا  
 دہوئی ہوں پس وہ کہ یا گیا فیض آنحضرت صلعم لی اسی حب کو فرمایا ہی کہ لاہیا

حور و لا قصور لی صاحب بہ حدیث مالہ بعد سب میں طریسی گری **س**  
 صورتوں میں خوب ہوگی شج گو حور بہت بزرگہاں بہ توحاں بہ ماریہ محویاں  
**ف** متی سالک رام صاحب لی در کیا کہ حضرت سر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ  
 کی دور ہمیں مرید ہی لالہ میں عاب اور الالہین موجود ہو جاتی ہی راقم لی  
 حضرت سی واسطی حضور کی عرص کیا ہاں آب لی ایک درود شریف تلا یا کہ ہر درود  
 ثرہ لیا کہ حاتمہ مکاں ہاں آ کر آب کی رکب سی وہ نعمت حاصل ہوئی نکتہ راقم لے  
 حضرت پیرور شد کی درود علم الکتاب میں سی کچھ معانات سانی آب لی س کر فرمایا کہ  
 اگر توجا ہی لویسی کما لکھ سکتا ہی راقم لی اس آب کی درمائی کو محمول صرف آب کی  
 معایت کر کیا اعداں آب کی رکت اور فیض طریسی استقدر حقائق اور معارف کہلی کہ  
 سیاں سی اعدوں میں حیرت یہی کہ پیتر اس سی کتب سلوک و تصوف کی اگر مقام  
 سمجھ میں ہی ہیں اتنی ہی حائی کہ خود اتفاق خریدارہ کا ہو معرفت میں

حضرات کی راقم کو اصول کمالات نفسی نمایان ہوئی اس دائری میں مذکور ہوا  
اور دائرہ بالا میں بعض معاملات شہورہ تحریر کئی ہیں والد اعلم۔



حضرت پیر و مرشد فی راقم سی فرمایا کہ مجھ کو مراقبی میں معلوم ہوا ہی کہ تجھ پر ایسی  
سماعت کہلین گی جو پیشتر اس سی نہ کسی فی لکھی ہیں اور نہ بیان کئی ہیں حضرت  
فی ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باسد رخ کو بادشاہ فی تین لاکھ روپیہ نہ کیا آپ فی اپنا قرض  
جو کچھ تھا ادا کر کی سب کا سب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رخ کو دیدیا تاکہ صرف  
کتاب اور کفاف طالب علموں کا ہو حضرت پیر و مرشد فی ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ  
گائونین گزری ایک مقام پر ان کو انوار آہی کا نزول معلوم ہوا انہوں فی جانا شاید  
مزار کسی بزرگ کا ہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہیں ہی ایک بوڑھی فی وہاں کے

میاں کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تہی بہا بیر کتاب ماسکا کرتی تہی اسی حسرت شمع عبدالحق  
محدث علیہ الرحمۃ **الطہار النعمت** فقہ راقم نو را بحس کو حضرت صاحب و حضرت سرور تہد  
مطلبہ اسی اعانت تفریری و تحریری و دونوں طرح تہی شکرہ او کی البسات اور لواریں کا  
کس رماں ہی ما و اگر ہی جو ہمیتہ سی اس مالائق برمدول ہی اور سچا اعمای عظیمہ لہارت  
دراری عمر و کرب ار سادہ ہی حواسی ظلم اور رماں سی فرمائی ہی ما محمد مدرب العالمین

## تہد

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد بہ رسالہ موسوم بہ **نسخہ حکمت** ہی مانع ما دیار البعاد حضرت  
صاحب فائدہ کو نو عمری میں حضرت صدر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ حلیہ اعلیٰ حضرت  
سی حصول نہیں ہوا البزاراں اب خدمت مارکت اعلیٰ حضرت میں تشریف ہی  
**صلاح** قرار مائی تہی کہ حضرت بخائی اعلیٰ حضرت کی سجادہ نشین ہوں حضرت  
مستور ہیں فرما ما اُس کی لہ حضرت حاجی علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
سجادہ نشین ہوئی **حضرت** فائدہ عالم رضی اللہ عنہ کی مشاہیر حلقہ میں سی ہمار  
برگ ہیں حضرت خواجہ محمد ناصر علیہ اور حضرت سادہ قطب الدین اور حضرت خواجہ  
عبد العزیز اور حضرت خواجہ صیاد الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت سادہ جمال قادری

خلیفہ حضرت شاہ قطب الدین کی تہی اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت شاہ جمال  
 کی تہی اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب فرزند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی خلیفہ  
 حضرت خواجہ عبدالعدل کی تہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم **حضرت** مخدوم شیخ  
 عبدالاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تہی آپ کو ارادت  
 و بیعت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سی تہی بعد از ان او کی خلف لصدق  
 حضرت شیخ رکن الدین سی اجازت و خلافت پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ  
 جید ششم حضرت مجدد دہ کی خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں دہ کی تہی **حضرت**  
 مسباح العاشقین رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقت چشتیہ بین حضرت گیسو دراز علیہ الرحمۃ  
 سی ملتا ہی اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کی تہی یہ شہر حضرت  
 چراغ دہلی فی آپ کو فرمایا تھا **ہر کو مرید سید گیسو دراز شد و والد خلاف**  
**نیست کہ او عشقا باز شد و رابطہ** مرشد عین محبت خدا و رسول ہی عن عمر  
 رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان  
 من عباد اللہ لا ناسا ماہر بانبیاء ولا شہداء یغبطوہم  
 الا نبیاء و الشہداء یوم القیامۃ بمکانہم من اللہ تعالیٰ قالوا  
 یا رسول اللہ تخبرنا من ہم قال ہم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر  
 ارحام بینہم و لا اموال یتعاطوہا فواللہ ان وجوہہم لنور و انہم  
 لعلی نور لا ینفون اذا خاف الناس لا ینحزنون اذا حزین الناس و قرء

هذه الاله الايات اولياء الله لا خوف على من آمن بالله  
 احمره ابوداود **حضرت** پیر و مرشدی مدظلہ کہ حلف الصدق اور وارث ام حضرت  
 کی ہیں محکم آپ کی مسائل کی یہ ہے کہ آپ فی امتدای سدا بقی سی صحت مارکت حضرت  
 من تربیت یائی ہی و سری یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت فی آپ کو درس فرمائی ہی علو  
 اس کی لخواہی اهل السنۃ ادرای مباحہ آب محرم اسرار پی بدرر گوار کی ہیں  
 اور ص قدر آب اوس سی تی تکلف ہیں ایسا کوئی نہیں **تجربین** میں الطائف حمہ  
 ملک الطیفہ نفس کی یہی احلاف ہی لکس تعین الطیفہ قلب کاریریاں جیب مسوق علیہ  
 س کا ہی **ناسوت** عالم احسام ہی اور ملکوت عالم ارواح اور حروف عالم صفا  
 سی جو مقوم کل کائنات ہی اور لاہوت عمارت مقام دات سی ہی جو اوس کی اصل ہی  
 اور معاملات اُخروی کتاب و سنت سی صاف ظاہر ہیں ماہم **تاویل** متشابہات  
 بعض اکاثر فی فرمائی ہی اور حضرت محمد مصی السعۃ علمای راسخین کو تاویل متشابہات  
 سی بہرہ وافر فرمائی ہیں اور روح کو دات سی اور یہ کو قدرت سی جو بعض علمائی مراد لیا  
 آب کی ردیک مناسب ہیں اور حروف مقطعات کو اسرار حبیب عاشق و معشوق  
 میں سی فرمایا ہی **حضرت** پیر و مرشدی دکر فرمایا کہ ایک بار رور و حضرت شکی  
 تذکرہ ہوا کہ حب شاہ عالمگیر علیہ الرحمۃ لی سبحانہ توڑ کر مسجد مانی کا حکم دیا اُس دن  
 ایک ساعری فی السدیہ **ثربا** سن کر امب تحائف مرا ای شجہ پڑ کہ چوں  
 حرات شود حائف حد اگر دلیخ ماصر علی بی معاملہ اوس کی جو شعر کہا تھا وقت نہ کرے یاد

نہ تھا جو نہ کو رہتا حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرح مُسنی کی تاب نہ بین اپنے فی البدیہہ شعر  
 فرمایا تبرکاً تحریر ہوتا ہی **سے** بین کراست اسلام ای غبی کا فرد کہ جابی کفر  
 کند پاک برکت اسلام **از حاصل** مراقبات فکر ہی جو طرح طرح سے ہر طریقہ میں کرتی  
 ہیں تفکر ساعتہ خیر من عبادۃ سنتین سنتہ **اللہ** یجتبی الیہ  
 من یشاء ویجدی الیہ من ینیب تو اجتبا ہی نسبت وہی ہی اور ہدایت مشروط  
 بانابت ہی فافہم **لطائف** مشرہ کا سلوک رسمی جو شایع ہی صرف خانہ علم میں ہی  
 لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کی مقام عالی ہو جاتا ہی **لِعُضُ** کی نزو  
 مقامات سلوک کشفی ہیں اور بعض اور اک سی بغیر کشف کی فیض کو پاتی ہیں بالجملہ وجود معاملہ  
 مستفق علیہ ہی اور قرائن اور آثار سی او کو معلوم کرتی ہیں **جہات** عدن الیق  
 وعد الرحمن عبادۃ بالغیب انہ کان وعدہ ماتیا تو مشتاقان  
 لقای الہی اوس کی وعدی پر لوٹ ہیں **صحت** حال ثمرہ ہی طریقہ اختیار کرنے کا  
**تصویر** شیخ و شغل برزخ جو رسم ہی قدما سی اس طرح منقول نہیں لیکن متفق علیہ تمام  
 قدما اور متاخرین کا محبت مرشد ہی اور ہماری حضرات کسی کو تصویر شیخ زبان مبارک  
 سی نہیں بتلاتی اور اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی ہی کسی کو نہیں فرماتی تھی ایک بار رقم  
 فی بذریعہ عرضداشت کی دریافت کیا تھا اُس پر حضرت فی اس طرح تحریر فرمایا و طریقہ ما  
 تصویر شیخ نیست بخبر ذکر جنانی و لسانی **ورباب** عمل بالحدیث و تقلید مذاہب  
 راقم فی تحریر کیا تھا اُس عریضہ پر حضرت فی اول ہیہ شعر لکھا **سے** ملت عشق از ہم

ملک خداست ؛ غاسقان را ملت و مدہب خداست ؛ بعد از ان تحریر فرما کہ ہند  
 اولیاد اند علیحدت تشریف آوردہ اند و نامکرم با سماع احادیث مستقیم دار آن شیخ پروردگار  
 طریقہ ہی دو طرح ہر ہی ماسد اجتہاد کی بعضی ایک اجتہاد مطلق در سر اجتہاد فی المدہب  
 ماہم مقامات سلوک ہر طرحی میں اسی اسی عبارات اور حالات میں رکور  
 کئی ہیں حنا سیر الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ ماسد اور مقام جمع و فرق الجمع  
 و جمع الجمع و کلی اعلیٰ و کلی صغریٰ و کلی تنوای و کلی دات و غیرہ اور بعض اکابر  
 کی لمخوطات میں یہ دو مقام حدید لظری گری فردوس محبت و صحرائی قرب اور  
 سلوک میں سو مقام ہی فرمائی ہیں ستر ہواں اُن میں سی کسف و کرامت ہی ۷  
 اسی مراد فی بہایت در گہیب ہر چہ رودی میر سی روی مایست  
 ماحکمہ ظاہر و باطن قرآن و حدیب سی وہ سب حل ہوجاتی ہیں ماہم بعض  
 سبب سی ملکہ آگاہی مراد کہتی ہیں اور بعض کی نزدیک سبب ہر مقام کی حدابی  
 اور بعض اہل سنت فی تفاوت معاملات ہی بعض اہل سنت کا انکار ہی کیا ہی حاکم  
 بعض تصدیق فی بعض تنبیہ کی سنت ایسا کہا ہی ماحکمہ اصطلاح سبب مخصوص  
 اہل طریقہ تصدیق ہی اور سلاسل اولیا میں اس اصطلاح کا کور ہیں ۔ مع خدا  
 را ما دل ہر مدہ رار یست ڈیہر اور مکرم ماری عبد الرحمن صاحب موصوف اودا  
 حمدہ ہیں اور حضرت سی او کو ہی ترفیحات حاصل ہی۔



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَّةً لِقَائِهِ

اما یعنی یہ یہاں موسوم بہ نظم مرشد شمل ہی بعض معانی حصن حصین پر  
قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم الدعاء هو العبادۃ ثم تلی وقال  
ربکموا دعونی استجب لکم الایۃ حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہی اور ترجیح  
اوسکا قبول ہی فافہم یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا  
ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء  
ذکرته فی ملاء خیر منہ یعنی ملا اعلیٰ میں ذکر خفی اور حلقہ ذکر و نور اس سے ثابت  
ہیں فافہم فی روایۃ الترمذی ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام  
قل کثرت علی فانبتنی بشئ اشدت بہ قال لا یزال لسانک رطبا من  
ذکر اللہ یہ ذکر سانی ہی جو معمول طریقہ ہی یقول اللہ عن وجل سبیل علم  
اہل الجمع الیوم من اهل الکرم قیل من اهل الکرم یا رسول اللہ  
قال اهل مجالس الذکر من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجد میں ہے  
ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس والقمر والاهلۃ  
والجنوم والاظلمۃ لذلک اللہ یہ تعمیر اوقات کی سند ہی اکثر و ذکر اللہ



حتی یقولوا نحن لو کمرت وکرت وکرتی حدت ہوا ہی لیدکرں اللہ قوم فی  
 الدسا علی العرس المہمل لا بد حلہم الحیات العلیٰ فصر ہوا سما خال  
 اوس کی مادر میں رہا جا ہی اسٹاک سور و جھک الہی اشرف لہ  
 السموات والارض وکل حصی ہوا ک وحن السائلین علیک یا ہی  
 محی طان کہیا صا کہ برگوں کا نام لیتی ہیں مات ہوا ہی فافہم حسنی اللہ لا الہ  
 الا هو علیہ تو کتب و ہورب العرش العظمیٰ مسع صراں بعض  
 مساجح لی کہا کہ اگر کوئی ورد و طبعہ ٹہری بحراس کی توبہ ہی کافی ہی لدۃ المطر  
 الی و جھک و سوقا الی لعائنک ۞ اما دگہ ام دگراست نظارہ راہ  
 سو د کردہ ام تکر مارہ مارہ راہ سبحان اللہ و محمد لا صائہ صرۃ ہاری  
 حصر اب اگر لوگوں کو ہی کلمہ ارسا و مرانی ہیں کہ تسبیح ہی سابع دار میں رص استعصر  
 للمؤمنین والمؤمنات کل یوم یسبحوا و عسریں مرتۃ او خمسۃ و  
 عسریں مرتۃ احد الحدیث کاں من الدین سبحان لہم ویرث  
 کھواہل الارض حسب سرور مری یوں ٹہری کو مرایا اللہ اعفر لی و  
 للمؤمنین والمؤمنات اذا کان حیح اللیل فکھوا صدنا کہ الحج  
 نہ سر ل ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی مرانی ہی افضل الصلوۃ لعل المکون  
 الصلوۃ فی خوف اللیل ۞ چون حتر سحری ریح بحم سیاہ مارڈ ماہرگر  
 نو دہوس ملک سحر مڈ مایا مہاں میں حرار ملک سم سب ڈ صد ملک سمورہ یک جو

من ثم و اذا اجلس للنشيد المثلثه حضرت ابن سعود رضی اللہ عنہ کا مذہب حبشی  
 بین ماخوذ ہی وان خاف من عدوا وغیرہ فقراء لا یلا ف قریشیمان  
 من کل سوء عجب حب حضرت لوگون کو اکثر سفر میں پڑھنے کو فرما دیا کرتی ہیں وان  
 اراد عوناً فلیقل یا عباد اللہ اعینونی اس حدیث سی نداجرف یا ثابت  
 فافہم لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ ہی ماصل ذکر کلمہ طیب  
 ہی ما قالہا عبد قط مخلصاً الا فتحت لہ البواب السماء حتی تفضی  
 الی العرش ما الحنب الکبار یہ فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہی اور اجتناب کبار  
 شرط فتح باب ہی فافہم کلمتہ القاها الی مویع و روح منہ یعنی بڑے حکم کن بی اسباب  
 کما ہر آپ کی پیدائش ہوئی اور بسبب البطہ باطن آپ قال بی فرماتی تھی فافہم من احب  
 ان تسر لا یحیفہ فلیکن فیما من الاستغفار **س** نہ پوچھو رسم و راہ  
 عاشقان اسی مدرسہ والو کا معافی کا انہیں کی واسطی پروانہ آتا ہی یقول اللہ سبحانہ  
 و تعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکری و مسألتي اعطیتہ افضل ما  
 اعطی السائلین و فضل کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل  
 اللہ تعالیٰ علی خلفہ تو قرآن شریف سی وصول الی اللہ بدرجہ اعلیٰ ہوتا ہے۔  
 کُلُّ دُعَاءٍ مُجَوَّبٌ حَتَّىٰ یُصَلَّیَ عَلَیْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي الْخُوذَ وَالْكَوْمَ وَالسَّكَّامَ عَلَى رَسُولِهِ أَفْصَحَ  
 الْعَرَبِ وَالْحَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ نَارًا وَسَلَامًا  
 اما بعد واضح ہو کر یہ رسالہ موسوم بہ **حسن معاملہ** ساں میں جس معاملات  
 خدا و رسول اولیای کبار کی تحریر ہو رہی **حضرت** صاحب فی فرما کہ بعض کتب  
 بیچ سی سنت ہوئی ہے اور بعض کو حضرت امراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت یسعی  
 علیہم السلام سی اور سنت محمدی سی مڑی ہوئی ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **حضرت**  
 صاحب فی فرمایا کہ بعض علماء کی مردیک رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حلما ہی  
 سی ہی زیادہ ہی اور وہ فیص حاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک و قب  
 وصال آس کی سیدہ ریحانہ ہیں کو حاصل ہو رہی **حضرت** بیرو مرشد فی فرمایا کہ  
 ایک بار حضرت قلندر فی امیر حسروی کہا کہ بہاری مرشد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی محل میں ہیں دیکھتی اسی وقت دونوں صاحب حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 تو بہت سی اولمائی کبار کا مجمع تھا امیر حسروی خود دیکھا تو فی الواقع وہاں حضرت کو مسانا  
 ان کو ہاس اضطراب ہو اسی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حضرت قلندر  
 سی فرمایا کہ کیا کہتی ہو انہوں فی کہا سلطانی کو آنحضرت فی فرمایا کہ سلطان یہاں  
 کہاں تہر فرمایا کیا دیکھو گی انہوں فی عرض کیا کہ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی

پردہ جواب کی متسل تھا اٹھایا تو دیکھا کہ دہنی طرف حضرت محبوب سبحانی اور بائیں جانب  
 حضرت محبوب رضا الہی تھی اور ارشاد فرمایا کہ انکایہ مقام ہی اور وہ مقام مام ہی بس  
 حضرت قلندر قائل ہوئی اور امیر خسرو روح فی عالم سرور میں یہ شعر کہا **ا** آقا کہا  
 کر دیدام مہربان و رزیدہ ام ڈ بسیا رخوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگرے  
**حضرت** پیر و مرشد فی فرمایا کہ ایک طالب خدا مجاہد و متراض سا لہا سال سی  
 سلطانجی میں ٹھہری ہوئی تھی اور نظر عنایت حضرت سلطان المشائخ کی طالب تھی لیکن  
 کچھ حصول نہ ہوتا تھا کسی بزرگ فی ادنیٰ پوچھا انہوں فی مقصد اپنا بیان کیا فرمایا  
 سلطانجی اپنی معاملہ میں مستغرق ہیں او کو تمہاری خبر بھی نہیں سو تم ایک کام کرو دو  
 روپی کی کوڑیاں دو گزٹیاں بان بچو گناٹو اونکی شور و غل سی تمہر نظر عنایت ہو جائی گی انہوں  
 فی ایسا ہی کیا اور سا لہا سال کی محنت ایک دم میں وصول ہو گئی **حضرت**  
 پیر و مرشد فی فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کی دسترخوان  
 پر چار چار ہزار آدمی کہا نا کہاتی تھی اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تھا اور ہر ایک  
 کی حسبِ دلخواہ کہانا پکاتا تھا ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ فی ایک مرید  
 سی فرمایا کہ تم میری عوض پیشاب کر آچنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کی عوض کر آیا۔  
**حضرت** پیر و مرشد فی فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تھی چار آزاد آئی کہنی لگی  
 کیا پینک میں بیٹھی ہو آپ فی آنکھہ اوٹھا کر دیکھا چاروں ولی ہو گئی **حضرت**  
 پیر و مرشد فی فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زبیب النساء بیگم جو مرید حضرت ایشان کی

ہنس حضرت ایساں کو ایک سمعداں در حد کا تدر کر گئیں پہر جو اگر دکھا تو حال عاویں  
 وہ سمعداں گرد آلود ٹراہوتا ہب اسوس کیا اور حضرت سی غرض کیا کہ یہ سمعداں  
 در حد کا ہی آپ فی فرمایا کہ ہرگا العرس یہ فی یردانی دیکھ کر اہوں فی عوس سمعداں  
 کی ایک لاکہ روپیہ در کیا آب بہت خوش ہوئی اور فرمایا حاتیر احسہ حاتون طاطرہ صی  
 عہا کی ساتھ ہرگا سماں اند کیا است ملد مایہ ہی **حضرت** صاحب فی فرمایا  
 کہ حضرت اتان کی مراد بر ایک زرگ حواو کی رستہ دار ہی ہی متوحہ ہوئی پہر موہہ  
 پہر کر چلی کہ وہ لواہی فی فی سی صحت میں متحول ہیں **حضرت** سیر و مرشد فی  
 فرمایا کہ حضرت سف الدین رعی اللہ علیہ کا حلقہ چودہ گلو آدمی کا ہوتا تھا اور واسطی  
 اسطام حلقہ کی ایک مرید کو بہ خدمت سرد ہی کہ وقت حلقہ کی جس کو کوئی صورت  
 مت آتی تھی اوسکو وہ سلب کر لیتا تھا **حضرت** صاحب فی فرمایا کہ است دو  
 قسم رہی وہی اور کسی نو میری است وہی ہی ہر دکر فرمایا کہ حضرت سید آدم سور  
 حج کو حانی ہی بہت سی خلق سیب کی واسطی جمع ہوئی آب فی عہانہ سہیلادیا کہ جو ہر  
 ہاتھ رکھدی وہی مرید ہی حورید ہوا مالسب ہو گیا پہر حضرت فی فرمایا کہ اس است  
 اسی حاسا ہوں **حضرت** سیر و مرشد فی فرمایا کہ جب مادر شاہ فی دہلی میں  
 باہر صاف کیا کسی فی اوس سی محسری کی کہ حضرت قلم عالم رم کی مکاں میں کئی  
 سہرا دی محمی ہین اوس فی حکم دما کہ تو بچائی سی حالقاہ کو اثر ادواک کہ ہی حصر ہوئی  
 کچھ نصرا یا جب تو بچا اگر لگا اور آب کو حصر دی کہ تنی دستی ہیں آب فی فرمایا کہ

بان اولیٰ چلین پیر تو جو توپ چلی اولیٰ چلی خود اسی کا لشکر اور نے لگایہ کرامت دیکھ کر  
 فوراً تو بین سو قوف کین اور نادار شاہ اپنی مشکین باندہ کر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف  
 فرما دین آپ فی فرمایا اسمین باث کیا ہی تیری حکم سی اگی چلتی تھیں میری حکم سے سچھی چلی  
 لگین **حضرت** پیر و مرشد فی فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی فی وقت انتقال کہا  
 کہ مجھ سی کوئی ایسا نمل نہوا کہ جس سی اسید مغفرت ہو مجھی دائرہ مین سلطانجی کی دفن کرنا  
 کہ ان کی وجہ سی بخشید یا جاؤن ایک بزرگ صاحب کشف فی دیکھا کہ ملائکہ عذاب محمد شاہ  
 پر نازل ہوئی اور سلطانجی ٹہل رہی ہین اللہ تعالیٰ سی عرض کرتی ہین کہ یہ شخص میری  
 وجہ سی یہاں آیا ہی اسپر تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثناء مین دیکھا کہ ملائکہ رحمت آئی  
 اور محمد شاہ بخشید باگیا **حضرت** پیر و مرشد فی فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلہ عالم  
 کی مراقبہ مین حوض کوثر پر پہونچی اور کچھ پی بھی لیا تمام عمر سوٹھہ چاٹتی رہی **حضرت**  
 پیر و مرشد فی فرمایا کہ ایکبار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ فی اپنی پیر و مرشد  
 حضرت قبلہ عالم رخ کو خواب مین بہت روز سی ندیکھا تھا اس کا تذکرہ حضرت مرزا  
 مظہر صاحب علیہ الرحمۃ کی سامنی کیا اسپر مرزا صاحب فی فرمایا کہ آج دیکھو گی اسی  
 شب حضرت خواجہ فی خواب مین حضرت قبلہ عالم کو دیکھا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ  
 ادا کرنی گئی **حضرت** پیر و مرشد فی فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ  
 حقہ پتی تھی ایکبار حضرت شاہ عبدالغریز صاحب فی آپ سی کہا کہ جو کوئی حقہ پتیا ہی  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سی موٹہ پہیر لیتی ہین اپنی حقہ منگایا اور ایک کش

لیکر اسیدم حضور میں پہنچی دیوان موہبی سی کل رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا کہ آؤ در اس بیٹہ جاؤ ساہ صاحب یہ کیسیب دیکھ کر تائل ہوئی اور  
 حسرت قلہ عالم یہی کسی عذر سی حقہ متی تہی کا تسمہ کا کیڑہ بجای مانی کی ڈالا حاما  
 تھا اور تما کو مصری میں کوئی حاتی تہی **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ  
 مادشاہ دہلی کو حسرت خواجہ صیار اللہ سے بہت اعتقاد تھا اُس نے آب کی حدت  
 کر ا حاکم کچھ مسطورہ فرما آخر کار اُس کی اصرار سی بہت رو میہ ماہوار قبول فرمائی  
 کہ اس قدر گراں کی لٹی کافی ہیں لیکن آب ٹری سخی تہی لوگوں کو قرص لیکر دی  
 تہی دو کاہاروں کی قرص دار رہتی تہی مادشاہ نے حکم دیدیا ہا آب سی کوئی قرص  
 نہ مانگی سب اسی ماس سی ادا کر رہا تھا **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھ کو  
 صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری میں کامل ہی تھا میں رحلیب نہ تہی  
 سکل ہو گیا ہا مقام طبیب لکھنؤ کی اُن کی علاج سی عاثر آگئی تہی اونکی ججا عبد الرحمن  
 حاکم صاحب دہلی علاج کے رآسی ریلی لی گئی تہی اتنا راہ میں خواجہ صاحب  
 کی نگاہ او سر پڑ گئی آب نے فرمایا کہ محمود ادہر آؤ حجرہ میں میرا ناٹھامہ رکھا ہی اسکو  
 ہوں لی اسکو ما مرد ہی پہنکر مرد ہو جاتی ہیں وہ محری میں گئی اور باٹھامہ مبارک  
 مہا فوراً آثار معلوم ہوئی اسی وقت اسی گہر جا کر ادای حاجت کی تعداداں یہہ  
 کرامت نمایاں خود کہی حضرت خواجہ کی حدت میں اگر جیہ ہیسی رہی صفت میں  
 ولایت حاصل ہو گئی **حضرت** صاحب نے فرمایا کہ ایکجا حضرت شاہ آفاق

فی حضرت مرزا صاحب سی فرمایا کہ آپ مریدوں کو کھڑا کہتے ہیں یہ خلاف سنت ہی  
 مرزا صاحب فی فرمایا کہ صاحبزادہ مین انکا نفس توڑتا ہوں آپنی کہا کہ آخر سنت تو ہی  
 اسپر مرزا صاحب بہت خوش ہوئی **حضرت** پیر و مرشد فی فرمایا کہ جب  
 حضرت شاہ عبد القادر صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ صاحب  
 فی دیکھا تھا کہ جو کوئی ان کی اُس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا محفوظ ہوگا۔  
**حضرت** پیر و مرشد فی فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ  
 دفن ہوئی تو منکر نکیر آئی آپنی اونکا ماتہہ بکڑی فرمایا کہ ایک توجہ تولیتی جاؤ اور توجہ  
 فرمائی وہ بہت خوش ہوئی اور دعائیں دیتی ہوئی چلی گئی **حضرت** پیر و مرشد  
 فی فرمایا کہ حضرت خلیفہ عظیم علی شاہ صاحب حضرت سی فرماتی تھی کہ ابھی تو لوگوں سی  
 بہت بہا گئی ہو جب کیا کر و گی کہ ہر طرف سی لوگ گھیرینگے اور چالیس برس کی بعد  
 تمہارا ظہور ہوگا **حضرت** صاحب فی فرمایا کہ ہماری ایک پیر بہائی تھی انکو  
 بخار آیا چند روز میں جاتا رہا لیکن ان کی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تھی بحال  
 تھی طبیب عیران ہو کر ان سی استفسار کرتا لیکن وہ کچھ نہ کہتی تھی چہہ مہینہ اسی  
 طرح گزری طبیب فی جب بہت اصرار کیا تو کہا میں کیا کروں آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتی ہیں اسلئے بیمار بنا رہتا ہوں **حضرت**  
 پیر و مرشد فی فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی تھی اون کی طبیعت  
 مین مذاق بہت تھا وہ کہتی تھی کہ میں قبر میں منکر نکیر سی ہی مذاق کروں گا جب انکا



انتقال ہوا تو حضرت صاحب اور حضرت حلیہ اعظم علی شاہ صاحب عمرہ اس کی مراد  
 کی گرد مراقب ہوئی العرص مسکریکے آئی آہوں بی ادھکا ہاتھ مگر لیا اور کہا تم کون ہو گہا  
 آئی ہو کہا ہم مرسہ ہیں آسمان می آئی ہیں کہا آسمان یہاں می کسی دور ہی آہوں بی کہا  
 بالسورس کی راہ کہا ہر کسا لوجہتی ہوا آہوں بی سوال کیا کہا تمکو شرم ہیں آئی تم بالسور  
 رس کی راہ طی کر کی آئی اور حد اکوہ ہولی میں ایک گر میں طی کر کی آیا حد اکوہ ہولی گیا  
 بس وہ حل گئی **حضرت** بیرو مرشد بی فرمایا کہ حضرت حلیہ اعظم علی شاہ  
 صاحب کو کشف ہوا کہ حضرت سادہ آفاق رعی اللہ عنہ کی عمر لوری ہو گئی حاصر حد  
 اعلیٰ حضرت رم کی ہوئی کہ عمر میری حاصر ہی آپسی قول لہر مائی ہجاری حضرت ہی  
 بہہ مسکریکے کر کی کو حاصر ہوئی حضرت شاہ آفاق رم سے دوسرے آپ کی عمر میں  
 سی بی لئی اور حد دوسرے کی انتقال فرمایا حضرت صاحب فرماتی ہیں کہ میری عمر جو رہا  
 ہی اسی کی رکعت ہی۔ عدد میں سارا مراد آباد جہاں حضرت رسول اور وہیں بہا گیا  
 حضرت لکھنویں تہی آپ فرماتی ہی کہ میں بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت  
 عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ تشریف لائی اور فرمایا کہ تم کچھ فکر نہ کرو بس اطمینان ہو گیا  
**حضرت** صاحب بی فرمایا کہ میں ایک مرید کو توحید ہی رہا بہا ایک وقت  
 ہی اگر مراقب ہو گئی ادسی وقت انکو حسوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 ہو گئی اور بہت معتقد ہوئی **حضرت** صاحب بی فرمایا کہ یہاں ایسی ایسی  
 محدود کہ جس کی حد بی کو شاہ علام رسول صاحب مانتی ہی آئی حدہ اوکا حاکم

و غور کر کے میری سچی نماز پڑھی مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتی ہیں ہتھار  
 نسبت کی آگئی انکی کیا حقیقت ہی **حضرت** پیرو مرشد فی ابدا میں حضرت سے  
 توجہ طلب کی اپنی بحسب عادت بی پروائی فرمائی اس اثنا میں حضرت پیرو مرشد فی  
 اعلیٰ حضرت شاہ آفاق کو خواب میں دیکھا کہ فرماتی ہیں تجکو مین ونگا اوسی روز سی  
 حضرت کا بھی التفات باطن آپ کی طرف ہو گیا حتیٰ کہ آپ وارث اتم حضرت کی ہیں  
**جامع** کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب دم  
 برکاتہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت فی محکو مرید کیا آدمی سی کہا کہ اندر جو کچھ ہوئی اور وقت  
 اور کچھ موجود نہ تھا کسی قدر چنی رکھی تھی محکو دئی اور فرمایا کہ یہ ہمنی تمکو دنیا دے  
 کہانی کو پہر ایک پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا کہ یہ پان عرفان کا ہی اسحق  
 کہ بموجب فرمانی حضرت کی مولوی صاحب موصوف باوجود اہل و عیال مثوکل  
 علی اللہ ہیں خدا خود ان کا کفیل ہی **سے** گفتہ اوگفتہ اللہ بود و آپ کو حضرت  
 سی طریقہ نقشبندیہ و قادریہ میں اجازت کا ملہ ہی **سے** اور **سے** جناب  
 مولوی عبدالکریم صاحب عالم باعمل اور فاضل کامل ہیں حضرت کی خدمت میں  
 چہ برس سی ہیں جسوقت قرآن شریف یا حدیث کا دور ہوتا ہی حاضر ہا کرتی ہیں  
 انکو حضرت کی صحبت بابرکت سی بڑا فیض ہوا ہی اور بہت سی معارف اور زبان  
 ہندی خود بخود انپر کھل گئی ہی منکا بیتی انکی نظم ہی جسکا اول شعر یہ ہے **سے**  
 من موہن پہلی نام چوں دزدہ مہر بردہ ہی سرجن ہار **حضرت** پیرو مرشد

اول مار سده عامہ میں تشریف لائی تھی تو کئی مار اتنا ہی ہوا کہ اس مالائے کو  
توجہات خاص سی سرور فرمایا چاہیہ ایک بار بعد مراقبہ و توجہ کی آپ کی کلمات  
سارے ہی فرمائی اور متارہ ماطن نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا ملک آپ ہی  
حسرت قلم سے ہی اسکا ذکر فرمایا اور ماقی رسائل میں ہی راقم فی بعض اشارات  
کا اردو ہی اظہار رحمت آپ کی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

ت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم کہ الحمد عدد خلقک والصلوۃ والسلام علی اسیاءک و ملائکتک اولیائک  
خصوصاً علی آل محمد واصحابہ واحسانہ رضی اللہ عنہم اجمعین اما بعد۔۔۔ وائد  
منتخب ہیں اُن اور اقی سی جو مولانا اما صاحبہ فصل رحمت مطلقاً اعلیٰ لے  
بعد ترجمہ احادیث کی بحرِ درمائی ہیں اور راقم کو حضرت یسوی مرتد سید احمد صاحب  
بی عسایت فرمائی نام ان حوائد کا صلائی عام مکہاف  
شرک اسکو کہتے ہیں کہ سوا خدا تعالیٰ کے کسی کو معبود اور کارسار  
و عالم العیب اور مایع و صائر سمجھنا یا کہ کو خدا کا فرزند یا کہ کہا  
مگر محترات پیغمبروں کی اور کرامات اولیا کی حکم خدا تعالیٰ کے برحق ہیں

اور رسوم کفر و شرک سی شادی اور تختہ اور تولد اولاد اور جمیع افعال میں دور رہنا فرض  
 ہی اور جو کوئی پرہیز رسوم کفر سی نکری دوزخی ہو وی اور عالمون سی جس چیز میں شبہ  
 ہو دریاقت کر لی **ف** حلال کو حرام کہنا اور ہر اجاننا اور حرام کو حلال اور  
 بہتر سمجھنا کفر ہی **ف** دروغ گوئی اور خلاف وعدگی بیخیز اور امانت میں  
 خیانت کرنا حرام ہی انسی پرہیز کرنا واجب ہی **ف** جو کوئی خدا کو واحد لا شریک  
 سمجھی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق جانی اُس سی اگرچہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ  
 سرزد ہو وی او سکو کا فر نگھنا چاہی **ف** ما باپ کی فرمانبرداری موافق  
 شریعت کی کام میں کری اور خلاف شریعت کی کام میں ہرگز ما باپ کا کہانمائی اور  
 نماز فرض ہرگز قضا نہ کرے مذہب امام ابی حنیفہ و مالک میں تارک نماز کو زود و کوب  
 اور تعزیر اور قید کیا چاہی اور مذہب امام شافعی میں قتل کرنا تارک صلوٰۃ کا ہے  
 اور سنت اور نفل اگر قضا ہو جا وی بجذر سفر یا مرض یا تنگی وقت کی کچھ گناہ نہیں۔  
**ف** اندیشہ بدی اگرچہ کفر یا گناہ کا ہوتا وقتیکہ او سکو بد جانی اور دفع کری  
 اور زبان سی نہ کہی یا عمل نکری گناہ گار نہیں ہوتا و اللہ اعلم **ف** چاہی کہ  
 لوگ زمانہ کو بد نہ کہیں کہ مقلب لیل اور نہار کا اللہ تعالیٰ ہی **ف** بحث کرنا  
 مسئلہ قضا و قدر میں ممنوع ہی **ف** بدعت وہ چیز ہی کہ قرآن اور حدیث اور  
 فعل اصحاب اور آل رسول اللہ سی او سکا کرنا ثابت نہیں ہی و اللہ اعلم **ف**  
 جو کوئی علم حاصل کری و اسطی فخر اور نمود کی یا جاملون سی نزاع کرنی کو یا واسطی مال

اور جاہ کی حدائی تعالیٰ مسکود و رجس داخل کر گیا لہذا والدہ مہربان **ف** حوصہ  
 محض ہو کسی عالم سی مصلحت سے کہ بہ حدیث حسرت کی ہی وہ تو کہی اور فی تحقیق کی  
 ہرگز کہی کہ دوج میں داخل ہوتا ہی اسی طرح لعین قرآن کی کربانی سدا قرآن میں بہ  
 کر ماحرام اور کفر ہی **ف** عالموں سی کہ ماعمل ہوں محنت رکھی اور علم اسی  
 لی ادنیٰ کر ماحرام ہی والدہ اعلم **ف** ہر مسلمان کو لازم ہے کہ حرص اور راحت مار  
 وغیرہ کی تعلیم کریں اور عظمت کریں کہ علم دسی سی محرم رہا حرام ہی **ف** ادب  
 میت الخلاء حایکاد ہی کہ اول لسم اللہ کہی اور یای حب ما نجاہ من رکھی اور حوق ہا  
 آدمی مای را سب کالی اور عمر ایک کہی کہ ست ہی **ف** ہر مومن پر سب ہی  
 کہ مسواک پہ وقت کیا کری تو اب ستار ماوی **ف** حوصہ حواہ سی کوئی  
 مسلمان اٹھی ہاتھ دھو کر سر میں ڈالی کہ امام احمدؒ کی رد تک یا لی ماناک ہو جا  
 اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کی مدہب من اگر باتہ میں کاست ہو جس ہیں ہوا ہی مگر  
 من دہوئی رس میں ہاتھ مذالسا حائٹی **ف** وقت و صو کی سحاں اللہ العظیم  
 رحمہ ماسم اللہ الرحمن الرحیم کہا جاتا ہی کہ ست ہی جعی مدہب میں والدہ اعلم **ف**  
 عورت کو بہتر ہی کہ حب حوں جیس کا مالکل موقوف ہو ایک بارہ عامہ خوشد دار کہ سک  
 سی مطیب ہو اسی مریج کو اُس سی پاک کری کہ فائدہ بہ ہوتا ہی اور نگہ اور عو کا مریج  
 میں دہواں دی کہ بہتر ہی **ف** غسل کرنی میں اگر دراپی کوئی موضع مدہب  
 حاکم رہا دنگا پاک ہو گا غسل کرنی والا غسل کرنی میں کلی کر ما اور پاک من یا لی

کو نہ اور تمام بدن میں پانی بہہ نچا یا فرض ہی واسطہ عظم **ف** عورت کو اگر راحت نام  
 جو وی اور تری پاوی غسل فرض ہی **ف** مستحب ہی کہ اگر ایک بار صحبت کی ہو اور  
 بہرہ ہی کہ چنان کہ وہان وضو کر لیری اور ذکر کو دہر لانی اسی خرچ اگر وضو کر کی حالت  
 جہالت میں کہ پاوی اور پئی یا سوئی کہ با تا وغیرہ درست ہی بیشک **ف** بدن  
 جنب کا پاک ہی اور حیض کی حالت میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا پس خورد و پانی نہ ہوتا  
 قوش کرتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ جزا تہ ہی **ف** مسح موزہ کا درست  
 ہی یعنی اگر موزہ پہنا ہو وضو کر کی اور پیر دوسری وقت وضو کر کی تو اوپر موزہ کی پنجہ تر  
 کر کے مسح کر ہی مثیم کہ ایک دن تک اور مسافر کو تین دن تک مسح کر کے بدلے غسل قرمون  
 کی درست ہی اور انکا دس سالہ ہی حرام ہی واسطہ عظم **ف** جس عورت کو حیض  
 ہو یا نفاس ہو تو تھیکہ پاک ہو کر غسل کر ہی مسجد میں جائز حرام ہی اور اسی طرح جس مرد  
 نے حائضہ کیا یا نہ ختم ہو وہ اسکو عورت جہالت کی گئی ہی غسل ان سب کو مسجد میں داخل  
 ہونا حرام ہی واسطہ عظم **ف** قسیر گھر میں رکنا حرام ہی اور بی غسل ریت ابی  
 حرام ہی اور کتا بھی گھر میں نہ رکنا چاہی مگر ضرورت ہو تو درست ہی واسطہ عظم **ف**  
 جب لڑکا دس برس کا ہو اسکو پاس کسی عورت کی سونا درست نہیں مگر اس کی  
 جوڑی ہو تو مستحکم **ف** نوزان کی وقت اویس نہ برسی کی وقت دعا قبول  
 ہوتی ہی پس ہر مسلمان کو لازم ہی کہ نوزان یا آداب سنی اور جو موزن کہی آپ بھی دہی  
 انجی اور درود پڑھی اور دعا **ف** واسطہ عظم **ف** مسجد میں وقت داخل نہ ہونے

سید ہادم رکھی اور رسم اللہ رکھی اور درود پڑھی اور دعا مانگی کہ سمت ہی اور وقت بکھلے کی  
اولیٰ مقدم باہر رکھی اور اللہم الی اسٹالک میں فصلک رکھی اور جو کوئی مسجد میں بی ادنیٰ کرے  
یعنی مسجد میں کہا ماسکادی یا بی طہارت مسجد میں داخل ہو یا مسجد میں سری مابین کری یا  
ناج رنگ اور ڈھول محادی مسجد کی اندر یا معاد اللہ مسجد میں لہ کی حیر پیوی یا مسجد  
میں تہ کی یا اور حرام چیزیں مسجد میں کری خدا تعالیٰ کا عصب اس مرد ویر ہو جائی  
اور حاکم پر لارم ہی کہ ایسی فی ادوں کو دلیل اور رسوا کری اور قدر رکھی اگر تو نہ کریں  
مید سی خلاص کری و اللہ اعلم **ف** قمر رسدہ کر ماحرام ہی ہر گر کیا چاہی  
و اللہ اعلم **ف** مار پڑھتی وقت آگے سی ماری کی گر ماحرام ہی اور اگر  
ماری بی ایک گر مار لکڑی آگے اپنی کھڑی کی ہو تو لکڑی سی ادس طرف گر مار گاہ  
ہیں اور بعض علما کی رو یک اگر خط قتل حلال کی کری تو ہی گر ماری مست ہی اللہ اعلم  
**ف** اگر علما کا اتفاق ہی کہ اگر کوئی حیر ماری کی آگے گر سی ماری ہیں عالی  
ہی اور جو حدت میں دکر حر اور حریر اور ہودی اور محوسی کا اور عورت کا آیا ہی محمول  
ہی اور مسالہ کی کہ فی ستری ماریہ ادا کیا جاسی و اللہ اعلم **ف** رکوع میں ماری  
سحاں رنی اعظم ماریہ کہا اور اسی طرح مسجد میں سحاں رنی الاعلیٰ کہا سنت ہی اگر  
جلدی کری ماری مکر وہ ہو ہی و اللہ اعلم **ف** دریا اور تالاب کی کساری  
کہ حگہ و رو کی ہی یارہ میں یا درخت سایہ دار کی بیجی خای ضرور پیرنی سی نصبت ہوئی  
ہی و اللہ اعلم **ف** حاوروں کی سوراخوں میں بیتاب کرنا مسح فرمایا کہ

جانور نکاح کر کاٹ نہ کہا دی یا کچھ اور سبب ہو و اللہ اعلم **ف** جو پانی کہ وہ درود  
ہو اور پہلی سی پاک اگر اسمین نجاست پڑ جا دی کہ رنگ یا فزہ یا بونجاست کی اوس بین  
پائی نجادی پانی طاهر اور مٹھر ہی وضو کرنا اور غسل اوس میں درست ہی لیکن اوسمین  
پیشاب کرنا منع فرمایا اوس میت سی باہر ہی کہ جس سی طہارت حاصل کرے اوسمین پیشاب  
کرے اور نزدیک بعض علما کی پانی کوون کا بھی پاک ہی اگر وہ چشمہ دار ہوں جب تک  
رنگ اور فزہ اور بو اونکی نہ بدلی ہو اس مسئلہ میں عام لوگون کو آسانی ہی اور اگر رنگ  
یا فزہ یا بو بدلی تو تمام پانی نکالی یاد و سودول نکالی کہ پانی پاک ہو دی و اللہ اعلم  
**ف** جسوقت نام آنحضرت کا سنی کوئی مومن اوسپر واجب اور لازم ہی کہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کہی اور اگر بار بار سنی تو بار بار کہنا صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہی و اللہ اعلم  
**ف** لازم ہی ہر مومن کو کہ ہر روز ہزار یا دو ہزار یا سنی کم غرض کہ جس قدر  
ہو سکی درود کا وظیفہ کرے کہ شکر کو شفاعت آنحضرت صلعم کی حاصل ہو **ف**  
اللہم اجر فی من النار سات بار بعد صبح اور مغرب کی کہا کرے ہی ثواب پیشاب پاوے گا  
و اللہ اعلم **ف** نماز میں کسی طرف دیکھنا یا تشبیک اصابع کی یعنی داخل کرنا ایک  
انگشت بیچ ایک کی ممنوع ہی اور خلاف سنت کی کوئی حرکت کرنا موجب ناخوشی خدا تعالیٰ  
کا ہی و اللہ اعلم **ف** جماعت کی نماز کا بڑا ثواب ہی اور تنہا قصداً اور  
بیخبر پڑھنا حرام ہی و اللہ اعلم **ف** امام کو مقابل وسط صف کی کھڑا کرو  
اور مقتدی برابر ملکر کھڑے ہو وین و اللہ اعلم **ف** امام کو چاہے ہی کہ نماز کی



آرمکاں میں بہت دیر لگا دی خلاف سب کی کہ لوگ تنگ ہوں اور مار کو متوسط وقت  
 یا اول وقت میں ادا کرنا بہتر ہے اور اگر کوئی شخص فی مرضی اور فی مردوری کسی سی کام  
 لیوی حرام ہی یا کسی مسلمان کا لڑکا یا لڑکی مولیٰ کرادے کو علام اور کسر یا کسی طرح  
 درست ہیں اور اوں کی بیج مائل ہی اسی طرح حاکم مسلمانوں کی غل میں لودا مست  
 رکھتی ہیں او کی ہی بیج درست ہیں اگر کوئی واحد ترین حرد کر کی او کو مدہ ساوے  
 عصب الہی میں گرفتار ہو دی والد اعلم **ف** بہوک بہت لگی ہو تو کہاں کہاں کر  
 مار مڑے ہی اگر جماعت قصا ہو حاوی اور راحت مانجاء و غیرہ سی مراعت کر کی حاجت  
 یرہی اور اگر دیکھی کہ وقت حاما ہی ادا کر لی کہ قصا سی بہرہی والد اعلم **ف** حب  
 سفر سی کوئی مسلمان آدمی سست ہی کہ مسجد میں جا کر در کعب حجۃ السعدا داکری اور اگر  
 مقدور ہو ایک کمر یا ستر یا گاؤں حد کی امام مردج کری اور مسلمانوں کو کہلا دی کہ مستحب ہی  
 والد اعلم **ف** و صواد غسل الی حگہ کیا جا ہی کہ پاک ہوتا کہ قطرات وہاں کی  
 اگر اڑ کی ٹریں تو پاک ہو دی یہ شخص اسی طرح آند سب ایسی حگہ کیا جا ہی کہ پاک ہو  
 والد اعلم **ف** اگر رکوع امام کی ساتھ یا بار کعت یوری ہوئی اور اگر سجدہ  
 میں یا التخیات میں یا بار کعت یوری ہیں ہوئی لیکن ثواب حاصل ہو ایس بعد سلام  
 امام کی باقی نماز ادا کری والد اعلم **ف** بعد دوست فخر کی اندک لیست  
 بعض علما کی مردیک مستحب اور بہتر ہی والد اعلم **ف** حواط مائل ہو  
 او کی لعظم واجب ہی والد اعلم **ف** محصول رعداروں سی ادا مقدر لیوی

کہ جس قدر زمین میں پیدا ہوا اور وہ آباد زمین اور اگر برف باری ہو یا خشک سالی ہو  
 اور کہیتوں میں پیدا نہ ہو ہرگز ہرگز کچھ نہ لیوی کہ محصول دیہات کا حق شرعی ہی حکم  
 شرعی سے محصول معاف ہی وقت خشک سالی اور برف باری کی پس اگر کوئی حاکم ایسی  
 حالت میں رعیت پر تم کہ یہ یا زیادہ طاقت سے محصول لیوی ملعون ہوئی اور خسر کو  
 رو سیاہ اور امام عادل وہ ہی کہ جسکا معاملہ فیصلہ کری اوشی چہارم یا دسک یا رسوم  
 سرکاری نہ لیوی کہ یہ رسوم حرام ہیں اور فاعل انکا ظالم **ف** چہا کر دینا  
 بہت ثواب رکھتا ہی والد اعلم **ف** امام سی پہلی کوئی رکن نماز کا کرنا مقید  
 کو حرام ہی والد اعلم **ف** وقت غروب آفتاب سے طلوع فجر تک رحمت الہی  
 شب برات کو نزول ہوتی ہی اور دعا دعا انگشتی والوں کی قبول ہوتی ہی **ف**  
 شب برات کو چراغ قبروں پر روشن کرنا یا آتش بازی چھوڑنا بدعت ہی ہنود مسلمانوں  
 فی سیکہا ہی کہ ہنود والی کچراغ جلاتی ہیں اور بدعات کرتی ہیں اسی طرح مسلمان  
 بھی کرتی ہیں نعوذ باللہ منہا **ف** ہر مسلمان پر سنت ہی کہ ہر روز بقدر  
 مقدور کی اسد کی راہ میں کھانا یا اور چیز دیا کری اور اگر محتاج ہو ہر روز سچان اسد  
 والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان سی سو بار بحضور قلب کہا کری کہ بجای سرقہ  
 کی ہر اعضا کی طرف سی ہودی اور ثواب بیشمار پاوی اور لوگوں سی اچھی کام کا حکم  
 کیا کری اور بد کاموں سی منع کیا کری کہ ثواب بیحد پاوی اور اگر یہ نہو سکی تو دور کعت  
 نماز دو گھڑی دن چڑھی سی زوال کی ادھر تک بحضور دل ہر روز ادا کیا کری کہ ثواب

صدقہ کا حاصل ہوا اور یہی فصیلت مارچا ست کی مہم ہی والد اعلم **ف**  
 حوقت خطہ جمعہ کا شروع ہو سب ماری ما ادب امام کی طرف متوجہ ہو کر خطہ  
 شمسین اور خطہ کی حالت میں کلام و غیرہ یعنی حرکت ہی مجموع ہی اور جو لوگ خطہ کی  
 وقت کلام یا اتارہ کریں مارا دکی عمر مقبول ہوتی ہی اور پہلی صف میں داخل ہوا  
 بہت بہتر ہی اگر جگہ مانی ہوا اور اگر ہیں تو جس مقام میں جگہ مادی مٹہہ تاوی  
**ف** بیار ہوا عورت ہوا یا مسافر ہوا یا غلام ہوا یا لڑکا ہوا یا میر مار جمعہ کی  
 مرض ہیں اگر یہ ٹہریں تو تواب ہی **ف** جمعہ کی واسطے اگر مقدور ہو تو  
 کیرٹری بہر سار کھی اور جو ستو لگانا کری کہ سنت ہی والد اعلم **ف** پیغمبر علیہ السلام  
 عید فطر کو پہلی تنس یا پانچ حرمی کہا کر مار کو حاتی ہی اور عید الصبح کو سنت ہی کہ کچھ بچاؤ  
 حب مک مار ہو چکی والد اعلم **ف** علما کی سردیک اگر کوئی کسی مست  
 کی طرف سی قرمانی کری تو درست ہی والد اعلم **ف** لسانوں کا مکمل اناو  
 کا ماسج سد و کا یاد رکھا کہ حکو دج و اہلی لعظم غیر اندہ تعالیٰ کی کرتی ہیں حرام ہی  
 بعد والد **ف** جو کوئی کسی آدمی کو یا حائل کو ماندہ کی تیر اندازی و عمرہ  
 کری او سپر حدیت میں لعنت آئی ہی اور اسی طرح مار مامو بہ میں یا داعی مامو بہ  
 مس حائل کی حرام ہی **ف** اگر کوئی مشرک یعنی ست یر سب اگر چہ لسم اندہ  
 اندہ اگر کر کی دج کری حب ہی حرام ہی او س حائل کا گوشت اور لسم اندہ اگر  
 دقت دج کی مرض ہی اگر قصد نہ کھی تو حرام ہی اور دیچہ عورت مسلمان اور لڑکی

مسلمان کا درست ہی بشرطیکہ چاروں رگین بسم اللہ اللہ اکبر کی قلعہ کرین و اللہ اعلم  
**ف** جادو کرنا یا اور کسی سی کر وانا حرام ہی اور کفر ہی اور جادو اس کو  
 کہتی ہیں کہ شیطانوں یا جنوں کی نام لینا اور انسی پناہ مانگنا یا شیطان اور بہوت کی  
 نام چروغن آگ میں جلو انا یا بکرا اور جانور انکی نام پر ذبح کرنا یا دینا ان افعال سی آدمی  
 کافر ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا و اللہ اعلم **ف** اعتماد کرنا علم نجوم کا اور شگون لینا  
 اور سعد و نحس کا اعتبار کرنا رسوم کفر سی ہی **ف** زر و سیم میں زکوٰۃ واجب ہو  
 اور زکوٰۃ ندیوی تو سارا مال ہلاک ہوتا ہی پس ہر مسلمان آزاد پر فرض ہی زکوٰۃ دینا  
 دوسو روپیہ میں پانچ روپیہ اسی طرح مال سود اگر می بین اور زیور میں بھی فرض ہی اس  
 حساب سی سال بسال زکوٰۃ دینا اسکی تفصیل فقہ میں ہی **ف** نذر کرنا سب  
 خدا اُستعالی کی کسی کی درست نہیں مگر کسی بزرگ کا فاتحہ کہنا یعنی کوئی چیز اون کی  
 طرف سی خدا اُستعالی کی راہ میں دینا کہ اس کا ثواب اون کو ہو تو بیشک درست ہی  
 و اللہ اعلم **ف** کافر و غیر ہی ظلم کرنا حرام ہی و اللہ اعلم **ف** ظلم کرنا  
 غلام لونڈی پر ہرگز درست نہیں اور اگر قصور کرین معاف کری اور اگر موافق قصور  
 کی ادب دیوی تو درست ہی لیکن کہانی بہتی کی خبر لینا فرض ہی و اللہ اعلم **ف**  
 سجدہ کرنا کسی کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں درست نہیں اگر کوئی کسی کی قبر کا  
 سجدہ کری تو وہ گنہگار ہوتا ہی اور کسی کی فعل کا اعتبار نہیں جو مخالف شریعت <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>  
 کی ہو اگرچہ وہ شخص صاحب کرامات ہو یا عالم ہو جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

وہی حق ہی اور مافیٰ الحق و اسدا علم بالنسب **ف** حسی ساریش کریں اس  
 کچھہ لیوی حق ساریش کا لیا مسموع ہی و اسدا علم **ف** رستوت کہتی ہیں اس  
 مال کو کہ حق کو مافیٰ حاکم یا مافیٰ مال لیکر اور اگر حاکم یا مافیٰ حق کو حق کر کے  
 مال لیوی حب ہی و رست بہیں ہی اور حرام ہی و اسدا علم **ف** مادتاہ مادل  
 حو موافق ترع محمدی کی عمل کری وہ داخل ہست ہو **ف** کسی کی مات کسی ہی  
 لگاما کہ اس مات کی شئی ساد ہو حرام ہی اور ابی شخص کو نام یعنی حیل ہی کہتی  
 ہیں و اسدا علم **ف** دروع کہی سی مد لوانی ہی کہ و رستوں کو ایدا  
 ہوتی ہی اس سب سی دور بہا کتی ہیں دروع کہی و اسطی صلح اور ساد و صلح کوئی  
 کی درست ہی اور مافیٰ حرام و اسدا علم **ف** حن شخصوں کا طریقہ ہی کہ  
 حسی یاس حادین انہیں کی مزاج کی موافق مابین کریں خواہ وہ مابین مافیٰ حق ہوں  
 بہرہ و سبزی کی پاس حادین اسی طرح مودہ دیکھی کہیں اسی لوگ مدہیں اور عذاب میں  
 اگر قرار ہوگی و اسدا علم **ف** تعریف میک لوگو کی کر مایا ہی اور مدکار  
 کہ سرائی اور چور اور رماکار اور ظالم ہوں او کی صلح حرام ہی **ف** خوشخص  
 قوم کی طرف داری کری مافیٰ کام میں وہ شخص میں محمدی سی خارج ہی یس چاہی کہ  
 اسی قوم کو دوست رکھی اور او کی طرف داری حق کاموں میں کری اور مافیٰ مات میں  
 اویسی بہاگی اگر لیسحت نما میں و اسدا علم **ف** آدمی کو لارم ہی کہ جس گاہ  
 میں خطر ہو کہ رات کو یاں کو گر ٹری گما یاد حادین گما اور طرح ہلاکت کا گماں ہو

تو ہرگز نہی کہ گنہگار ہو دیگا آدمی کو جان کی حفاظت واجب ہی والد اعلم **ف**  
 غور سی بیچ حلقہ کی بیٹھنا حرام ہی اور اسی طرح سی کسی کی طرف پشت دیکر بیٹھنا ممنوع  
 ہی مگر بضرورت اور اسی طرح کسی کی طرف قدم کرنا بھی مکروہ ہی والد اعلم **ف**  
 عیب پوشی بہت بہتر ہی والد اعلم **ف** دادرسی مظلوم کی حاکم پر فرض ہی  
 اور سعی اور سفارش کرنیوالیکو کہ واسطی خدا تعالیٰ کی کسی کی سفارش کری بڑا ثواب  
 اور اجر ہوتا ہی **ف** ہمسایہ اگر مفلس ہو بقدر مقدور کی خبر لینا واجب ہی  
**ف** اگر کوئی طفل دو سال کی اندر کسی عورت کا شیر نوش کری اگرچہ ایک  
 گھنٹ ہو تو وہ عورت اس طفل کی ماہو جاتی ہی اور اولاد اسکی بہائی بہن مثل سگی  
 بہائی بہن کی ہو جاتی ہیں اور اصول یعنی ماباپ دادا دادی اور خالہ پوپھی اس  
 عورت کی اس طفل پر حرام ہوتی ہیں والد اعلم **ف** بی بلائی دعوت کہانی  
 کو جانا حرام ہی اور بی اجازت کس کو کی چیز مثل تما کو یا پان وغیرہ کی لینا حرام ہی اکثر  
 یہ عادت نالائق مردوں اور عورتوں کی ہوتی ہی نعوذ باللہ سنہا پس بی خوشی دل کے  
 کسوسی کچھ لینا ہرگز درست نہیں والد اعلم بالصواب **ف** دعوت قبول کرنا  
 نکاح کی کہانی کی واجب ہی بشرطیکہ او سمین حرام کا کہانا نہو یعنی پیسہ ظلم کا اور سود کا  
 اور پیسہ حرام کا مثل تصویر بنانی کی یا نجوم بتلانی کی اس طعام میں نہ لگا ہو اور  
 دعوت سوامی شادی کی ہی قبول کرنا ضرور ہی والد اعلم **ف** جو طعام نام  
 کی واسطی ہوتا ہی آسمین کراہت ہی **ف** مرد کو حال بوسہ اور ساس عورت

کا ما عورت کو حال لوسہ اور ساس مرد کا کہا کسی سی درست ہیں کہ قنات کو سب  
 اس بیانی کی کہ حال جماع کا ظاہر کیا بہت عذاب یا دنگی و اسد اعلم **ف**  
 حب مسلمانوں میں مساد ہونی صلح کرنا مٹاوا ب ہی اور مسلمانوں میں مساد کرنا مٹا  
 عذاب کہ مسادی دوری ہوتا ہی و اسد اعلم **ف** سچ اور تیرا حوں کی اور مردار  
 کی اور قنات او سکی کہا ما حرام ہی اور سح بی اور سگ کی حصی مدہب میں حرام نہیں ہی  
 لکریع عقوبہ کی مسح ہی اور احرار و مالکی حرام ہی اور سود و خور و غیرہ مراد و میلاد و ایوالی  
 و غیرہ مراد و مصوریر لست ہوتی ہی اور جس گھر میں تسویر ہوتی ہی او میں مرتبہ حجت  
 کا نہیں آما ہی اور اسی طرح حرام ہی سچ شراب کی لعی شہ کی چیر کی سوداگری حرام  
 ہی اور اسی طرح جو حاور بی و مخ کئی مرعادی یا کوئی ست درست و مخ کرمی او س کی  
 قیمت لیسما ہی حرام ہی اور اسی طرح سوداگری حوک اور متوں کی حرام ہی لعود و اسد  
 مسہا اور جرمی حاور مردار کی مایاک ہی اور قیمت او سکی لیسما درست اور اسی طرح  
 کسب اور شہ گانی سخانی کا حرام ہی اور احرار و کتات کلام اسد کی لیسما درست  
**ف** ایک درم نیاز کہا ما حاکم جہیں رما سی سخت ہی گناہ میں لعود و اسد  
 رما کسی ہیں رماہ لسی کو اک جس کی سی میں مثلاً سو ا اگر سونی سی سچ یا تیرا کری  
 نورار لسی اور براردیوی اسی قت درادیر کر ما حرام ہی اسی طرح چادی حادی  
 سی اگر جہ ایک سو ما حید ہو اور دوسرا کہو نا اسی طرح سی چادی میں ہی زیادہ  
 لیسما یا دیما حرام ہی سلا ایک روپہ لکھو کا ہو دوسرا گوالیار کا اور ورن میں دونوں

برابر ہون بٹہ لینا اُس میں حرام ہی اور لینی والا ملعون ہوتا ہی اسی طرح گندم گندم اور  
 اسی طرح جو بجز یعنی اگر ایک طرح کی گہون بری ہون اور دوسری بہتر ہون برابر لیوی  
 اور برابر دیوی اسی طرح خربا بجز برابر لینا دست بدست چاہی اور اسی طرح نمک  
 مین بھی قیاس کیا چاہی اور اگر سونی سی چاندی یا گندم سی جو لیوی تو زیادہ لینا  
 درست ہی بشرطیکہ ایک ہاتھ سی لیوی اور دوسری سی دیوی مگر قرض لینا گندم  
 کا یا روپیہ کا درست ہی جب میسر ہو تب ادا کرے لیکن اگر قرض اپنی خوشی سی بعد  
 ادائی قرض کی ایک روپیہ کی بدلی دو روپیہ دی تو درست ہی بیشک کہ حضرت  
 نبی بعد ادا قرض کی زیادہ قرض سی دیا ہی والد اعلم **ف** جو کوئی جسکی اولاد  
 مین ہو وی او سکی قوم کا نام لیوی اگر اپنی باپ کو چھوڑ کر غیر کو باپ اپنا کہی بہشت  
 او سپر حرام ہی نعوذ باللہ **ف** حدیث آیا ہی جو عورت مرد سی طلاق مانگی  
 بی ضرورت او سپر بہشت کی بو حرام ہی والد اعلم اور عورت کو ماہین کہنا حرام ہی  
 اسی طرح جس سی کہ نکاح حرام ہو مثلاً عورت اپنی کو ساس یا بیٹی وغیرہ نکھی خود باللہ  
 منہا **ف** عورت کو نامحرم مرد کی پاس تنہائی مین خلوت کرنا حرام ہی کہ  
 شبہ ہوتا ہی کہ زنا نہو جاوی اسی طرح مرد کو لڑکی کی پاس بیٹھنا حرام ہی کہ شاید  
 اغلام نہو جاوی نعوذ باللہ منہا **ف** کسی حال مین ناف کی نیچی سی زانو تک نہو لینا  
 اور ظاہر کرنا درست نہیں مگر عورت یا کنیز اپنی سی حجاب کرنا ضرور نہیں اور حالت  
 غسل مین برہنہ ہونا درست ہی بشرطیکہ کوئی آدمی غسل کر نیوالے کا ستر نہ دیکھی والد اعلم



**ف** بالعموم نکاح کرنا مست ہی اور اگر سہرہ بہت ہو تو واجب  
 ہی اور نکاح یوں کیا جائیگی کہ عورت کہی رو بہرہ دو گواہ مسلمان کی یا عورت کا وکیل  
 کہی لسم اللہ الحمد لہ فلاں عورت کو تیری نکاح میں مئی دیا لخص مہرہ درم کی مارنا  
 اس ہی مہر مرد کہی کہ لسم اللہ الحمد لہ قبول کیا اور نکاح میں لیا مئی فلاں عورت کو لخص  
 اسی مہر کی نکاح ہو گیا اور تن مارا نکاح قبول کرنا بہتر ہی واللہ اعلم **ف**  
 سکرگاری احساں کریمانی کی ساتھ واجب ہی اور اگر ہو سکی تو اوسکا مدلا کر ی  
 والا اوسکی حق میں دعا کر ی **ف** احرت دینی من درگ کرمانی مندر حرام  
 ہی واللہ اعلم **ف** حوچیر بیج کر ی اوسکا حبیب ظاہر کر دی اگر مستری کی  
 حوسی ہو تو لیوی والا بہرہ دیوی اور دعا کرنا اسلام میں ہر گز درست نہیں کہ دعا مار  
 غلوں ہو یا ہی واللہ اعلم **ف** دیکر کوئی حیرہ بہیری کہ مسح ہی مگر اگر غارہ  
 دی ہو تو بہرہ لی کہ حائرہ ہی واللہ اعلم **ف** مسح کرنا نہ یا مسو و غیرہ کا جب  
 مالک حامل کہانی کی یہود میں مسح ہی اسی طرح حوچیرایی یا س نہ ہو اوسکی مسح کرنا  
 مسح ہی **ف** مردوری برکودانی کی اور برآمدہ کی مکروہ ہی مگر اگر بی شرط کہہ  
 دیوی تو لینا درست ہی اور مسح کما اس سی کہ ایک شخص کا یا بی ہو اور زمین اور  
 دوسرا کہیب کر ی اور تہائی یا حو تہائی زمین والیکو دی واللہ اعلم **ف**  
 حوچیر کسی کی ٹری یا دی مالک کو ملاس کر کی حوالہ کر ی اور اگر مالک نہ ملی تو محاج  
 مسلمان کو دی اور تفصیل اسکی فقہ میں ہی واللہ اعلم **ف** عورت کو حلو

کرنا اُس مرد سی کہ اوسکی ساتہ نکاح درست ہو حرام ہی اور اگر باپ اور بہائی اور  
 چچا اور مامون وغیرہ محارم کو خیالات بد آوین اوںکو بہی بچنا چاہی اور عورت کو  
 بی محرم سفر کرنا منع ہی وسطی خوف فتنہ کی اسواسطی کہ غیر مرد کو ہاتہ لگانا غیر عورت  
 کو درست نہیں اور راہ میں حاجت ہاتہ لگانا کی ہوتی ہی واسلہ علم **ف**  
 بندگی اور مجر کرنا کہ رائج ہی محض بدعت ہی ترک کرنا چاہی **ف** برتن  
 چاندی سوئی کا استعمال حرام ہی اگرچہ سرمہ دانی ہو وی واسلہ علم **ف**  
 چوٹوں پر رحم کرنا واجب ہی اور ما باپ اور بڑی بہائی اور جو آپسی بڑا ہو  
 بشرطیکہ مسلمان ہو اوسکی تعظیم اور آداب واجب ہی خصوصاً حاکمون کی اور  
 عالمون اور حافظون کے کہ نیک کار اور باعمل ہوں **ف** دوستی کرنا  
 اچھی لوگوں سی فرض ہی اور اونکی دیکھنی کوجانا بڑا اجر ہی اور بدون سی بغض  
 رکھنا فرض ہی اور اونسی دور رہنا ضرور مگر بہ ناچار ہی واسلہ علم ==  
 اللهم انی اسئلك ان تغفر لی خطیئتی بوم الدین واملأ  
 صدری من محبتک وحبۃ من تجھم فی کل حین واختر  
 فی ذمۃ اولیاءک المحبوبین اھل اللہ صلی علی سیدنا محمد  
 واخوتہ من النبیین وعلی جمیع المومنین الیوم الدین اٰمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الرحمن الرحيم ذي الفضل العظيم والصلاة والسلام على احمد المحقق رسول الله الكريم وعلى  
آله واصحابه واتباعه واحسانه **اما بعد** واصلح هو كره **ذكر خير** مشتمل على فضل حارر ما  
وسحره مضمون لغتسده وشجرة حامدان قادر يبر والهد اعلم وسلمه اتم فضل احارت نامه  
اغليحضرت ساه آفاق دم سام حضرت مولانا صاحب مد ظله الاعلى مع مهر



محمد الفتر المحاصر الصلح المولوي فصل الرحمن  
مہیت

بعد دعوات شرفیات طاهر و باطن مثالعه نما سرور و سحر اسفل بر در دگار حیرت و  
صحت و عاقبت آن محکم الفقرا ادام مطلوب دیر رس که از حالات حیرت آیات  
الحکم الفقرا اطلاع مدار داریس ماست دل متعلی نماید که همواره بدست آیدگان  
این سمت را نجات حیرت آیات دل را حور تم میگردیده باشد تمار احاطتست که هر که در طرله  
علیه اعتسید و قادر به داخل شود و در داخل نماید و مدل متوجه یاران ماستمد و  
محکم علی را توحه میداده باشد و موسسه نوسان حالات ماستدر یاده نور چشمان  
دراری عمر و حیات خوانند و کجیح یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را در غار ماسد  
از میان عربی احمد و عطا محمد و عدا محمد از جمیع صوفیان حالهاه سلام سوق خواستار  
اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارک نما و خواستار اندرون دعوات خواستار -

# شجره پائیز نقش بند میرزا علی محمد

خداوند بحق سرور ما	محمد مصطفی پیغمبر ما	بحق حضرت صدیق اکبر
وفا پرورده بضمن پیغمبر	بحق بحر علم و کان احسان	چراغ محفل اصحاب سلمان
بحق قاسم انوار صدیق	حقیقت محرم اسرار صدیق	بحق وارث صدیق وحید
خطابش صادق و بی حقیقت	بحق یازید آن غوث نظام	زاوارش منور و دم ناشوم
بحق بو الحسن آن قطب عالم	سمی مرتضی شیخ مکرم	بحق بو علی پیر طریقت
بهار فقر و عرفان و حقیقت	بحق شیخ ابو یعقوب یوسف	جمال فرای ارباب تصوف
بحق خواجه عبد الخالق با	کلید گنج حکمت کان معنی	بحق خواجه کو عارف آمد
ز سرگشت کنز اوقاف آمد	بحق خواجه محمود نامی	ولایت منصبی و الامقاری
بحق کاشف انوار عرفان	علی رایتی خواجه عزیزان	بحق خواجه بابا محمد
مشیخت پایه ارشاد مسند	بحق آنکه نام او امیر است	بکمل عارف و کامل فقیر است
بحق خواجه حق آشنائی	بهاالدین طریقت پیشوائی	بحق قطب ارشاد زمانه
علامه الدین حقیقت آشیانه	بحق آنکه یعقوب است نامش	فروغ دیده عرفان مقامش
بحق ناصر الدین خواجه حرار	عبید الله نور چشم اخبار	بحق آنکه زاهد نام دارد
شراب معرفت در جام دارد	بحق شاه معنی خواجه درویش	بحق پیوسته دارسته از خویش
بحق خواجگی کو حق نشان بود	بعالم یادگار خواجگان بود	بحق خواجه عبد الباقی ما

نگاہ حق نمایان سامی ما

محی حواصی محمد الدین محسوم

ابوالعالم علیہ رحمۃ اللہ

محی مشرق صبح ولایت

لفقار علم در معرفت طاق

محی سرور متد احمد پاک

گرفتار خودم کن ساگر داناں

محی حضرت سح محمد د

کہ سہرب یافتہ از بہار دم

محی آردی فقر و ارتداد

صدا اللہ سر ماہد ایں

محی فصل رحمت قلہ خاں

کہ آمد وارت سلطان لالاک

سہو و دوس کن مارا کرہا

سمی مسطعی عالی محامد

محی نقصد آن محمد اللہ

رہبر آن قلم اقطاب امر

محی حواصی ما شاہ آفاق

کہ ما من سیراید پور ایمان

ماہد تن خود آرد گردان

بحال ناگن حتم عسایت

ماہ اوچہار ایت ترا د

الہی ظل او مدد و تر بار

## شَکَنَ حَائِلَانِ قَادِرٌ تَجَیَّبُ

الہی محرم حضرت سرور عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الہی محرم حضرت امیر المومنین

مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الہی محرم حضرت امام حسن علی حدہ و علیہ السلام الہی

محرم حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ الہی محرم حضرت سید عبداللہ محض رضی اللہ

الہی محرم حضرت سید موسیٰ الحکیم رضی اللہ عنہ الہی محرم حضرت سید داؤد

مورب رضی اللہ عنہ الہی محرم حضرت سید موسیٰ مورب رضی اللہ عنہ الہی محرم

حضرت سید یحییٰ راہد رضی اللہ عنہ الہی محرم حضرت سید موسیٰ حلی دوست رضی اللہ

الہی محرم حضرت سید الوصال رضی اللہ عنہ الہی محرم عوب اعظم محبوب سبحانی حتم

سید عبدالنادر حیلانی رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ عنہ  
 الہی بکرم حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت سید  
 عبدالوہاب رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ الہی بکرم  
 حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت سید شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ  
 الہی بکرم حضرت سید گداز حسن رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت سید شمس الدین عارف  
 رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت سید گداز حسن ثانی رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت سید  
 فضیل رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت شاہ کمال کیتیلی رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت  
 شاہ سکندر رضی اللہ عنہ الہی بکرم امام ربانی محبوب حمدانی حضرت شیخ احمد مجدد  
 الف ثانی رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت ایشان عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ  
 الہی بکرم حضرت حجۃ المد محمد نقشبند رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت قبلہ عالم  
 خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ الہی بکرم حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ  
 الہی بکرم شیخ المشائخ محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ  
 الہی بکرم قطب الاقطاب مجدد دوران سیدنا مولانا حضرت فضل رحمن نڈلالہ اعلیٰ  
 الہی بکرم محبوب الہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناقب مولانا دمر شاہ حضرت  
 سید احمد میا نصاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجدید و ترمیمی علیٰ حبیبہ صدقہ مولا محمد علیؑ و آئمہ و سلم اما بعد ہر سالہ را تم کما  
 موسوم بہ **جلوہ وحدت** متضمن اکثر اسرار سلوک و سب ہے **تس**  
 قطب الاقطاب عبارت ہے اس مرد کامل سے جو مصیب قطب مدار و قطب ابرار

کا جامع ہو اور لفظ محمد و اس حدیث سریعہ سے ماحوذ ہے کہ ان اللہ سمعت فی  
 ہدہ الامہ علی راس کل مائتہ سہ من یجد دلہا امر دہا قوا مار والواراں صاحب

کے ہماری حضرت سے واضح و لایح ہیں کما لا یحییٰ علی اہل النظر **تس**  
 مسان کرم طبع صاحب مرید خاص لے حضرت مرعلی شاہ صاحب کے اوں کے  
 مصرع پر عکس کہا تھا ایک بندہ اسکا تحریر ہوتا ہے **س** رہے و

ریاضت میں رہے اور آہ کا لغزہ کرے ڈھریوں سے ذکر و عمل کے دل اور  
 حکر پارہ کرے ڈے جس کچھ حاصل ہو ہر جہد سر مارا کرے جو عاشق جمال یار کا  
 ہر لحظہ نگارہ کرے ڈہے سب تفرح گاہ ہے ماطر و تپے اللہ ہے ڈ **تس**

معانی مشرق کا سلوک بعضی حد مای صوفیہ لے کیا ہے اور سر رکھاں مقتصدہ فی  
 احمال اصم سلوک میں بخور و فرما **تس** قرب طہارت اہلبیت کو حاصل

ہوا ہے حایک آیہ لطیف سے ظاہر ہے **تس** لایسعی ارضی ولا سمائی و لکن

لسعٰی قلب عبدی المؤمن ہر مردوں لے کیف ہے جو مرد گولے فرمایا ہے **تس**

سنت کو اس سے معہوم کر دے کما فاق اولیٰ مکرۃ السلوۃ و الصام و لکن لستی و قر

فی طلبہ **تس** خدا کا حاصر و باطر حاسا موصول مقام احسان ہے کہ

الاحسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك **س** نسبت  
 علمی و جہلی دونو طرح پر ہے سلطانجی رض نے فرمایا بعض اولیاء اللہ کو اپنے  
 ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو علم نہیں ہوتا فافہم **س** دربار میں بھی  
 حضور می آنحضرت صلیم کی ہوتی ہے **س** اُس قدر زمین روضہ مبارک  
 کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلیم کا ہے علمائے اوسکو عرش سے ہی افضل فرمایا  
 ہے **س** فیض افعال عرش سے آتا ہے کیونکہ مجرے تمام احکام کا عرش  
 عظیم ہے اور افعال کی اصول اسما و صفات اور شیون اور ذات الہی ہو **س**  
 ایک حدیث میں تمسک قرآن و اہل بیت کو فرمایا اور دوسرے میں قرآن اور  
 سنت کو فرمایا ہے تو اہل بیت آنحضرت صلیم کی سب طریقہ سنت پر تھوڑے  
 عبارت انشائی و حسنک واحد و کل الی ذاک الجمال پشیر **س**  
 آنحضرت صلیم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہو گئے مگر  
 نسب میرا اور سبب میرا تو سبب میں اڈر امت بھی آگئی **س** حجاب  
 ظلمانی و نورانی کا بیان اس حدیث میں ہے کہ ان بعد سبحین الف حجاب  
 من نور و ظلمۃ لو کشف لاحرق مجات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ **س**  
 ایمان کامل صدیقین کا ہے کہ والذین آمنوا باللہ و رسالہ اولئک  
 ہم الصدیقون اور شہدا مستغرق انوار ہیں کہ والشہداء عند ربہم ہم  
 اجرہم و نورہم **س** اذکار و اشغال و مراقبات کو راہ مقہرین



اور کرب صلوٰۃ و نواہل کو راہ ارار بر رگوں لے فرمایا ہے **نکست**  
 حضرت صاحب لے ایک عریضہ پر رافم کے یوں تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ  
 سمار السب کامل بخمد آئیں **نکست** سجدات رات فرمودہ حضرت  
 سرور مرتد کی رافم کو تارت ہے علم سیدہ کی **نکست** ہزرگان  
 نقصدیہ مرامہ میں اسطوار مص کو سہماتی ہیں تو مرص میں انتظار  
 میص صحت کا اور عرب میں اسطوار مص کو تائن کا و علی صدا  
 الفاس بہ ہی داخل مرامہ ہی **نکست** ایک صاحب لی  
 نعل کیا کہ حضرت صاحب لے اوں کو مرامہ اللہ محکم ایما کتہ  
 تعلیم فرمایا **نکست** حضرت سرور مرتد نے فرمایا کہ ایک سمار  
 کو اعلیٰ حضرت سادہ آماں رم کی حدب میں لائے آئے اوس کا  
 مرص ایک مکڑے پر جو اُس وقت وہاں موجود تھا ڈال دیا وہ بکرا  
 گر کر مر گیا اور سمار کو فوراً صحت ہو گئی علوسب میں آپ سے ایسا صادر ہوا  
**نکست** اصل تعلیم ذکر اور اتباع سب ہے اور تفصیل اوس کے  
 ساسب ہر استقامت اور وقت و حال کے حدایہ موافق تحریر مرصد کامل مکمل کے  
**نکست** ایماں تلمذی عوام کا ہے اور ایماں استدلالی اہل ظاہر کا اور ایماں  
 سہرودی اہل باطن کا اور ایماں مالعب احص الحواص کا ہے لہذا اس سب  
 عامہ سے مات افادہ و اسادہ مفتوح ہوتا ہے فافہم واللہ اعلم۔

# بسم الله الرحمن الرحيم

**ه** از هر چه میرود سخن دوست خوشتر است **اما بعد** به رساله  
 راقم الحروف کا موسوم به **نقد وقت** هی **توضیح** ناله عنذ لیب مین  
 تحریر فرماتی همین دریاب که ما دامیکه میرسا لک در مراتب آفاق می باشد که از دیدن  
 صنعها مشاهده صانع مینماید او را داخل دائره ولایت عامه میدانند و چون از اینجا  
 ترقی کرده بسیر انفسی می درآید و نمونه جمیع آیات الهی و ظهور صفات و تجلیات ذات او  
 سبحانه در آئینه ظاهری باطن خویش معائنه و مشاهده میفرماید آنرا مقام ولایت صغری  
 که ولایت اولیاست می خوانند و چون او را از سیر آفاقی و انفسی نجات داده آیات  
 مراتب الهیات که باقیات اند و داخل عالم آخرت اند شهود و مکشوفش می گردانند  
 مقاشش را در مرتبه ولایت کبری می شناسند که ولایت حضرات انبیا است و چون  
 درین ولایت هم که رو بخرج دارد سیرش را بقدر استعدادش کنانیده بمرکزش  
 فرود می آرند یعنی که از نزول هم بهره بخشیده او را از جمیع حقائق و دقائق و اسرار و حکمت  
 مراتب الهیات و تمام مخلوقات که عوالم علوی و سفلی باشند آگاه و با خبر میگردد و در آن  
 زمان او را بهره مند از دولت کمالات نبوت می شناسند اگر چه منصب نبوت را بر ذات  
 خاتم الرساله صلی الله تعالی علیه و علی جمیع اخوانه و سلم ختم شده می انگارند و این معاملات  
 عروج و نزول او را که تعلق بولایت کبری و کمالات نبوت دارد ما و رای سیر دائره آفاق

و این معنی دارد و محالاً تحقیق ولایت علیا که ولایت طاراعلی است حرمها را نماید  
 که قرب ما را رنگی علوه دارد و با سست معیت امیا و سست عیست اولیا و سست  
 حلقیت و محلو فی علم و سست محتاج و محاج اله مومنین و غیره حاکیان هیچ سیاست  
 ندارد در باطنی بعضی بحیال این آفاق اند و بعضی بطریق علم و فن مستغرق اند  
 آنها که ابرین دآن دارند حیرت آورنده را عالم اطلاق اند و **تنبیه** علم الکتاب  
 بحر و دریای این **تادیب** حضرت قلم گویند دامت سرکاره میفرمودند که آداب  
 سلاطین و امرای اعیان و حوایج است که هر چند لو کران ایشان رو بر دست بسته  
 ساده می مانند و ظاهر سلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوه و سکايت دارند و هرگز  
 ادب قلبی پیدا کرده اند و آداب علماء ظاهر همین بر ریا است که چنان کلمه بر زبان می  
 آرند که خلاف سرچ و عقائد ماسد اما در دل هزار با شهات و سلوک دارند و طمیان  
 قلبی میانه اند و آداب و هرات قلب است که خلوص و رسوخ و اطمینان مام حاصل است  
 و مخلصان ایسا را اعتماد دلی در حد می ایسا می ماسد و چون ریا را دیگر اعضا  
 توابع دل است نظایر هم آداب اربهاوت می شود و بلکه کمال خوبی و عایب لطف  
 سرکام می یابد که لوحت طبع خوارجه و سیریت است اگر بطریق سهو یا خطا در  
 ظاهر قصوری در ادب هم واقع شود فی ادنی ولی نیست و در راه حاشا نه بخلاف  
 اهل ظاهر که هر چند تعظیم و تواضع نماید و کلمه ناگفتی بر زبان بیارد اما سر استرگارت  
 و لعاق است ان الله لا یطری الی صوره کم و اعما لکم بل یطری الی

قلوب کو دنیا تک **توجہ** قیام اور سجدہ کی تشریح میں اختلاف ہے  
 تو سجدہ کو مرتبہ قیام ہی سے نسبت ہی کہ الساجد لیسجد علی قدمی اللہ تعالیٰ اور قیام کو مرتبہ  
وجہ سے نشان مابینہما اور اقرب یا لیکن العہد فی السجود بیان اقربیت ہی نہ اظہار عروج  
 نسبت فافہم و اسد اعلم **توجہ** ایک بار حضرت فی یہ اشعار پڑھی ہے  
 تر ہوئی باران سی سوکھی زمین ڈال یعنی آئی رحمت للعالمین ہا اس لسنی پوش کا اس جا  
 ذکر آگیا ہوا آگیا اور مہو اچھا پڑ پھر فرمایا کہ آم نہیں بورا یا بلکہ افسوس  
 کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لب مبارک سی مشرف نہوا اور حضرت پیرو مرشد فی اسکی معنی  
 یوں فرمائی کہ جوش محبت رسول میں آم بورا گیا یعنی دیوانہ ہو گیا **فائدہ** حضرت  
 پیرو مرشد فی فرمایا کہ ایک بار سلطان خلیجی جلی جاتی تھی ایک لڑکا حسین سامنی آیا اپنی اسکی  
 پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہاں ہی تمہارا جلوہ ہی بعد ازان سب مریدوں فی جو ہمراہ تھی  
 بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہیں لیا آگے ایک مقام پر آگ روشن تھی سلطان  
 نے آگ کا بھی بوسہ لیا کہ یہاں ہی تمہارا جلوہ ہی یہاں کسی مرید فی بوسہ نہ لیا مگر حضرت  
 چراغ دہلی نے یہاں **معرفت** راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و  
 شہداء و صالحین کا منکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات و احادیث کی ہی اور ان  
 مقامات مصطلحہ کتاب و سنت کو پہلی کینی اس طرح بیان نہیں کیا ہی یہ ہدایت  
 از روی بیان کی ظاہر ہے اور از روی حقیقت تمام اہل اہل ان مصطلحات کے  
 مفہوم میں داخل ہیں ایسے ہی نسبت بر ذیل کی جدا جدا فیض سنی حضرات کی معلوم

ہوئی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر دوسری دلیل ملا کہ رسول ربی علیہ

## نکتہ

رسالتا کا ایک مرید پہر مانگ لکھا ماہر ماہا چماچہ مراد آمار

میں ہی آثار سدا اسکو لقا دی گئی اسی کہا ہیں اس اس میں حضرت صاحب کے

ماہر آئی فرما کیا حجت کرے ہو اسی کہا پہر مانگ لکھا ماہا ہوں حضرت نبی فرما ناؤ ہم

لکھدیں اور یہ تحریر کر دیا کہ وہ دانا ہے کہ میری ہیں دینے سے تجھی

لدت خود سے پہر مانگ مگایا محکو کہ وہ مرید قدوس گر اور کہا میری سیری

ہو گئی میں تو حاما ہا کہ ہندوستان حالی ہو مگر ہیں جب وہ اسے سر کے پاس گیا تو

صورت دیکھتی ہی آہوں لے کہا کہ مولوی مراد آما دی لے پہر مانگ لکھدیا ہو گایا

دکڑ حضرت مرید سے سنا لطیفہ تاسر لفظ میں کیا کلام ہے کہ العین حق

## تلکرا

مولانا مولوی محمد علیہ صاحب فرما نا کہ میں ایسی مکاں میں ایک مقام

یہ جواب میں ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا محکو ماسہ بچو کے کنار مارک میں لیا اور مسائی

یہ رسولہ دیا صاحب سدا ہوا تو دیر تک اس مقام سے حوسٹو آیا کی اور مولوی صاحب

موصوف لے فرمایا کہ میں اس مسجد میں حضرت محمد اور حضرت عتہ اعظم رضی اللہ عنہما

کو دیکھا کہ تسلسل لائے اور حضرت عتہ اعظم رحمہ لے محکو توحہ دی بعت مولوی صاحب

موصوف اولاد ادا حضرت عتہ یاک رضی اللہ عنہ سے ہیں نقل ہے کہ

اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید ہیں بچکار ہمار کہ تشریف میں

مڑا کرتے تھے تصدیق رسائل راجم کے جو مکر مطبوع ہوئے الفاظ

و عبارت پر کما حقہ نظر نہ ہوئی تھی لہذا ہر بار اصلاح عبارت بحدف و زیادتی الفاظ وغیرہ کرنا پڑے تاکہ ناظرین کو شبہہ واقع نہ ہو اطلاقاً تحریر کیا اور جو رسائل تحریر مین آتی ہیں نظر فیض انحضرت پیر و مرشد سے گزرتے ہیں چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ مین جہان راقم سے غلطی ہو گئی تھی موافق تصحیح فرمائی آنجناب کے مطبوع ہوئی و الحمد **اشارات** رسائل مولفہ راقم مین لفظ اعلیٰ حضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت اور حضرت صاحب مراد انکی خلیفہ اعظم مولانا وسیدنا حضرت فضل رحمٰن مدظلہ اور لفظ حضرت پیر و مرشد سے مراد انکی خلیفہ و خلف الصدق حضرت سید احمد میان صاحب دام برکاتہ ہیں فافہم۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ باہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم! الاحادیث دوست کہ تکرار از کتبیم  
یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ نکات سلوک ہی نکتہ حضرت صاحب  
نماز و ترمین یہ قنوت پڑھتے ہیں کہ اللہم اہدنی فیمین ہدیت الخ **نکتہ** روپیہ قرض کا  
حلال و طیب بلاشبہ ہے لہذا حضرت صاحب بکمال احتیاط کے ہمیشہ قرض سے کہاتے  
ہیں **نکتہ** حضرت فی بنیمبر کا ترجمہ فرمایا یعنی سند یہ لانیوالے اللہ تعالیٰ کی طرف سی  
**نکتہ** ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ لاجل و لا قوۃ الا باللہ یا سوبار اور اول و آخر  
درود سو سوبار راقم کو حضرت پیر و مرشد نے فرمایا **نکتہ** صلائی عام جس کتاب کا

خلاصہ ہی وہ کتاب حضرت مولانا صاحب فی سہ ماہہ سو جالیس میں لکھی ہی ٹکٹہ  
 حضرت حسینی حضرت یروم سعد کو ملاوہ صحاح ستہ کی موٹا اور مسکو لکھی ہی درس فرمایا ٹکٹہ  
 حضرت یروم سعدی و اعلیٰ کشف ارواح کی یہ ذکر فرمایا پہنچ قدوس رب الملائکہ والروح  
 ٹکٹہ حضرت صاحب تہجد میں رفع ساہج میں فرمائی اور حضرت محدوی ہی اس  
 موصول ہی ٹکٹہ حضرت صاحب اگر سورہ احلاص سوار ٹہری کو فرمائی ہیں اس کو  
 ماخوذ دو لوگ ہی ٹہر سکے ہیں ٹکٹہ حضرت صاحب فرمایا یہ وہ مسجد ہے جہاں  
 حضرت عونت پاک رہا اور حضرت انعام الدین ادلیارم آئی ہیں ٹکٹہ مولانا مولو  
 محمد علی حسینی لعل کیا کہ حضرت صاحب لڑکس میں یوسف ربیعہ ٹہری ہی اس وقت  
 آب کو حضرت یوسف علیہ السلام سی فیس آتا تھا ٹکٹہ دوسری مار راقم حاصر  
 خدمت حضرت کے ہوا اس وقت ار ساد فرمایا ہا سورہ کہف روڑ جمعہ ٹہری کو لکھا  
 فواہ بہ ہیں اور چار رکعت سب لعل عیسیٰ کہ تو اب عبادت سب قدر کا آں میں  
 اور دو رکعت لعل دتر کے ٹہر اور فصلت ہی کی فرمائی اور ادا کا صبح و سام اور وقت  
 خواب کی اور اذکار حضرت حسن حسینی اور مطالعہ حدیب شریف کو فرمایا اور حضرت سرور  
 فی سوار کلمہ طیب ٹہری کو فرمایا ٹکٹہ حضرت صاحب لعل ادا ہی عرض جمعہ کے حضرت  
 سب ٹہر کرتے ہیں اول جاز ہر دو ٹکٹہ حضرت لعل سلام مار ورس کے اکثر دعا  
 یڑیا کرتے ہیں اللہم انت السلام و معک السلام تارکت یا دا الاحمال والا کرام ٹکٹہ  
 حضرت یروم سعدی لعل فرمایا کہ کسی زمانہ میں حضرت صاحب فی تنوی فرمائی ہی اسکا

اول متعین یہی **س** اسی شہ آفاق شیرین داستان **نکتہ** حضرت صاحب

فی ایک عریضہ پر راقم کی تحریر فرمایا دورانِ باخبر نزدیک دتر دیکان بجز دور و قرب عانی  
 قرب مکانی در کار نیست **نکتہ** رسالہ شہرہ آفاق کو ایک صاحب مسجد شریف مین  
 دیکھ رہی تھی حضرت صاحب فی فرمایا یہ کیا دیکھتے ہو انہوں فی عرض کیا شہرہ آفاق  
 آپنی فرمایا کہ اسکو رکھو ادب سی دیکھا کرو **نکتہ** میخانہ عشق کو حضرت فی بدل پسند  
 فرمایا اور حضرت پیرو مرشد سی پڑھو اگر **نکتہ** رسالہ شہرہ آفاق و فیض رحمانی  
 کو حضرت صاحب فی اپنی زبان مبارک سی من اولہ الی آخرہ پڑھا اور باقی رسائل کو  
 فرمایا کہ ہمینی سب دیکھ لئی **نکتہ** یہ اشعار راقم کے حضرت پیرو مرشد کو مطبوع  
 ہوئی اکثر زبان مبارک سی پڑھتے ہیں لہذا تحریر ہوتے ہیں **س**

بیٹھی بٹھلائی اٹھا کرتے ہیں ہم  
 ہر کسی سی کب کہلا کرتے ہیں ہم  
 وارداتِ دل لکھا کرنے ہیں ہم

اُسکے آنیکا بند ہار ہوتا ہی دھیان  
 ایک بلبل ہے ہماری راز دان  
 شاعری مد نظر ہم کو نہیں دے

**نکتہ** حضرت پیرو مرشد فی فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی رنہ کعبہ  
 مین جا کر نماز پڑھا کرتے تھی ایک مرید فی التماس کیا تاکہ آپکی ہمراہ وہ بھی حاضر کعبہ  
 ہو آپنی فرمایا یا حی یا قی پڑھتا ہو ہماری ساتھ چلا آوہ آپ کی ہمراہ روانہ ہوا سمندر  
 ہر اسکو خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہی اُسنی یا حی یا قیوم پڑھا پس ڈوبنی لگا الغرض پھر  
 اُسی طرح پڑھتا ہو آپ کی ہمراہ بسلا مت پونچ گیا وہاں آپ سی اس کا سبب دریافت



کیا تو اسی فرمایا کہ لوٹ رہاں صاف کی اور میں نے اس کو صاف کیا نہ کہ راقم نے  
 بہرہ راعیاں اور قطعہ نظم کی کہ حضرت صاحب کی خدمت میں ارسال کیا مہا  
**رباعی** آنکس کہ در مرعوب آگاہ است ہمارو روی نو اور اسوئی حق  
 راہ است ہر حتم تو سواد قطعہ مادر دہڑا روی کسیدہ بدسم انداست ہ  
**رباعی** آرا کہ حر کو چہ عریاں است ہر روی نو اسوار در انداست ہ  
 آیات الہی سب خطر حصار ہر روی نو مگر ماحہ قرآن سب ہر قطعہ  
 آن حال چہاں کہ داب دارد ہر واں داب جہا صفات دارد ہر سک نیست  
 صحیح و دس ہر بسیار مقطاع دارد ہر اس ملتئمہ حضرت بی بحر فرما  
 اور فصل رحمت سلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ حر اکم اللہ حر امر و ما را تعظیم نموده ماسد بعد ازاں  
 حضرت بیرو مرشدی بھی ایسے دستخط سے مرید فرمایا نہ کہ ایک محدود دہلی میں  
 ہا صاحب کوئی نعمت حاصل کر کے او دہر سے گھر را وہ سلب کر لےا تھا حضرت صاحب  
 دہلی سی آئی بھی وہاں اسی دفعہ کما وہ محدود آنا اور اصرار کیا کہ میں کسی کسی  
 کر دنگا بھی انکار کیا اسی ماما آخر کار اسی میں مارا اسکو بجا ڈو مایہ مذکورہ راقم نے  
 حضرت بیرو مرشدی سنا اور اسی حضرت صاحب سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم ہے۔

**مطلع قرب ہی وار وار** آیۃ السد نور السموات والارض کی نکات واسرار  
 مکتوبات حضرت ایشان رف و علم الکتاب سی ظاہر و باہر ہیں۔ راقم کو جو اشارات نمایان  
 ہوئی نور احمدی میں مذکور کئی وار وار نالہ عند لیب میں حقائق بعض معاملات اخروی  
 مانند حقیقت میزان و پل سراط وغیرہ کی مذکور ہی راقم فی فیض سی حضرات کی حقیقت  
 کو ثروہ جنت وغیرہ تحریر کی و سد احمد وار وار مقامات کشف حضرت مجرب رضی اللہ  
 ولایات ثلثہ و کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزمی و حقائق الہیہ یعنی حقیقہ کعبہ و  
 حقیقہ قرآن و حقیقہ صلوٰۃ و معبودیت صرفہ و حقائق انبیاء یعنی حقیقہ ابراہیمی و موسوی  
 و محمدی و احمدی ہی اور مکاشفہ اخیر لائقین ہی و اسد اعلم وار وار و کنت کنزا  
 مخفیاً فاجبت ان اعرف فخلقت الخلق لہذا حب کو تعین اول فرمایا ہی وار وار  
 بناتمام ازواق و مواجید و احوال و کیفیات کی علم پر ہی توجس طرح پر علم رنگین ہو جاتا ہے  
 اوسی طرح کی آثار مرتب ہوتی ہیں وار وار حسن معاملت یعنی اچا برتاؤ وار وار  
 کلام میں ایک آن ادا ہوتی ہی جسکو بجز اہل قرب کی دوسرے مفہوم نہیں کر سکتا لہذا فہم  
 بزرگان دین کا جو آنحضرت صلیم سی اقرب ہیں زیادہ تر مستبر ہی وار وار استقامت  
 ظاہر و باطن نشان صریح قرب کا ہی وار وار حکمت یعنی ترکیب دنیا علم نافع کا مناسب  
 وقت و حال و استعداد کی و اسد اعلم وار وار وصول الی السد اور قرب آنحضرت صلیم  
 کا ہر ذیل کی نسبت میں جدا ہی وار وار سلوک حرکت علمی کو فرماتی ہیں جو مقولہ  
 کیف سی ہی و اسد اعلم کیف و کم کو دیکھ اوسی بی کیف و کم کہنی لگے

حب حدوت اساکہلارار قدم کہی کی **وارو** صالحین و سہدا و صدیقین و سب  
 اولیاء اللہ ہیں لیکن صدقن کا کارا و لیا ہیں انکو وہ مرگ نہیں پہنچی **وارو**  
 لغای الہی ہمار میں ہی کہ واہما الکبیرۃ الاعلیٰ الحاسعین اللہ یس  
 بطون اہم ملاحوا و اہم و اہم الیہ ماحصون **وارو** اہل  
 سست ایک دوسری کی سست ادراک کرتی ہیں کہ اللہ میں مرآۃ اللہ میں **وارو**  
 اقسام سست مثل سست لوحید و سب محبت و سب معاملہ و سست معرفت و غیر  
 بہت سی مروج ہیں خواہل سلوک کی بیان کئی ہیں **وارو** حضرت حلیل اللہ  
 علی سدا و ملکہ السلام کی جو حضرت حزریل سی اسم مبارک اللہ کا سانی اصیاء ہو گئی اور  
 امام گہر بار و غیرہ دبا منظور کر لیا ہی فای قلب ہی جو ہر رنگوں کی فرمائی ہی اور  
 اسمحیل کی روح کا مرزاں صادر ہوا وہ ہی ہاں لیا ہی فای نص ہی ہر اللہ تعالیٰ کی  
 حدیہ مصر کیا و حدیۃ ملاح عظم **وارو** جمع اسد ادا ماسکر و صحو  
 و عہدہ کی جائز ہی جیسی کہ اسان مرکب عامر اللہ سی ہی جاہم **وارو** اہل سلوک  
 کو جواب اور حالت مراقبہ اور بیداری میں ریاضت امتیاد و ملائکہ و اولیاء اللہ کی  
 ہوتی ہی **وارو** ادراک جو ہر عقل ہی لہذا ہی اور ملید اللہ ہیں کو کمتر ہوا ہے۔  
**وارو** ملائکہ کو اللہ تعالیٰ سی سب مالکیت و ملکیت ہی اللہ اعلم **وارو**  
 جہل کو کمال معرفت فرمایا ہی کہ ماعرفاک حق معرفتک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين  
والحمد لله رب العالمين **الفصل بعد** یہہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **فہرست**  
**ارشاد** ہی ابتدای ارادت سی کچھ احوال گزشتہ کا بیان منظوری کہ آغاز سن  
شعبی راقم فی نام حضرات کا ثنا اوسی زمانہ سی اشتیاق زیارت داسگیر دل تھا اور  
واقعان حال سی اونکا تذکرہ سنا کرتا تھا اور اوسی عرصہ میں اتفاق ار سال عراق  
کا بھی ہوا چنانچہ آپ جواب شانی دستخط خاص سی فرمایا کرتی اور اکثر عالم رویا میں باریات  
عالیہ سی مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایک بار قبل حضوری خدمت حضرات کی زیارت سراپا  
بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سی بھی بہر دور  
ہوا جسکا سہان اب تک آنکھوں میں ہی اوسی ذوق شوق میں ایک غزل بھی زون کے تھی

فدا ہی شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او	ورای نفسم آفاق می تازد سمنداو
ہزاران بھری پایان بکام جان اوریزان	زبانش لعلش گویان زہی طرف بلند او
خدا جویند گان زانی تکلف میکشد بالاؤ	رسا افتادہ بر بام شہود حق کمنداو

یہہ اشعار اوسی غزل کی ہیں سخن مختصر پانچ برس کی قریب اسی اشتیاق میں صرف  
ہوئی اور اتفاقات زمانہ سی اوہر جانانہ ہوا حتی کہ بمقتضای من جد و جدا ایسے  
اسباب واقع ہوئی کہ عقد راقم کا اطراف او میں قرار پایا حضرت پیرو مرشد کی خدمت  
میں بھی اطلاع کی از روی کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تقریب عقد میں  
آئی بعد ادا می رسم نکاح تین روز وہاں رکھ کر آپ کی ہمراہ روانہ مراد آباد ہوا سندیلہ

کی طرف سے حالی کا الحاق ہوا حسب مراد آداب میں یہو حکمران شریف میں ہم حاضر ہو  
 حضرت یرومندی گہر میں جا کر آپ کو حصر کی ادل میری خواہد سوقت موجود تھی  
 ایسی ہلکو بھی تشرکاؤں کو ہی کہا یا اوس کے بعد اب گہر میں سی اگر حجرہ شریف میں  
 حوصلہ مکان اور مسجد کی داہی طرف ہی رونق افروز ہوئی راقم ہمراہ حضرت  
 یرومندی کی دیدار برانوار سی مشرف ہوا فرمایا کون ہی نام عرض کیا ار رومی الطان  
 وسدہ یرومندی ایسی اٹھ کر معاملہ سی سرور فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو ایسی محبت  
 اور اتباع سنت دی ہر حضرت یرومندی کی خدمت میں ٹہرنی کو ارشاد فرمایا اٹکی  
 توجہات ماطس سی ہی مشرف ہوا سلطان الدکر پر توجہ فرمائی بد کرتام لطائف سی  
 محسوس ہوا مابہا العرص ایک شب دور در ہر حضرت کی لوت آئی اتنا ہی راہ  
 میں سعودی کی کیفیت پیدا ہوئی اور اتحاد محنت سی سیدہ دولی لہر یہ ہو گیا استعا  
 عا سقاہ موجب ترقی دوق سوق ہوتی ہی مکان میرا کر صبح و شام آب کی طرف  
 متوجہ ہو کر فیصیاب ہوا مابہا اور سب دور آب کی صورت میں نظر ہا کرتی ہی  
 اور آگاہی کو اس سی کمال فوت پہنچتی ہی ایک عرصہ اسی طرح گزر گیا ہر علاقہ سیای  
 سی فی اختیار ہوا اور بحس تدبیر اجارت حاصل کر کی حاضر مراد آداب ہو کر تدمرس  
 ہوا حضرت صاحب مسجد کی کمارہ تشریف رکھتی تھی حضرت یرومندی مدبر مسجد کی  
 ہی آب بی ادل کو آوار دی وہ ہی تشریف لائی ریارت دو دو حشرات کی یک ما  
 حاصل ہوئی ~~مسجد~~ مادہ و عودہ ساتی شدہ مکی ہر دو روز ہوتی را نا کہ مرد

یاد اب ازینہا سر دودھ اُسکی بعد حضرت صاحبِ صحنِ مسجدِ من شریف فرما ہوئی اور مراقبہ اور  
توجہ خاص فرمائی راقم حضرت پیر و مرشد کی ساتھ آپکی توجہ باطن سی سرافراز ہوا سینہ  
برکات و فیض سی معمور ہو گیا پھر الحمد للہ کہ آپکی نگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت ہوئے اُسکے بعد  
توجہاتِ عالمیہ حضرت پیر و مرشد سی ہی مشرف ہوا اور بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب  
طوبہ جائیں گے اور بہت سی مفوظات اور فیض ارشاد سے حضرت کی بہرہ ور ہوا چنانچہ کسی قدر  
رسائل میں بیان کئی ہیں الغرض جب وہاں سی رخصت ہو کر مکان پر آیا حالات انشراح  
و جمعیت و حضور شامل حال رہتی تھی اور موافق ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و  
اعمال ظاہر سجا لاتا تھا ایک درود فرمایا تھا اُسکی برکت سی وقت خواب دربار بھی دیکھا  
جہین مجمعِ کثیر تھا دوسری بار خواب میں روضہ مبارک جناب رسالت پناہ صلیم کا  
دیکھا اور حضور ہی جمالِ پاک و زیارتِ شیعین رضی اللہ عنہا سی ہی مشرف ہوا جو سرور اور  
احوالِ اسوقت طاری تھا بیان اُسکا کس زبان سی کرے بالجلہ ایک عرصہ اسی طرح  
اشغال و اعمال سی معمور گزر گیا بمقتضای استعداد عبارات و تذکرہ مقامات سلوک کے  
دیکھنے کا یہی شوق تھا اور زبان پر بھی یہی گفتگورہا کرتے تھے حال و قال میں بسر  
ہوتی تھی لیکن کوئی وجدانِ مخبر بیان نہوتا تھا حسن اتفاق سی ایسی اسباب پیدا ہوئی کہ  
بحسب التماس راقم کے حضرت پیر و مرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوئی اور اپنے  
قدومِ سیمنت لزوم سے مالالال فرمایا توجہات و عنایات خاصہ مبذول کی بشارت  
مقامات بھی بکر فرمائی کہ ہمیں تجکو سب دئی لیکن رو برو آپ کی اسوقت تک کوئی

انکشاف ہوا ہوا انکشاف حدیث کیا اور مایا بہاری صحت میں مس پہلجائی گا انھی کہتے  
 حجاب صوری آب سی واقع ہوا مرافعات ہی بحسب معمول کیا کرتا تھا اور رابطہ مافی  
 ہی بہت غالب تھا حد ایام گزری کہ وحدان درجہ عیاں پہونچ گیا اول امام امام  
 سلوک کہ طریقہ حضرات ہر ان کنار کے صفا کہ معلوم اولوالانصار ہیں مسکتف ہوئی  
 اسکی بعد اسقدر حقائق اور معارف اور اسرار کہلی کہ اسکی تحصیل کو ایک ہفتہ  
 چاہی **س** گر مرتب میں رہاں سود ہر سوئی بیک شکر تو اہر ہر  
 سوا لم کردہ انکشاف و حالات و دروہ، ریعہ عرائس کی ارسال حدیث حضرت  
 یرو مرشد کرتا تھا آب حضرت صاحب کو بھی دکھلاتی ہی اور علاوہ انکشاف مذکور  
 کی جسوری آنحضرت صلعم دریافت اکابر ہی بطور عیاں حاصل ہوئی جسکی ساں  
 کے لئے فرصت درکار ہے اس رہاں مگر ارتاوقت دیگر سمجھنے والی الا انہم  
 کو انعام حاضر ہویکا حدیث حضرات ہیں دس بار ہوا اور دوا حضرت  
 یرو مرشد ہی رہاں شریف لائے فالحمد للہ علی آلہ۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم **نغمہ شہود** مسل ہے انواع بسیار  
 الحمد للہ الہی نور العالم سورۃ والصلوۃ والسلام  
 علی حبیبہ الہی اطہر کمالانہ بطہورہ وعلی آلہ واصحابہ

و اتباعه و احبابه اجازت نامہ پیری و مریدی۔



اجازت دارم  
فصل رسد  
غفر اللہ لہم

عزیز از جهان راحت روح روان سید نورالحسن صاحب  
عنا تکم  
زادہ

جناب اعلیٰ حضرت قبلہ عزیز از جهان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہذا بطور سند  
مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقہ عالیہ نقشبندیہ وقادریہ اجازت است  
بدین طور مرید کنند یعنی در طریقہ حضرت شاہ محمد آفاق ہیئت نمایند توجہ وغیرہ  
داوہ باشند اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم۔

احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی بقلم خود

طریقہ چشتیہ میں ہی لوگ حضرت سی مرید ہوتی ہیں صالحین واصلان جنب

میں جیسا کہ قرآن شریف میں ہی اور حدیث میں آیا ہے کہ اعدوت لعنہ دے

الصالحین مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محبت

خالص کا بیان یہ قول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ من ذاق خالص حب اللہ



استوخش عما سواد توخت اور حر و قسور ہی ماسوا میں ہی فوق است عرش رگس ہے  
 اور ار و لح سہدا قمار دل عرش میں رہی ہیں لہذا عروج انکا بہت ہی جیسا کہ مناسب  
 صدائیں کی بر دل ہی لہذا و خلقت ہوتی ہیں اہل عرفاں پر حقیقہ کلمہ و حقیقہ صلوة  
 و جمیعہ صوم و حستہ ج و حقیقہ رکوع ہی کمال حالی ہی حقیقہ لوحی و حقیقہ  
 عسوی ہی حقانی اندام میں سکنت ہوتی ہے ہر ظل ایسے اصل ہی ستیعہ ج  
 اور اصل اصل الاصل سے منتہائی مراتب کوئی و انہی رات رب العلیین ہے  
 کہ ان الی ربک المہی وسائل الارم عالم اسباب ہیں لطائف حیر  
 اصول استعداد نوع اسباب ہیں ماہم ذکر لطائف مصید یادداشت اور وسیلہ  
 آگاہی ہی کثرت مرادہ سی اکتاف ملک و ملکوت ہواہی کما تقرر کیمیا کی لہی  
 اکثر دستیاب ہوجاتی ہیں لکن حصول تقدیر سے ہوا ہے قومی بحد و جہ  
 گرفتہ وصل دوست ڈ قومی دیگر حوالہ تقدیر می کنند اولیاء اللہ کوشہدا  
 کا مقام رمدگی میں حاصل ہوجاتا ہی موعود مومنین انکا تقدیر وقت ہے قیومیت  
 اسم الصوم کی سب ہی ماہم سلطانی لے مرایا محنت صفاتی ہے اور محبت راتی  
 محنت صفاتی میں کسب کا دخل ہے اور محبت راتی محسوس ہے سلطانی  
 ی مرایا ولایت ایانی و عرفانی کو روال حائر ہے ولایت احسانی کو روال نہیں  
 سیدہ کی نود ماہد دیدہ ڈ سلطانی ی مرایا عشق اولیا  
 کا اکی عقل مرعاب ہوتا ہی حضرت حواہ لفتند رمی مرایا کہ ہمے

جو کچھ پایا فضل الہی سی اور برکت سی عمل کرنیکی آیات و احادیث پر اور اقتدای صحابہ کرام  
سے پایا اور فرمایا کہ ہمنی جو کچھ پایا علو نعمت سی پایا اور حضرت مجدد رضی فرمایا کہ ہمنی جو کچھ  
پایا بقدر اتباع سنت پایا اور بعض اکابر فی فرمایا کہ ہمنی جو کچھ پایا بدولت درود اور  
توجہ مجدد کے پایا اور حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ پایا غلبہ محبت پیران  
کبار سے پایا بالجملہ اذ اراد اللہ شیئا ہیئاً اسبابہ **حضرت** خواجہ ناصر رضی والدہ  
ماجدہ کی طرف سی اولاد اجداد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہیں اور آباؤ اجداد  
کی طرف سی نسب حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے **رسالہ**  
واردات در دین فرماتی ہیں۔ سخن است کہ باب ہدایت کشودہ ڈ و سخن است  
کہ فوائد خموشی بیان نمودہ ڈ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ و بارک و سلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا مؤلف  
**شیخ عظیم** ہی قال اللہ تعالیٰ فی ذکر سلیمان علیہ السلام و کان  
نیذاذ الملک و الجبروت و تفقد الطیر فقال مالی لا اری الہد ہام کان من الغائبین  
لا عذبہ عذاباً شدیداً و لا ذبحنہ اولیائینی بسلطان مبین اقول و اللہ اعلم ان فی کل  
آیۃ من آیات اللہ اسرار عجیبۃ کما در فی الحدیث و انما الظہر علی اہل الباطن فیرون  
بنور الفراستہ ما لا تدرک بالابصار الا ببصیرۃ القلب و انا اشیر الی ہذ منہا مما

طمس اسمه سبحانه لطيف حليم فمكت غير بعيد فقال احطت لما لم يحط به وحشيتك من سائر  
 من انفس فكذلك الطالب لطيف الى عالم القدس بحاجي العلم والعمل في عقده السالك  
 اس هو فادار ح من مقام العروج متى عن السما القدس باعاس حيا الى وحدت  
 امرة ملكهم واديت من كل شيء ولها من تسليم كانت المرأة لطيف اديت من المال الحما  
 خطا وافراد حها وقومها يسجدون للشمس من دون السور من لهم الشيطان اعماهم  
 فسدهم عن السيل بهم لا يهتدون الا للسجد واسد الذي يخرج تحت في السموات  
 والارض ويعلم ما تحبون وما تظنون اسد لا اله الا هو رب العرس العظيم كذا ايتاها  
 ملكوت السموات والارض ومن آياته سبحانه الشمس والقمرا في الحصور لا تلتقون  
 اليها ولا يحسون الا ظليين ويظنون اسد تعالى حالها مخلصا الذي يطر السموات  
 والارض ويومنون بالعبث قال سطر اصدقت ام كنت من الكاديين اذهب كمال  
 هذا فالتق اليهم ثم نزل عنهم فالظر اذ ايرحون فهدا يد هبون الملائكة لسحب  
 الاعمال الى حشرة القدس قالت يا ايها الملوك اني التي الى كتاب كريم وهكذا  
 يلاحظ لسحب وفيها ما صدر من الادكار والاعمال في اشتياق لقاء سبحانه  
 اء من سليمان واء لسم اسد الرحمن الرحيم الا تظنوا على واتوني مسلمين وهكذا  
 من السران العظيم وعمواء لسمه الا تظنوا على اسد بالسوس الامارة وكولوا مسلمين  
 بالاسلام بحققي وهو صلاح ائتلت اطميان لفس قالت يا ايها الملوك اتوني في امري  
 ما كنت تاطعة امر حتى تشهدون فالواحد والواحدة والواحدة اسد يد والامر اليك

فانظري يا ذاتا سرين ولا ترج في ان ذكر معاملة الله بالعباد ومعاملة العباد بالله ما يطابق  
 بهذه الآيات وما ذكرك الاتسبيه المعاملات لا تشبيه اهل المعاملة تعالى الله عما يقول الظالمون  
 علوا كبيرا فما يناسب هذا المقام ان الملائكة اعلى من الشهود ون يقطع الامر على رؤسهم  
 وهكذا من عباد وسجانه وتعالى قوم يشابهونهم بنفوسهم القدرية وتطهيره تعالى  
 اياهم عن الرذائل البشرية فهم ينزلون منازلهم ويعامل بهم ما يعامل بالخاص من  
 الملائكة والقول في ذلك له موضع آخر قالت ان المملوك اذا دخلوا قرية افندوها وحملوا  
 اعزها اهلها اذلة وكذلك يفعلون هكذا سلطان المحبة اذا دخل في القلب والقالب  
 جعل لنفس الامارة بالسور ذليلا في نظر المحب ويذكرها بالانجذاب الى المحبوب والى  
 مرسله اليهم بهدية فناظره ثم يرجع المرسلون قالت لامتحان سليمان عليه السلام  
 فارسلت اليه المال واسباب الجمال فلما جاء سليمان قال قد وزن ماله فما اتاني الله  
 خير مما اتاكم بل انتم بهديكم تفرحون وردني الحديث الغنا غنا النفس والمحب يستغنى بالمحبوب  
 عما سواه ولا يلتفت الى الدنيا ولا يطلب الآخرة ايضا لا يشوق لقاء تعالى فقال  
 سليمان ارجع اليهم فلما تبينهم بجود لا قبل لهم بها ونخر جنهم منها اذلة وهم صاغرون قال  
 ذلك بتأييده تعالى اياه وهكذا يتفخرون اهل اللوالية بسلطانه تعالى وسجانه ولا يعلم  
 جنود ربك الا هو قال يا ايها المملوك ايكلم يا تثنى بعشرتها قبل ان ياتوني مسلمين قال  
 عفريت من الجن انا اتيك به قبل ان تقوم من مقامك واني عليه لقوي امين كان الجن  
 تابعاله وكثير من خلق الله واعطاه الله الملك لا ينبغي لاحد من عبده قال الذي

عده علم من الکتاب اما ایک نه قبل ان یزید الیک طرفک کان ہذا الرجل ایہ نصف فریر  
 سلمان کان عالما باسماء و تائیر کلامہ ظہار آہ مستقر اعد مال ہذا من فصل علی لیلوئی الشکر  
 ام اکرو من شکر فاما شکر لقصہ و من کفر فان رنی عی کریم لا یقص ملک العصیان لا یزید  
 الطاعة اما مرجع ماصد من اللسان علیہا ان شکر اللہ اطاعہ باساع رسولہ صلاہ فاما مرجع داک  
 الیہ فیتقرب الی اللہ و لا انحاث الیعم و ان لم یسکر فاما مرجع الیہ فیکون بعد اس اللہ  
 و یدخل النار و دالہ سہا قال مکر و الہا سہا سطر اہتدی ام کون من الدین  
 لا یہتدون قال داک لا امتحان لعقل فان لعقل نور فی الانسان یضی سہیل الیہ  
 فلما حات قتل الیہ اسرتک قالت کایہ ہوا و دیا العلم من قلبہا و کما مسلمین بکرا  
 یساہدون اہل الناس الوار العرق و لا سہیل الی داک الا العلم السامع و ہو  
 علم القلب ہذا عام العالم باللہ و السمع و البصر من آلات العلم و صد ہا کات  
 قصد من درن اللہ ہا کات من قوم کافون ہذا حاصل مقام السوء و سہو اللہ و  
 الی اللہ و توحیدہ میل لہا اذ حالی السرح فلما ماتہ حسدہ لمح و کسفت عن سابقہا قال  
 اہ صرح محمد من قوائیر قال رب الی ظلمت نفسی و اسلمت مع سلیم و رب العلیین  
 و ہذا ایضا کان لا معاہبہا معشرت من الادراک و اقرب لقولہا اسلمت اسہی اردوا  
 من الاشارات و القرآن بحر عظیم لا العصام لا سرورہ و تفرقا اللہ و ایاکم لغیرہ رمورہ  
 و مساہدہ الوارہ و ہذا المودح مما ورد فی ظہری من برکات شیو حیا السادات و اما  
 فی الطرہ بیج السائح عوت الرماں محو حلاق حسرة الساہ محمد آفاق الدہلی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفۃ الاعظم فی ہذا الاوان قطب الاقطاب ملاذ الشیخ و الشاہ سیدنا  
 و مولانا فضل الرحمن مد اللہ ظلہ الاعلیٰ و خلفہ الصدق الذی ہو وارثہ بجمع کمالاتہ  
 و حاصل لواہ فضلہ و برکاتہ مولانا و مرشدنا احمد امام اللہ فیوضہ بلبنا و انا الفقیر الیہ  
 نور الحسن کان اللہ حررتہ فی جلسۃ واحدۃ لیلۃ ثمانیۃ عشرین فی شہر رمضان ۱۳۰۶ھ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام اللہ و خیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد یہ رسالہ  
 راقم کا موسوم بہ **حاصل کلام** ہی واضح ہو کہ راقم کی نظر سی جو کتب تصوف  
 گزریں اور کوائف مندرجہ ذیل جو مفہوم ہوئی کسی قدر تحریر کرتا ہی کہ منجملہ اون کی  
 احیاء العلوم و کیسای سادات تصنیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر مقام نظر سی  
 گزری اپنی باب میں ایک دستور العمل اور روانی بیان میں مغرب المثل ہی لیکن طرز  
 سلوک مناسب طریقہ قدما کی ہی اور منجملہ اون کی فوت القلوب تصنیف ابوطالب مکی  
 رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہی اُس کی بھی چند مقام سرسری طور پر کسی  
 عرصہ میں دیکھی تھی **تذیل** قدما کا طریقہ منتظم نہ تھا سید الطائفہ حضرت جنید  
 بغدادی رضی اللہ عنہ اول مقنن قوانین طریقت ہوئی اور بعد اون کی اکثر تصوفیہ کہارنی  
 اونکا اتباع کیا ہی انتہی اور منجملہ اون کی فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رضی  
 اللہ عنہ کی اپنی باب میں بی نظیر ہی اوس کی بھی بعض مقام نظر سی گزری بی مناسبت کاملہ کی

اسکا جہم دسوا رہی اور وہ علم رسمی ہی محل کر مالا حاصل اور قلندر اہل توحید لی حال توحید  
 اعدادی ساقط ہی اور محملہ اوکی گلستاں لوساں حسرت شمع سعدی رحمہ اللہ کی غلب  
 عام فہم خاص لب ہی توساں میں اسی مرتد درگوار کا قول لعل ورمائی ہیں **س**  
 مرا سردامای مرشد سہاپ ، دو اندر و فرمودہ روی آپ کے آگے آگے رجوع میں  
 ساس ڈوگر آگے رجوع میں ساس ڈو اور محملہ اوکی تسبیح حسرت مولانا قاسم  
 علیہ الرحمۃ کی خصوصاً لغات الاس جو تذکرہ مسالٰح میں ہی اگرچہ بیان محل ہی لیکن بہت  
 معتبر ہے ذکر یہاں طریقہ تصدیقہ از حسرت مارید سلطانی رہ تاحسرت حواحد  
 عند اللہ احرار رہ جو اوکی سیرحت ہیں بیاں کیا ہی اور محملہ اوکی تذکرہ الاولیاء  
 تالیف حسرت فرید الدین عطار رہ کی ہی مولانا ماروم رہ ورمائی ہیں **س**  
 بہت تہر عسرا عطار دیدہ ؛ ماہ سورامد رحم مک کوچہ ایم ڈو اور محملہ اوکی موسیٰ حسرت  
 مولانا ماروم قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص ومام ہی عیار راجہ بیاں او سکھ ہی حاجا  
 سی مطالعہ کما اسکی ترویج اور حل اسرار ہی اہل علم لی تحریر کی ہیں مگر یہ ضرور ہیں  
 کہ وہی مراد سکالم ہو ہاں موافق ایسی یاقت و صاحب کی ہر ایک فی بیاں کیا ہی اور محملہ  
 اوکی رسائل طریقہ تصدیقہ ہی سالہ قدسیہ ہی نظری گرا حسرت حواحد مجہ پار سالہ  
 حسرت ماہ تصدیقہ رضی اللہ عنہا ہی آپ کی تصویحات کی سرج ورمائی ہی اور رسول اللہ  
 ہی نظری گری حکما حوالہ مکوات امام رمانی ۲ میں دیکھا گیا اور محملہ اوکی مکوات  
 حسرت امام رمانی محمد دال فانی سی اللہ عنہ و مکوات حسرت ایساں قدس اللہ سرہ

آیت بنیہ اونکی فضل و کمال پر ہی اور منجملہ اونکی کتب مستندہ طریقہ مجددیہ میں سے  
حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنی برکات احمدیہ تالیف خلفای حضرت مجدد  
رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی صاحب رضی فی خلاصہ ان دونو کتاب  
کا فرمایا ہی اور منجملہ اونکی روضۃ القیومیت کتاب مبسوط تالیف خلیفہ حضرت قبلہ  
رضی اللہ عنہ کی ہی ذکر مشائخ مجددیہ تا حضرت قبلہ عالم و خلفائے آنجناب ہی لیکن  
بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفائے حضرت مجدد رحمہ نقل فرماتی ہیں یہ بزرگ اون کو  
زیادتی صریح اور دعویٰ فضیلت حضرات موصوف کا تمام مشائخ سلف و خلف پر  
روایت کرتی ہیں اگرچہ اکابر مجددیہ فی اظہار کمالات مہربوبہ و معاملات مخصوصہ اپنا  
بہت کچھ فرمایا ہی لیکن دعویٰ فضیلت کا تمام قدام و متاخرین پر ثابت نہیں باوجود  
اسکی ہم کہہ سکتی ہیں کہ بمقتضای فرط محبت اونکو معذور رکھنا چاہی لیلی را از در پچہ  
پشم مجنون باید دید اور فہم ہی ہر ایک کا مختلف ہوتا ہی خصوصاً معاملات باطن ناگزیر  
ہیں جسمین اکثر خواص حکم عوام رکھتی ہیں اور یہ عذر صحیح ہی ہم کر سکتی ہیں کہ اکثر صالح  
مقتضای المرئیس علی نفسہ و حکم ظنوا المؤمنین خیرا عمل رکھتی ہیں تو جائز ہی کہ ناقلاً ان  
خباہر کو ایسا ہی جانکر حکایات طولانی کو تحریر کیا والدہ اعلم اور منجملہ اونکی ریشحات عین الحیا  
ذکرہ مقبر بزرگان نقشبندیہ کا ہی لیکن بعض روایت پر اوسکے حضرت مجدد  
رضی اللہ عنہ فی کلام کیا ہی اور منجملہ اونکی رسائل طریقہ منظرہ یہ مانند رسائل سبعہ حضرت  
شاہ غلام علی صاحب رضی و مقامات منظرہ یہ نظر سے گزری اور معمولات منظرہ یہ انفاس الکا



و غیرہ مالت سادہ علم اللہ صاحب رحمہ اور ار سادہ الطالین و غیرہ تصانیف حضرت  
 ماضی سادہ اندریالی ہستی رحمہ اور رسالہ کلمہ الحق مولوی غلام محیی صاحب رحمہ کا توحید  
 وجود و ہود کی اعتقاد و مطالعت کی باب میں مع تقریظ حضرت مرزا صاحب رحمہ لفظ  
 سی گرا اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ ابوسعید صاحب رحمہ کا کواکب و انکشاف  
 مقامات سیر و سلوک میں تحریر فرمایا ہے آؤد مجملہ اوکی مالتہ عبدلیب تصنیف حضرت  
 خواجہ محمد ماسر رحمہ کرامت عظیم السان مصنف کی ہی بحر اس کتاب کی اور کوئی  
 کتاب متوسط تصوف کی مالا سماع اول سی آخر تک راقم کی مطالعہ میں نہیں آئی  
 اور عالم تحقیق میں اسکی سیر سی بہت نفع ہو چکا حراہ اللہ تعالیٰ عا حیر البحر اور  
 تصانیف حضرت خواجہ سرور دین سی علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اُن سارا  
 سادہ و رک رک کار کا ساں سی افراد ہی جیسی کہ حضرت اسان رحمہ کی تحریر مؤید بیاں حضرت  
 محمد قدس اللہ روحہ کی ہی ایسا ہی تصانیف حضرت خواجہ کی مائتہ کلام اول کی  
 والدہ واحد کا کرنی ہی کہ الولد میر لایہ اور مجملہ اوکی تصانیف حضرت سادہ ولی اللہ  
 علیہ الرحمتہ ماسد حجۃ اللہ العالمہ و موصی البحر میں و ہدایات و ہدایات الطاف اللہ میں  
 دال بحمل و عمرہ لطریسی گری ساں سانی علوم ظاہر و باطن کا ہی علاوہ انکی  
 اور ہی کسب حاجت ہی مطالعہ میں آئیں اس وقت جو حاضر دہیں بہا تحریر کس  
 ماحملہ فصیح الہی العطایع مدیر ہیں اور بہر مسل فیس کوئی کی فیس ار سادہ ہی سہل  
 ہی **س** درس آئہ طوطی عصم دستہ اندر از استاد ارل گف ہماں سنگ کوئم

# بسم الله الرحمن الرحيم

بیار باد کوثر که در سخن رانی بزیرسایه ذامان احمد مختار نگر بسلسله زلف یار دل بستیم	دہیم نفیہ گلمہا می باغ رضوانی رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی کہ بی سبب نبود انجذاب ایمانی
--	--

اما بعد چند اوراق نظم فارسی راقم کی جو پیش نظر ہیں اولی ہیہ  
اشعار انتخاب کر کی نام اس رسالہ کا **عالم خیال** رکھا امید کہ ناظرین  
مضامین کو اون کی محل مناسب مجسول فرمائیں **ع** والحد عند  
کرام الناس مقبول

حسن بتان ہوش رہا میکشد مرا نیرنگ دلربائی اور انگہ کنسید آوارہ ام زدست دل بقرار خویش در خانقاہ و میکدہ بر یک طریقہ ام	بی اختیار سوئی خدامی کشد مرا گاہی بناز و گہ بادامی کشد مرا در کوچہ ہامی زلف دو تا میکشد مرا اولبکہ سوی خود ہمہ جا میکشد مرا
---	--

بسکہ دیوانگیم راہ بجاسے دارد عقل ہم رشک برد بر دل دیوانہ ما	
--	--

فرصت گوشہ نشستن نہ ہذا ہذا دل وارستہ درین باغ بہاری دارد	آنقدر تند بود گردش پیمانہ ما نہیست پامال خزان سبزہ بیگانہ ما
---	---

ظاہر احاک تشبیم و مالای کسی	رطاب هست دماغ دل دیوار ما
تسو ترانه دل را اضطراب را	
انگس بکا ک ر ل و غود و راب را	
ہر موی من رستہ عشق تو سر خوش است	ار دل ر ل و د تم تو دوق ستیاب را
بر ما ہر بحر فہر دور فراق تو	آساں نمود سختی دور حساب را
یروارہ معانی ما حد عشق او سب	یکسو ہمید بخت خطا و صواب را
سر روی دل کسو د جمال تو عالمی	ہنج آرو ما مد جہاں خراب را
رعانی حال تو در صلح آور دہ	رمد حراب و صومی عالی حساب را
مجنس بر غزل حضرت منظر ہر	
مر آب چون صمد روا لب تحت ما	شد برق سر و گل ناساج در حب ما
ار راہ حتم شد گلر بخت بخت ما	آی سر روی گراں جواب بخت ما
ما آگہ گریہ داد لہاب رحمت ما	
ما را کہ سور عشق در آغوس مردود	راہد بحال سو بختی ما بخت مردود
بیرنگ بر تن حسن تساند جہ بجزد	ما را بر ورتیب و تا یم می خورد
چون بکل تعلق آب را لسن در حب ما	
چون سلساں بہ در مدار بہر را یم	در راہ فقر گوشہ لیس و ما یم

پوسته در سفر بوطن با فراغت بزم	ما دالی قلم و سیر و سیاحتیم
بهر نقش پائی خویش بود پائی تخت ما	
کس در لباس عشق چنین باجران نکرد	با عشق جمع ناز کی طبع را نکرد
جمعیتی بتفرقه ز نیشان بیان نکرد	منظر هزار میدود گریه دمان نکرد
دیوانه خوش نبود ز وضع کرخت ما	
ندانی زاندا وضع بلا نوشتان الفت را	ایضا شناسد اهل دل در پرده ایلام حمت را
دل خاسان درگاه است مخصوص این جرت را	از آن پهلوی خود جا میدهم این بخت و محنت را
که غیر از من پناهی نیست در عالم مصیبت را	
محبت چون بدل جا کرد کی انجام میگیرد	هزاران کار از یک عاشق نا کام میگیرد
پس از مردن شهید او کجا آرام میگیرد	فصا از مشهد ما مست خونی واقم بگیرد
که تارنگین کند به گامه روز قیامت را	
نهادن سر بر زیر تیغ و محو شکر گردیدن	شدن ممنون احسان ز قاتل حشم پوشیدن
تجمل بر ستمها کردن و هرگز نه رنجیدن	بنا کردن از خوش سمنی بخون خاک غلجیدن
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طبعیت را	
توانی یا قن این نکته را اگر محرم رازی	بود آئینه دار حسن او هر بندی تازی
بخوان جهان حیف است که چشمی بیند از	نگیرد باطن اهل صفازنگ از نظر بازی
تصرف نیست هرگز در دلی آئینه صورت را	

دلی دارم که ره چشک سوی سانی میگرد	سوی محراب می آید که در طاق میگرد
کسی این سری میهد که ارعسان میگرد	دلع دل در سجا گاه گاهی جاق میگرد
خدا آنادر سار در حرامات محبت را	
ل دیوانه را از بدنی اسحاق می سپرم	نه بهل و حتم و نه بهر او تلخ ست تیرم
عس خون ریحسار حسم سن مان رنگم	ملف کرده ست این دل حق صحتها دیرم
سرم خود بخوابی دادها این بیروت را	
رعد دل رنگ یار عاشق مسح گردد	اگر نگرم مرا بیدان دیوانه را شامد
ملاگردان حسن دست آخر شوکتی دارد	سجای سنگ طعنان یار استیسته مایرد
چو مظهر میرزا دیوانه مارک طعنب را	
در حلوت بر من سر بر مارا طلب	هر کجا مار فروشد گرم مارا طلب
ایکه آرا ده نگلکس چمن می تازی	عشرت از مائه مرغان گرفتار طلب
حصرت میکند عشق ادب مستلزم	دل آگاه بخود دیده سیدار طلب
نه سرم از دد میانه جمال عقیقه	از عدم کردم مرا ترده دمدار طلب
آنجاهه زمان بی اثر کون و مکان ست	
میجانه عشق تو، رای دود جهان ست	
در کسوت عسسان کرم دوست بها	راه خط سمانه ما خط امان ست
در دوسه بهیر کیمیت به بر دوس کمان	اس سادگی او سب که سسل دود جهان ست

در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت  
دریاب که در یک نظر پیر خرابات  
بوجه بسرخ نرزد گوشه چشمست

در میکه از سستی چشم تو نشان است  
نور شب قدر و برکات رمضان است  
والله که این مشهد صاحب نظران است

بغازه نیست رخ دلفریب او محتاج  
بهار حسن نیاید بزرگ و بومحتاج

نگار من به نگاهی ادا تواند کرد  
اگر بجا ک نشستم چه شد که عزت عشق  
بشوق روی تو صد گل شنیده ام بچمن  
بچه میکه شده هر که راه عشق گرفت

هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج  
نه غریمت که باشد بکاخ و کو محتاج  
بذوق چشم تو گشتم بصد سبب محتاج  
ز رفت که بدر شیخ مرده شو محتاج

در چار سوی ز بهر نیابی دکان صلح  
ز ابد بیا به میکه به بنگر جهان صلح

در هر ادای دوست برم بی بلطف خاص  
ای من فدای سادگی تو که در عتاب  
این مشرب عجیب به میخانه یافتم

من نکته فهم نازم و اندازه دان صلح  
پیدا است از نگاه تو صدره نشان صلح  
رنجی بزرگ شادی و جنگی بسان صلح

ز جذب شوق بکوبش روم چنان گستاخ  
که باد تند در آید به گلستان گستاخ

یکی ز شیوه تمکین یار من این است

که خنده نیست بلبل شکر فشان گستاخ

رنگ نام گرم عشق محل تو	که مار نبدم به یاسان گساح
فغان رختن مانی که در آب که دست	همه خموس تشدد دس بهان گساح
صد قافله اندر طلب رلف دلداد	
ارتشام درون آمد وار طرف یس شد	
صد مار رودار خود وار حامی به صد	دیوانه عشق تو سامر لوط شد
علو خاکساران جهان سوختن مسگر	
که مرد و تن صبا کستر پروانه می آید	
سار سرفه های عشق مامان سورتش	ماس مارک مراعی ارض دیوانه می آمد
رهر گساک دسم دراه عشق عشق من	سحر که طبل بهنگام سب پروانه می آید
هرار میگده در صحن سرگس نهلا مست	
هسوار گهک صد حمار می چسرد	
هر ریش که بهی مای مارین درودی	روده دره آن اسطاری می چسرد
گروه ایم اریں حاکم افتاد	ادب سایه دیوار یاوه می چسرد
سر رشته صد سار شراب ظهور	رگردن نگه جستم یار می چسرد
فاشقا را سیر کوئی یار می باشد لید	
دیدن نام و درود دیوانه می باشد لید	
سمن نادر سرگس دلدار می باشد لید	این قصر فبا اریں بیمار می باشد لید

<p>ساغزی از چشم جانان میرد از خود مرا  در ادای می‌شوم خوش حاجت گفتار نیست  حور و غلمان ارم جز میزبانان نیست  در جنون عشق هم ترک ادب منظور نیست</p>	<p>باد میخانه دلدار می باشد لذت یزد  اندکی جنبش ز لعل یار می باشد لذت یزد  این تکلفها پی دیدار می باشد لذت یزد  نال کردن از پس دیوار می باشد لذت یزد</p>
	<p>همچو شیخ سحرگردان یا برهن دار باش  هر چه باشی باش لیکن بنده دلدار باش</p>
<p>آشنای دوست اندر کسوت اغیار باش  در طریق عشق بیکارست کوشش کوشش  زلف جانان جمله آزادان گرفتار تواند  سر به چشم می‌ستش تماشا کن مدام</p>	<p>در ادبگاه محبت اندکی هشیار باش  بند نه کن اود راه دبر سر رفتار باش  سایه گستر بر جهان ای خواجه ابر باش  فیضیاب از خاک اده خانه خمار باش</p>
<p>این طرفه رسم می‌کده اهل الفت است  گر جذب صادق است دلی را مجال نیست  زاهد طریق عشق در ای تو رع است</p>	<p>ساتی نگار و باده عشق و سبوی دل  مانا کشان کشان شده خوی تو خوی دل  خلقی بکجه مائل و یلم بسوسه دل</p>
	<p>ز سوز عشق نشانی که داشتم دارم  دل برشته و جانی که داشتم دارم</p>
<p>خران رسید بهار بتان عالم را  ز دست شاهسواری که رفت از نظر م</p>	<p>نگار خویش بآنی که داشتم دارم  عنان گسته فغانی که داشتم دارم</p>



ای در هوای گهت رلف دو مای لو آواره لوی تنک رنما مار آمده	
ای ترهال حسن لبهای لعل تو ای دل حکم ساس که اندر جهان عشق	ماگ رنات رمرنه مار آمده سور دگدای گر می مار ار آمده
ماس عشق سرشوخ و گلعدا را سده که میقرار نماید میقرار اسده	
رشته های بهان و در صورت ریا اگر نه برم تشبید عیرت تمسده مهرس رسم و ره سر بیرونش ای رخ جمال لوسا سدره حوس بیگانه سکون رسیده ارمات عشق توان حست	سان ماهمه بهان و آسکار اسده وگر سماع در آید لومهار اسده که راهبان همه آسحا گناهگار اسده لعالمی که لونی حمده و متدار اسده کیار در دل و مدیهوش اسطار اسده

ت

بسم الله الرحمن الرحيم

بیه رساله را بتم کا موسوم به ساقی حذب  
حریر عماده الطلیس فیض راعی للراقم  
آرا که بهی حضرت

ایمان آتے ہیں دریا بکے زیر سایہ احسان ہے ہر سرمایہ اور فینس کو شردائے علم و  
 عمل و محبت و ایمان است ہر کوثر یعنی خیر کثیر **فیض** آغاز سلوک علم ہر  
 یعنی آگاہی پہنچ دوام چاہی اور از کار جنائی مفید علم ہین بعد حصول ملک آگاہی  
 عمل سی افریت پیدا ہوتی ہی چنانچہ مفہوم آیات و احادیث بالتسبیح اور بعد  
 حصول قربیت کی جذبات محبت منجذب بفق کر تی ہین اور واسطی حصول جذبات  
 فوقانی کی تلاوت کلام الہی بہتر کوئی سبب نہیں **فیض** رابطہ  
 استقامت جامع اصول اربعہ ہی لیکن بمقتضای ترکیب انسانی بعض اصل کا  
 غلبہ معاملہ سی پیدا ہوتا ہی مثلاً بعض میں غلبہ علم بالہد کا اور بعض میں غلبہ اعمال  
 صالحہ کا اور بعض میں غلبہ محبت خالص کا اور بعض میں غلبہ ایمان کامل کا  
 و الہ علم **فیض** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اگر تو لا جاوے ایمان ابی بکر کا تو  
 ساری امت کی ایمان پر راجح آجاوے لہذا فیض ایمانی نسبت نقشبندیہ میں  
 غالب ہی حضرت باقی بالہد فی طریقہ نقشبندیہ کو انجذاب ایمان سی تعبیر فرمایا  
 ہی **فیض** الرفیق ثم الطريق لہذا وسیلہ مرشد اہل طریقت کو ضروری کیونکہ  
 نفس و شیطان سدرہ ہین کہ ان الشیطان للانسان عدو مبین اور یہ نفس کا  
 بیان ہی کہ ما بری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء **فیض** تفصیل اعمال  
 معاملہ فیض اور واجبات اور سنن و مستحبات ہین اور دائرہ اباحت ان سبب کا  
 ساری ہی **فیض** معاملات وصول و قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی شمار ہین لہذا

اور کی اصول دہی اصول اربعہ سب کی ہیں کہ مقتضائی سبب معاملات تری اس  
 طرز پر پیدا ہوتی ہیں **فیض** شروع سیر عالم امر سی یا امار کا عالم عمل  
 سی معاملہ الہی دو طرحی **فیض** مراد صبح و شام معمول ہماری حسرات  
 کا ہی **فیض** موانع حوصلہ اور بہت کی حیالات ہی بہت و طبع ہوتے  
 ہیں **فیض** سکایت ماستقاء شکر معنی سی بہتر ہی **س** در رسم  
 وصال تو بہنگام تماشا لڑ لڑا رہے ہیں مژگان گلہ دارد **فیض**  
 مرہ طلال اسما و صغات کو مالہ عبد لیب من مقصصات اسما و صغات سی پیر  
 کیا ہی اور مرتبہ وجودی علم الکتاب میں نور کا اطلاق فرمائی **س**  
 اصطلاح عشق لیا راسد و دیوانہ ام **فیض** من وجود و پیش  
 سی مرتبہ یک سب میں ساری ہی اور مقام کائنات نور وجود الہی سی در حال ہی  
**س** ریحہ ہای عشق است این کہ سہار سر کویت ڈنگاہ نام و در را  
 لذت دیداری ماسد **فیض** فیض رحمت کا اکتساب واسطہ اعمال  
 مسودہ کی موجب افریت ہی اور وصول حست فی توسل اس فیض کی محال ہی  
**فیض** اہل ظاہر اہل باطن کی رموری واقع ہیں ہوتی کہ اہل الحکمہ  
**فیض** فیض اعمال کا مستادہ بحکم ظاہر ہر متحرک بر عیاں ہی اور مدد و  
 اعمال بمقتضای اسما و صغات و شیوں الہی لاریب فیہ ہی کل یوم ہوتی ساں  
 اور ہی شعر ہی اور دات محب میں جو کہ اصغرات ذاتی ماس ہیں لہذا

حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فی علاوہ کمالات نبوت کی جو مقام تجلی ذاتی دائمی ہے  
اور بھی مقامات عالیہ فرمائی ہیں **فیض** فیض سرار کہ ایک نعبہ و ایک  
نبتین سی مستفاد ہی کاشف رموز عہدیت ہی چنانچہ حضرت امام ربانی و حضرت  
خواجہ میر درد کمال انسانی مقام عہدیت کو فرماتی ہیں اور عشق و محبت کو زینہ  
و صول اس مقام عالی کا فرمایا ہی **فیض** راقم دوسرے بار حاضر مراد آباد  
شریف ہوا تھا اور سوقت حضرت پیر و مرشد فی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فی ہکمو معاملہ  
حشر و نشر وغیرہ سب دکھلائی **فیض** ابتدا میں تصبیح خیال ضرور ہی کہ شاہراہ  
وصول الی اللہ ہی اور خواب آئینہ دار حالات باطن ہی کہ اس فوٹو گراف سی تمام  
حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایاں ہوتا ہی **فیض** جب معاملہ خواب و  
خیال سی تجا و زکری اور بیداری میں حاجت مراقبہ نہ ہی تو اسکو کشف عیانی سی  
تعبیر کرتی ہیں **فیض** ایک بزرگ فرماتی ہی کہ جو کوئی مجکود دنیا میں مستوجہ  
کردی او سکوجنت دیتا ہوں یہہ ذکر حضرت پیر و مرشد سی سنا **فیض** حضرت  
پیر و مرشد فی ایک بار راقم سی رسالہ شہرہ آفاق و فیض رحمانی و چند صفحہ  
نور احمدی کی پڑھو اگر سنی **فیض** موافق سنت نبوی کی ایسا فیض ہی وارد  
ہوتا ہی جس سی تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہی چنانچہ راقم بارہا اس سی مشرف  
ہوا خصوصاً وقت حضوری خاص کی **فیض** عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و  
مرشد فی از روی نوازش ایک معاملہ خاص سی مطلع فرمایا تھا مجملہ یہہ ہی کہ ناسخ

سب در ہمام ماہ رمضان کی بھی اسی حضرت صاحب قلم کا مقام رفیع الشان ملاحظہ  
 کیا دیر تک مدہوش پڑی رہی حاملہ موسوی کا ظہور تھا اس جلسہ میں راقم کو  
 اسی عقب میں دیکھا کہ طالب نظریں اترتے آتے اس وقت راقم سی و عدد  
 فرمایا فیض حضرت بی میر نعمان الکرآادی و حضرت ابوالعلا کو فرمایا کہ  
 سب عالی رکعتی بھی فیض حضرت یرو مرشدی مولوی تھار الد سہیلی  
 حلیہ حضرت مراد صاحب کی سب حضرت سی لعل فرمایا کہ سب عالی رکعتی  
 تھی فیض حضرت یرو مرشدی حضرت سی لعل فرمایا کہ حضرت مولوی  
 مراد الد صاحب ۴ یرو مرشد حضرت شاہ علام رسول صاحب علیہ الرحمۃ کی  
 سب سب عالی رکعتی تھی فیض حضرت یرو مرشدی لعل فرمایا کہ  
 ریتا شاہ سی کسی بی ایسا مطلب عرض کیا کہ یہ بڑا کر دلم تم جتو دہمیری آؤر  
 اسکا مطلب حاصل ہوگا۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ تجوید و سحر خاص حضرت صاحب کا لکھا ہوا حوا راقم کی مدد سے  
 مانع قاریاں کلام اللہ ہی لہذا موسوم بہ طریقہ تلاوت کر کی سائنس  
 کیا جا رہی اور اس کی حوا سی ہی آپ کی لکھی ہوئی ہیں وہ بھی لعل کئی گئی فقط۔  
 الحمد للہ رب العلمین والعالمہ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد

وعلى آله واصحابه اجمعين وبعد فهذه رسالة تتعلق بالتجويد **فصل** في الاظهار

اعلم ان النون الساكنة والتنوين اذا القيا حروف الحلق يظهران وهى الهزة والباء  
والعين المهملة والغين والخاء المعجمتين مثل من امر ورسول امين ومن بار وسلام  
هى ومن علم وسميع عليم وفان حكمت وغفور حلیم ومن غل وغرير غفور ومن خير و  
قررة خاسين **فصل** في الاخفاء وتخفى النون الساكنة والتنوين مع غنة

عند هذه الحروف التاء التاء الجيم الدال الال الزاى السين الشين الصاد الفاء  
الطاى الظاى الفاء القاف الكاف مثل لن تنالوا جنات تجرى ومن ثلثى الليل  
وما اشجا جاً ومن جاء وغساقا جزاء ومن دون الدود كاد كاد ومنذر وصوابا ذلك  
وينزل ويومئذ زُرّقا ومن سوء وبشر اسويا ومن شئى ولفس شيئاً ومن صياهم  
ورجال صدقوا لمن ضره وقوما ضالين ومن ظهور وقوما ظالمين ومن فئتة وكتابا  
فذوقوا ومن قرار وشاعر قليلا ومن كان وفى يوم كان **فصل** في الاقلاب

واذا لقيت النون الساكنة او التنوين بالقلب سيما مخفأة مع غنة مثل من بعد  
واليهم بما كانوا بصير ويتبني وانبت **فصل** اذا لقيت الميم الساكنة الباء  
فيجوز اخفاءها ويجوز اظهارها والاخفاء اولى مثل وما هم بمؤمنين واذا لقيت الميم  
الساكنة سيما لزم الادغام بغنة مثل فى قلوبهم مرض واذا لقيت غير الباء والميم اظهرت خصوصاً  
عند الواو والفاء مثل عليهم ولا الضالين ولهم فيها **فصل** في الادغام  
مع الغنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الباء التحتية والنون والميم والواو

فما بها تدعى من فيها مع العلة مثل ان يصرب يومئذ يصدر اليا من من شارة حطمة لعصر لكم  
 من مال سراطا مستقيما من واق حبات وعيون وما تشه ذلك الا في صوايا وديان<sup>له</sup>  
 وديان وقواي وتحب العلة في اليم واليون اذ اكانا متدذين مثل علم ومم وان الحجة  
 وما تشه ذلك **فصل** في الادغام بلا علة اذ الصيت النون الساكنة والقنوين

الراء واللام تدعى من فيها بلا علة مثل من ربههم عود رحيم من له ما يدي للسقيين **فصل**  
 في الادغام المسلين يدغم كل حرف ساكن في مثله مثل فمار تحت تجارهم ان اصرب  
 لعصا ك الحخر ما ليه بك ذلك مما غصوا وكالوا واسما يوجه وما تشه ذلك الا في  
 مثل آسوا وعلوا الصالحات وفي يوم كيب لا تمرول لمدة فاه لايجر الادغام في  
 مثل ذلك **فصل** في ادغام المسفار من تدغم الراء في الطاء مثل فالت

طائه والذال في الراء مثل ما غدم وكدت والذال في الطاء مثل اوطلمة واللام  
 في الراء مثل دظ رظ وذل ران وما تشه ذلك وتظهر في مل ران وفي يسيل  
 من راق في رواية حفص وتدغم الراء في اليم والراء في الدال مثل يا سي اركب سعا  
 وليت ذلك عند عاصم لا غير **فصل** في تفخيم الراء ورفقيها ان الراء تفخم

اذا كانت مفتوحة او مضمومة مثل رب رب رب واد ترفي اذا كانت مكسورة مثل رجال  
 وور رها با اذا كانت متحركة واما اذا كانت ساكنة فاما كان ما قبلها مفتوحا او مضموما  
 مثل قرية وقرانا فتمت وان كان ما قبلها مكسورا رفقت مثل فرعون ومرة الا اذا  
 كانت المكسورة عارضة فانها تفخم مثل ان ارتمم ام ارتالوا وقعت الراء في كل حرف

من حروف الاستعلاء وهي خمس ضغظ قظ فأنها تفخم كذلك مثل قرطاس ومرصاد و  
 فترة واختلف في راسي فترق وان كان ما قبلها يأسا كته ترقق في الوقف مثل خير وسير  
 وان لم يكن ما قبلها يأبل ساكن آخر وكان ما قبله مفتوحا او مضموما فنجحت مثل القدر  
 واليه ترجع الامور فان كان مكسورا رقت مثل ذكر وشعر وغيرهما

## فصل

اللام ترقق في جميع المواضع الا في لفظة الله واللهم فانها تفخم اذا كان ما قبلها مفتوحا  
 او مضموما مثل والله يحب المحسنين وختم الله وعبد الله وقال الله ويفعل الله  
 وما شبه ذلك وان كان ما قبلها مكسورا ترقق سواء كانت من نفس الكلمة او غيرها  
 مثل بسم الله وبالله وآيات الله وغير ذلك

## فصل

في ما لا يضمير اعلم  
 ان القراء يصلون الهاء اذا كان ما قبلها وما بعد ما متحركا وحقيقة الصلة زيادة ياء  
 او واو مدية مثل له وبه فان كان ما قبلها ساكنا لا يوصل مثل عليه وفيه ومنه الا ابن كثير  
 فانه يوصل وحذف معه في فيه هاءنا فقط ولا توصل في يرضه لكم الا عند البعض وبعض  
 يسكنونها وتوصل في مثل نؤته ويؤده ونولهم ونصله وما شبه ذلك

## فصل

في تفخيم حروف الاستعلاء السبعة والمطبقة خصت بالتفخيم اشد وهي الحاء المعجمة والصاد  
 المهملة والضاد المعجمة والغين المعجمة والطاء المهملة والقاف والظاء المعجمة

## فصل

في المد حروف المد وهي الالف والواو والياء الساكنان المجانس لهما حركة ما قبلها  
 فانها اذا القيت همزة في كلمة واحدة تمد ويسمى مدا متصلا وواجبا مثل اولئك وملك  
 وجاء وشاء وسوء وجيء وما شبه ذلك وان كانت الهمزة في كلمة وحروف المد في كلمة اخرى



و یسمی مد مفعلاً فمحور مد و قصره مثل ما ارسل و ما ابها الناس و ما لو آسا دی ابها  
 و ما اتته داک و ادا العیت حرفا سا کتا و قعا و وصلتا قد سا کتا مد الار ما مثل آلا و  
 حل آل کرین و ادا کات سا کتا مفعلاً یسمی مد الار ما حیفا مثل الم طسم ص ق  
 تحسق ن و سعه السکون لا سفاک عنه و قعا و وصلتا و ادا العیت حرفا سا کتا و قعا  
 لا و وصلتا فانه محور مد الطول و التوسط و القصر مثل یعلون و سعن و ما اتته داک  
 و یسمی داک المد مد اعارصیا و لما مد اخر ما رصیا مد عم و مظهر مد عدل و مد تمکین مثل  
 المد اللارم المظهر کحروف المقطعات و هی الم المص الر کبعض طسم طس یس ص حم  
 ححسق و ن و مثل المد اللارم المد عم مثل و التثاقات و لا الصالین و ما اتته  
 داک مثل المد العارص المد عم الرحیم ملک و الصیف طبعه و اعلى امرأة الى عمرو  
 مسال مد الدل امس و اردو ایدیا و ما اتته داک و مسال مد الکیس و ادا حنتم و سحه  
 و معا و یر و الدی مکد و ما اتته داک و حروف المد مد و قعا لا و وصلتا مثل  
 حوف سب صیف و تنی و ما اتته داک و الله اعلم بالصواب الیه المرجع و المآب

## بسم الله الرحمن الرحيم

مہر رسالہ راقم کا موسومہ علم نافع ہی **سہ** علمی کہرہ بحق  
 سما ید جہالت است تعلیم اسحلمہ تحریر حضرت کی سام راقم ایک بہ عمارت  
 ہی ارسل رحس میاں نور حس سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد

اچھ بے باید کہ موافق سنت عمل نموده باشند ہمیں کافی است **تحقیق** کمیاسعادت  
 میں جو حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکھا ہی اور فوائد الفواد میں ہی کہ ضاد مخصوص رسول  
 علیہ السلام ہے رسول الضاد ارسل علیہ الضاد و اللہ اعلم **تشیع** فرقہ ناجی  
 وہی ہی جو اجماع اہل سنت و جماعت پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دو ملت جو اس  
 امت میں ہیں وہ بھی مستند اپنا قرآن و حدیث کو جانتے ہیں اور آیات احادیث  
 خلاف مشرب اپنے کے تاویل کرتے ہیں تو ہفتاد و دو ملت میں داخل وہی لوگ ہیں  
 جو فہم و قرار داشت صحابہ و تابعین وغیرہ اکابر کو جس پر اجماع ہے پیشوا نہیں مانتی  
 و ما انا علیہ و اصحابی سے اجماع کی طرف ہی آیا ہے فافہم **تاویل** دوزخ  
 ہل من مزید پکار گئی جب اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھیکا بس بس کر گئی ظاہر ہے کہ اپنے  
 دشمنوں کو پا مال کیا کرتے ہیں **نقل** ہی کہ حضرت خواجہ میر درد رحمہ کو ایک فاقہ  
 مہینہ بہر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا آپ فرماتی تھی کہ فقیر ڈیڑھ فاقہ میں فقیر  
 مشہور ہو گیا **نقل** ہی کہ حضرت خواجہ میر درد رحمہ کی مکان مبارک میں  
 اجزای صحیح بخاری کی با احتیاط رحلون پر رکھے تھی آپ مطالعہ فرمایا کرتے تھے  
 کسی فی کوئی مسئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا اپنی فرمایا کہ مسئلہ اور کہیں جا کر دیکھو فقیر کی  
 ہاں تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے رکھی ہوئی ہی **نقل** ہے  
 شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت حضرت خواجہ کی ہوا بسبب کسی عارضہ کے  
 موافق دستور مجلس کے بیٹھنے کا چارزانو بیٹھ گیا آپ مراقب تھی کسی مزید نے آپ کی

آگاہ کیا الماس علام عقب ماد ستاہ کے کھڑا تھا اسی جواب دیا کہ صدر میں اس طرح  
 مار ہی جائے ہے آپے فرمایا کہ مار س جائے ہے فقیر کے ہاں سخت ہی ہیں **محمول**  
 مارا تراق ہی محمول ہماری حشرات کا ہے اور بعد ست مارا مخر کے تھوڑا لیٹ کر  
 آپ مرض کو ادا فرمائی ہیں **نکتہ** حضرت فاروق اعظم رحمہ کو صفت کلام سی مساب  
 حاص تھی اور موافق آپ کی رائے کے مار ہا وحی مارل ہوئی **نقل** ہی کہ ایک  
 سررگ نی بعد اسعال آپ کے جواب میں دیکھا اسعال کو کئی برس گزرے ہی آپنی  
 فرمایا کہ میں اب محاسنہ فاجع ہوا ہوں سو یہ ہی وہی مسامت کلام ہے اور حساب  
 و کتاب بہاء ہم کلامی تھا درمیان محب و محبوت کے **بشارت** راقم نے نقل  
 حصوری خدمت کی حضرت صاحب کو ایک عریضہ لکھا تھا اوسیر لوں تحریر فرمایا  
 کہ بہتہ سا کر یا سد فقط ہمیں کار اس کہ سمودوں اور وراں مقصد رسیدہ اندلختہ

سماہم خواہد رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرمد صاحب تحریر فرمایا نقطہ **سہ**  
 احب الصالحین ولست مہم و لعل اسیر رقی صلاح و طیفہ و رد و تاج  
 و درود لکھی حضرت صاحب نے یثرب سے کو عمایب فرمایا بہا واسطے افادہ عام کی  
 نقل کیا جاتا ہے **درود تاج** اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد صاحب  
 الساج و المعراج و الرقاق و العلم و ارفع اللہ و الوار و الفحل و المرض و الالہم یکتب  
 مروع متفوع مسقوش فی اللوح و اعلم سید العرب و الحمہ محمد بن معطر مہر مہر  
 فی السیت و الحرم تمس الصبی بدر الدجی صدر العلی نور الہدی کہنہ لوری تصالح الظلم

جميل الشيم شفيع الامم صاحب الجود والكرم واسد عاصمه وجبريل خادمه والبراق مركبه  
 والمعراج سفره وسدره المنتهى مقامه وقاب قوسين مطلوبه وللمطلوب مقصوده و  
 المقصود موجوده سيد المرسلين خاتم النبيين شفيع المذنبين انيس الغريبين رحمة  
 للعالمين راحة العاشقين مراد المشتاقين شمس العارفين سراج السالكين مصباح  
 المقربين محب الفقراء والسالكين سيد الثقلين نبي الحرين امام القبلتين وسيلتنا  
 في الدارين صاحب قاب قوسين مجبوب رب المشرقين والمغربين جده الحسن والحسين  
 مولانا ومولى الثقلين ابوالقاسم محمد بن عبد الله نور من نور الله يا ايها المشتاقون نبو  
 جماله صلوا عليه وآله واصحابه وسلموا تسليما **درود لکھی** اللهم صل وسلم على  
 سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد حجة الله اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا  
 محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد فضل الله اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل  
 سيدنا محمد بعدد خلق الله اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد  
 علم الله اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كلمات الله اللهم  
 صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كرم الله اللهم صل وسلم على  
 سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد حروف كلام الله اللهم صل وسلم على  
 سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد قطرات الامطار اللهم صل وسلم على سيدنا  
 ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد اوراق الاشجار اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا  
 محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد رمل القفار اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى

آل سیدنا محمد بعد ما خلق فی السحار اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا  
 محمد بعد ما انکسب و النهار اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعد  
 اللیل و النهار اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعد ما  
 اظلم علیه اللیل و اسرق علیه النهار اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل  
 سیدنا محمد بعد من صلی علیه اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا  
 محمد بعد من لم یصل علیه اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد  
 بعد و العاس الخلائق اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد  
 بعد و محوم السموات اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعد  
 کل شیء فی الدنیا و الآخرة صلوات الله تعالی و ملائکته و انبیائه و رسله و جمیع الخلائق  
 علی سید المرسلین و امام المقنین و قائد العر المحملین و شفیع المدین سیدنا و مولانا  
 محمد و علی آل و اصحابه و ارواحه و دریاة و اهل منة و اهل طاعتک اجمعین من  
 اهل السموات و الارضین رحمک ما رحم الراحمین و یا اکریم الاکرمین و صلی الله  
 علی سیدنا محمد و آل و اصحابه اجمعین و سلم تسلیما دائما اذ اکثرنا و الحمد لله رب العالمین

## بسم الله الرحمن الرحيم

یرسالة رانم کاموسوم به جواهر قدس ہی دل کسلا تیج  
 محمد احسان علیہ الرحمۃ لی ذکر حضرت خواجہ صیاد اللہ علیہ حصرت قلمہ عالم ربی

عنها کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے درین سال خواجہ ضیاء الدین کشمیری  
 بخدمت آنحضرت مرید شد سبب ارادت او این بود کہ شی در واقعہ پیغمبر خدا را دید  
 کہ دست حضرت صدیق اکبر را گرفته در مسجد درآمدند در آن مسجد حضرت خلیفہ  
 بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بر حضرت خلیفہ الدمی نمایند و از نہایت  
 مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان میدہند بجز بوسیدن جناب سالت صورت قیوم  
 رابع و صورت حضرت سید المرسلین یکی شد درین اثنا حضرت ابو بکر خطاب بخویش  
 ضیاء الدین کردہ فرمودند کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر رفتہ  
 مرید شوی کہ او قطب جہان و قیوم زمان است روز دیگر خواجہ ضیاء الدین بخدمت  
 حضرت خلیفہ الدین آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بیغایت بر خواجہ ضیاء الدین داشتند  
 و می فرمودند کہ او فخر کشمیر است آورد و سری مقام پر لکھا ہی کہ از جملہ خلفای حضرت  
 خلیفہ الدین کمال ورع و تقوی و اتباع سنت سنہ این طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ  
 موصوف است آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج تحریر است بر خواجہ  
 داشتند و بشارات عمدہ مثل ولایت صغری و کبری و علیا و کمالات نبوت  
 بلکہ تا حقائق ثلاثہ وغیرہ بخواجہ عنایت فرمودند بجلالت خود سرفراز ساختہ اند  
 و کرات و مراتب از زبان مبارک آنحضرت در حق خواجہ شنیدہ شدہ است کہ میفرمودند  
 کہ وی در محبت و اعتقاد عظیم المثل است انتہی **معاملہ** تاریخ بست و ہشتام  
 مبارک رمضان ۸۳۳ ہجری کہ راقم کو بعد عشا کی ایک مقام عالمی معاینہ میں آیا

معلوم ہوا ظہورِ نسبتِ مبارکتِ حضرتِ بیرومرتد ہی وہ کیفیتِ عیالی اور فیضانِ معطر  
 تقریر و تحریر سی اندرون ہی بعد از ان مدتیہ عرصہ داشت کی آن حاب کو تحریر کیا  
 جواب میں دستخطِ خاص سی تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی نشارت ہی و مداحی  
**فیض** حضرتِ بیرومرتد فی فرمایا کہ امامِ محاری و مسلم سلفا محی کو  
 ہمیں یاتی اور حضرتِ فی ہی ایسا ہی فرمایا **دعوت** وہ مقامِ حس کی  
 طرف آنحضرتِ صلعم فی خاص و عام کو دعوت کی ہی جنت ہی **اختلاف**  
 حضرتِ محمد درعی اللہ عنہ تخلی داتِ سخت کی فائل ہیں اور حضرتِ خواجہ  
 میر دردہ تخلی دات فی جیلوہ اسما و صفاتِ جائزہ ہیں کہ بہت دالہ اعلم **ف**  
 دات و صفات میں لائیں ولا غیر قولِ قدیم ہی **فیض** اہل عبادت ہوں  
 یا اہل ریاضتِ حکی معاملاتِ عالی تراوسی کی سبب مانتی ہی **لطیفہ**  
 ارفاحِ مستلح بر فائزہ پیر ہی سی نخیابِ حلد ہوا ہی **نکتہ** ہر سطاق  
 وصولِ حقد ریلد ہوگا معاملات ہی عالی ہوگی **معرفت** اتساع  
 ست ہر دغل کی نسبت میں بحسبِ معاملہ پیدا ہوا ہی حساتِ الاررارِ ریاض **ف**  
**ف** جب تک حضورِ آنحضرتِ صلعم کی ہو سلوکِ امام ہے۔  
**تحقیق** طریقہِ احسیہ کی سیاں میں ایک مکتوبِ افتاء فی سلاسلِ دیار  
 میں نظری گرا **تفصیل** حضرتِ شاہِ ملام علی صاحب فی طریقہ  
 مطہرہ میں ارشادِ معصّل فرمایا لہذا اویسی ہی طریقہ حدید پیدا ہوا چاہے آب کو

الہام بھی ہوا تھا **ف** ہاتھ غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ سے بخلق صوت کلام کرتا ہے **ف**

نعمای بہشتی کا اس عالم میں آنا قصہ حضرت مریم ؑ سے ظاہر ہے اور

اولیاء اللہ سے بھی یہہ کرامت منقول ہے **لطیفہ** للراقم

**س** نیا انداز قاصد نے نکالا پڑ نگاہ ناز با توں میں ادا کی ڈ

**حکمت** حسن اتفاق بہتر ہے **ارشا** و سلوک مصطلح

اگرچہ تمام ہو جائی معاملات الہی کی انتہا نہیں **س** قصۃ العشق لا

الفضام لہا **ف** حضرت مخدوم جہانیاں کی سلسلہ حضرت

مجددؒ کو پہونچے ہیں **نکتہ** میدان وسیع واسطے دیدار رب الارباب

کے تمام جنّات کے مافوق ہے تو سب اہل بہشت اپنے اپنے مقام سعی و ج

کر کے اُس میدان میں جمع ہونگے اور بحسب مراتب بٹھلائی جائیں گے کہ

انزلوا الناس منازلہم اسوقت عرش سی حجاب اٹھائی جائیں گے اور قبل دیدار

ایک مینہ خوشبو کا برسے گا اور دوزخ شراب طہور بھی ہوگا اور ہر ایک اوسکو

اپنی سی اس طرح اقرب دیکھے گا اور بائیں کرے گا کہ ایک کی دوسرے کو

خبر نہوگی اور دیدار الہی میں ایسی مستغرق ہوں گے کہ تمام نعمای بہشتی کو

اُسکے روبرو فراموش کرینگے افا رنا اللہ وایاکم بہذہ النعمۃ الخظمی بجاہ حبیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔



# بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم  
 يرسله راقم كما موسوم به فوق طاعت متملة في ابواب تلت به

**باب اول** قال الله تعالى اطعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر

منكم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم التوحيد راس الطاعات احلت المتاح

في اقسام التوحيد وحدوده بمحال واحد منهم التوحيد اساطير الاصافات واقوالهم

الكثرة صا كما لا يخفى على اهل البحر وقال طائفة لو حدة الوجود مثل السجحة في الدين يعني

عنه وايدى مولانا الحامى قدس الله روحه واكشف ذلك التوحيد على كبر من الخواص

مع صحة الاحوال وهم ارباب الولاية افاض الله عليهم من رعايتهم قال كثير من العوام

بمخس التقليد وصلوا واصلوا العود بالله منهم وقال جماعة لو حدة اليهود مثل المسيح

علاء الدولة السماوى رحمة الله عليه وايدى سح مسانح الكفار قدوة المقربين و

الارار الشيخ احمد الشيرى قدس الله تعالى سره بل انت العروج من ذلك

المقام الصا ومنهم من قال بالتطبيق بين القولين والجمع بين السدين مثل السج

ولى الله الديهوى ومنهم من قال بالتوحيد المطلق من ليد الوجود وتهيرو و

امام الطريقة الحمديه حواصا صا الديهوى وحلقه حواصا ميرد الديهوى طريقه رضى الله

تعالى عنها ولا خلاف في مرتبة الاحمال ان الله واحد وعليها مدار الاليمان واما

اقوالهم رجبهم الله من باب التفصيل الذي ظهر على قلوبهم لتفاوت اقدارهم في الاعمال

ولا يقبل التوحيد الا باقرار الرسالة خلافا للحكماء والفلاسفة وغيرهم فان الحكماء اخاضوا في  
بواطن عالم الاجسام فانكشف عليهم ان ذلك الاجسام اعتبارات محضه وحقيقتهما الوجود  
الذي هو واحد في نفسه والوجود ما به الموجودية فزعموا ان ذلك الوجود الذي هو حقيقة  
عالم الاجسام هو الله تعالى وبه قيام العالم ولا شك ان حقيقة جميع الحقائق واحدة  
كما ترى في الظاهر ان الاجسام لا اختلاف صورهم اعتبارات شتى ومع ذلك كلهم  
من العناصر الاربعة التي بها تركيب العالم كله فهذه الصرافة وحدة سارية في العالم  
كلها فان قلت ما الفرق بين الصوفية الوجودية والحكماء الاشراقيين لان المنتهى واحد  
قلت سبحان الله شتان ما بينهما فان الحكماء هجروهم الى حقائق الاشياء والصوفية  
هجروهم الى الدور وسوله ونياهم صالحة وانما الاعمال بالنيات وانما الامرى نوى فمن  
كانت هجرته الى الدور وسوله فهجرت الى الدور وسوله الى آخر الحديث فالحمد لله الذي  
هدانا من المتخلفات كلها الى ما هو شفاء للصدور **باب ثانى** نوع ديگر از  
طاعت اطاعت رسول است صلى الله عليه وسلم وان بسوط درهمه كتاب وسنت  
است ومن يطع الرسول فقد اطاع الله وتدوين مسائل مستنبطه از آيات واحاديث  
الائمة مجتهدين است فرموده اند لفقهاء واحدا شد على الشيطان من الف باء وما تريد  
واشعري رحمه الله متكفل عقائد شدند تا بتدعى از طرف خود اختراع ايمانيات نكند  
وصوفيه كبا را خلاق آلهيه وادصاف قدسيه كه در نفس مطمئنه آنحضرت صلعم مودع  
بود بتصفية قلب و تزكية نفس پرداخته تكميل قرب بتحصيل آن فرمودند كه قد افلح من كمال

وقد عاتب من دس با و فاج موعود را سپرد ایساں نمودند کہ الاحساں ان احمد اہل  
 کاکہ براہ اگرچہ رومت سب متاثر رویت سب کاف سلسلہ اشارت مان دارو  
 و حوں حصول میں دولت والہ فصل رحمانی ست اہل اہل کسب را میں حضور  
 عام تسلی نمودند کہ ماں تم تکں ترازہ فادہ یراک **باب ثالث** تیسری قسم  
 اطاعت کی اطاعت اولوالامر کی ہی کہ السلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بھی محرف  
 اسی اصل کی ہی اور علمانی اولوالامر سے ایک یہ مراد لی ہی چند کور ہوئی دوسرے  
 مراد اولوالامر سے اصول اسان کہ ماں ماں میں موافق شرع کی انکی اطاعت ضرور  
 ہی تیسری مراد اولوالامر سے استاد ہے کہ انکی مافرمانی سی اسان علم ضروری سی  
 محروم رہتا ہی چوتھی مراد اولوالامر سے مرشد ہے کہ انکی اطاعت سی مرتبہ  
 در رسول حاصل ہونا ہی والد اعظم۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راہم کاموسوم بہ وسعت بیان ہی واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ  
 واصلان حقا و مارکان ماسواہیں لیکن لخواہی ظہور کثرت در وحدت انکی مصطلحات  
 علوم ہی بہت ہیں حسیہ مذکور کتب سلوک و رسائل سرح و سلسلہ تمام ہیں اور  
 بعض مصطلحات انکی سادہ علمای ظاہر و مبکمیں کے معنی ہیں اور بعض حکما کی  
 اصطلاح کی موافق ہیں اور بعض مطابق عرف عام کے اور بعض مصطلح خاص

اولی مین لهذا مناسب جاناکه مشتی از خروار تحریر کری فهم من فهم  
 مطرب عشق عجب ساز و نوائی دارد در نقش هر پرده که ز دراه بجائی دارد و  
 هذا حیرت<sup>۱</sup> جذب و سلوک<sup>۲</sup> سیر و طیر<sup>۳</sup> صحو و محو<sup>۴</sup> تلوین و تمکین<sup>۵</sup> سیر مستدیر<sup>۶</sup>  
 و مستطیل<sup>۷</sup> سیر قری و نظری<sup>۸</sup> معیت<sup>۹</sup> و اقربیت<sup>۱۰</sup> معینیت و اتحاد<sup>۱۱</sup> تنینیت<sup>۱۲</sup>  
 و امتیاز<sup>۱۳</sup> ظلال و مقتضیات و آثار<sup>۱۴</sup> صفات ثنائیه<sup>۱۵</sup> صفات ثبوتیه و سلبیه<sup>۱۶</sup>  
 شیون ذاتیه<sup>۱۷</sup> لطائف عشره<sup>۱۸</sup> و بیئت وحدانی<sup>۱۹</sup> کمالات و ولایت و نبوت<sup>۲۰</sup>  
 حقائق انبیا و آلیه<sup>۲۱</sup> حضور و شهود<sup>۲۲</sup> جذبات و واردات<sup>۲۳</sup> سکینه و جمعیت<sup>۲۴</sup>  
 وقوف قلبی و عددی و زمانی<sup>۲۵</sup> پاس انفاس<sup>۲۶</sup> وجود عدم<sup>۲۷</sup> فنا و بقا<sup>۲۸</sup>  
 عروج نزول<sup>۲۹</sup> یافت و نایافت<sup>۳۰</sup> تجلیات<sup>۳۱</sup> دقائق<sup>۳۲</sup> معارف<sup>۳۳</sup> صباحت<sup>۳۴</sup>  
 و ملاحیت<sup>۳۵</sup> تجلی برقی و دائمی<sup>۳۶</sup> حسن صورت و سیرت<sup>۳۷</sup> تجلی نوری و صورے<sup>۳۸</sup>  
 ایمان حقیقی<sup>۳۹</sup> نسبت احسان<sup>۴۰</sup> دائره امکان<sup>۴۱</sup> عالم مثال<sup>۴۲</sup> تجرد و امثال<sup>۴۳</sup>  
 مراقبه مشاهده<sup>۴۴</sup> مکاشفات<sup>۴۵</sup> الهام<sup>۴۶</sup> القامی رحمانی و ملک<sup>۴۷</sup> خواطر شیطانی<sup>۴۸</sup>  
 و حدیث نفسانی<sup>۴۹</sup> محاضره<sup>۵۰</sup> مجاهده<sup>۵۱</sup> حال و مقام<sup>۵۲</sup> ذوق شوق<sup>۵۳</sup> کشف<sup>۵۴</sup>  
 و کرامت<sup>۵۵</sup> نسبت مرادی و مریدی<sup>۵۶</sup> فتوحات غیب<sup>۵۷</sup> غیب و شهادت<sup>۵۸</sup>  
 صلاح قلب<sup>۵۹</sup> اطمینان نفس<sup>۶۰</sup> اعتبارات<sup>۶۱</sup> مبادی تعینات<sup>۶۲</sup> لاتعین<sup>۶۳</sup>  
 اصل و ظل<sup>۶۴</sup> عکوس<sup>۶۵</sup> ولایت عامه و خاصه<sup>۶۶</sup> ولایت صغری و کبری علیا<sup>۶۷</sup>  
 ولایت ایمانی و عرفانی و احسانی<sup>۶۸</sup> عالم امر<sup>۶۹</sup> عالم خلق<sup>۷۰</sup> محکم و متشابه<sup>۷۱</sup> رموز مقطعات<sup>۷۲</sup>

اکثر طرعب اسلام حقیقی <sup>۷۹</sup> سید و سعاد <sup>۷۸</sup> تحت ظلماتی و نورانی اسم ذات <sup>۷۷</sup>  
 یعنی اسات عرص و طول است <sup>۷۶</sup> دوام آگاهی <sup>۷۵</sup> بلکه راسخ ملک و ملکوت <sup>۷۴</sup>  
 احسام و ارواح <sup>۷۳</sup> ارواح است <sup>۷۲</sup> کسب و وهب <sup>۷۱</sup> محبت دانی و <sup>۷۰</sup>  
 صفائی <sup>۶۹</sup> شریعت طریقت حقیقت معرفت <sup>۶۸</sup> تجلی و استتار <sup>۶۷</sup> لطوف و ظهور <sup>۶۶</sup>  
 سلطان الادکار <sup>۶۵</sup> سیر مرادی <sup>۶۴</sup> ریاض و عباد <sup>۶۳</sup> است ادراکی و کسبی <sup>۶۲</sup>  
 و جلی <sup>۶۱</sup> وصول الی الله <sup>۶۰</sup> اولییب <sup>۵۹</sup> صمیمیت <sup>۵۸</sup> فائز متنازع <sup>۵۷</sup> علم <sup>۵۶</sup>  
 لدنی <sup>۵۵</sup> سیر الی الله و فی الله و من الله و الله <sup>۵۴</sup> اسعای انا <sup>۵۳</sup> یعنی حواس <sup>۵۲</sup>  
 جمع و فرق <sup>۵۱</sup> جمع الجمع <sup>۵۰</sup> غیبت و اشتراق و سجودی <sup>۴۹</sup> اصحاح ال و سهلاک <sup>۴۸</sup>  
 رنگ و سرگی <sup>۴۷</sup> قرب و اهل و راض <sup>۴۶</sup> وجود و شهود <sup>۴۵</sup> قطبیت و غیبت <sup>۴۴</sup>  
 فردیب <sup>۴۳</sup> حلت <sup>۴۲</sup> محبوسیت مرده <sup>۴۱</sup> محبت و محبوسیت منمره <sup>۴۰</sup> عاشقی <sup>۳۹</sup>  
 و معتوقی <sup>۳۸</sup> کسب و قائل <sup>۳۷</sup> و خدا و عیان <sup>۳۶</sup> امامت و خلافت <sup>۳۵</sup> امام <sup>۳۴</sup>  
 مقیده و مطلقه <sup>۳۳</sup> شرح صدر <sup>۳۲</sup> چهل و یکارت <sup>۳۱</sup> قص و برکت <sup>۳۰</sup> آزادگی <sup>۲۹</sup>  
 و مسحت <sup>۲۸</sup> اولیای عرب و عسرت <sup>۲۷</sup> ارادت جمعی <sup>۲۶</sup> طلب صادق <sup>۲۵</sup> توفیق <sup>۲۴</sup>  
 طاعت <sup>۲۳</sup> بیت صالحه <sup>۲۲</sup> ذکر حیاتی و لسانی <sup>۲۱</sup> لسان ماسوا <sup>۲۰</sup> حوائج خیال <sup>۱۹</sup>  
 فطرت و خلقت <sup>۱۸</sup> طسعت و حلت <sup>۱۷</sup> سماع <sup>۱۶</sup> اصالت و تبعیت <sup>۱۵</sup> فوائد <sup>۱۴</sup>  
 روانه <sup>۱۳</sup> اصول و مروع <sup>۱۲</sup> نفس باطنه <sup>۱۱</sup> حرو و کل <sup>۱۰</sup> مصالح کلی و جزئی <sup>۹</sup>  
 مشارب و اقسام <sup>۸</sup> اسعاده <sup>۷</sup> فیض ربانی و مکانی <sup>۶</sup> کما به و لصریح <sup>۵</sup> ابراهیم و صبح <sup>۴</sup>

اجمال و تفصیل ۱۲۱۱ وسائل و وسائل ۱۲۱۲ علم و حکمت ۱۲۱۳ جمع و قبول ۱۲۱۴ ہمت ۱۲۱۵ تصرف  
 حلقہ توجہ ۱۲۱۶ اوراد و وظائف ۱۲۱۷ جلب منفعت و سلب مضرت ۱۲۱۸ ذکر و فکر ۱۲۱۹  
 کیف و یکیف ۱۲۲۰ حدوث و قدم ۱۲۲۱ کلام و رویت ۱۲۲۲ تصفیہ و تزکیہ و تجلیہ  
 خلوت و جلوت ۱۲۲۳ فقر و درویشی ۱۲۲۴ روح و روحانی ۱۲۲۵ رابطہ و عقیدت ۱۲۲۶ انوار  
 اسرار نکات ۱۲۲۷ اشارات ۱۲۲۸ حواس خمسہ ۱۲۲۹ تقید و اطلاق ۱۲۳۰ قبض و بسط  
 سرآفتابی و نفسی ۱۲۳۱ کمالات رسالت و اولوالعزمی ۱۲۳۲ محبت خالصہ تاثیر صحبت ۱۲۳۳  
 طفرہ لمعان و صفا ۱۲۳۴ سوز و گداز ۱۲۳۵ راز و نیاز ۱۲۳۶ عبودیت ۱۲۳۷ عبادت ۱۲۳۸  
 الوہیت ۱۲۳۹ تجلی افعال ۱۲۴۰ آداب ۱۲۴۱ تخلیق باخلاق اللہ ۱۲۴۲ اذکار و اشتغال  
 تخفیف بار و غیرہ بہت سی اصطلاحات ہیں کل حزب لایہم فرحون۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ غنیمت بارودہ بیان مناسبت  
 طریقہ حضرات میں بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہے از انجملہ یہ منقبت اکثر خاص و عام پر  
 ظاہر و باہر ہے کہ اس طریقہ کی حضرات میں جو معاملات عالیہ کبھی اور سنی جاہلین فی زماننا  
 کمیاں تر ہیں چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل میں راقم کی مذکور ہوئی از انجملہ یہ جامعیت  
 اس طریقہ کی ظاہر ہے کہ طریقہ محمدیہ مروجہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ  
 باعتبار انکی عصر کے خاتم الطرق اور جامع کمالات قدما و متاخرین بلطف تمام ہے

انکی موصد رکاب بحر ہمارے حسرات کے فی رہا سا معلوم ہیں آرا کھلے ہر اقرست و  
 سہولت اس طریقہ کی مفید عام ہے کہ مراققات دور و دراز و معمولات طول و طویل  
 ہیں جس سے حوصلہ و تہمت اہل طلب کی دست ہو جائی حکم تسروا و لا تسروا۔ لیروا  
 و لا تسروا۔ محبت لطف سے وصول و حصول ہوتا ہی اور محبت اساع سلت قریب  
 و رسول ہی لوگ ہر دور ہوتے ہیں آرا کھلے یہ خصوصیت اگر تحریر سے ہو یا ہے کہ معارف  
 و فوائد اس طریقہ جامع کے اگر موافق عقل و نقل و سرب کے خاص مہم و نام سپرد  
 ماعت مرید اعناد و تصدیق کمال اولیای سائن و متاخرین اور مابین ہے سچا  
 خود ایک حدت ہی کہتے ہیں آرا کھلے یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مسطحیات کتاب و سنت  
 کامیاں اس طریقہ میں اصل اصول فرار دیا گیا ہے اور تصور و سافہام و غیرہ اور  
 اصطلاحات کو ہی صرف تحریر کیا ہے ۛۛ چرا، مرید این شریٹ شام ساس و ذکر و سنا  
 عمل قول سا آور دڈ آرا کھلے یہ قرب حواس طریقہ کو اسے اصل سی حکم اول ماحر لسی  
 وار و مات ہی لہذا ہمارے حسرات ان رسوم سے جو موجب خورد گیری حلق ہوتی  
 ہیں بالکل برکار ہیں اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو داخل کفر و شرک نہ ہیں  
 حامی آرا کھلے موصد اس طریقہ کا اس سے روش ہے کہ سب اساع سلت و متعلق  
 حصرات کی انکی سعیدت اور محبت کو عام نظروں میں قول نام ہے کہ علاوہ اہل کمال  
 کی ہر دس کی لوگ اکثر او کی یار مسد اور میاں اوصاف میں ترماں ہیں لازم ۛۛ  
 مرید ہوتے ہیں سب رمد و یار سا او کے ڈ بھری ہوئی ہے ستراب ٹھوڑا کھوں میں ڈ

باجملہ اس بیان مجمل سی بہت سی امور مفصل ہو سکتی ہیں والسلام والا کرام۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شرح صدر ہی لطیفہ** حضرت پیر مرشد  
فی فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کی بنظر لفظ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا شرف ہی جو کیسی اولاد  
میں نہیں **نقل** ایک بزرگ کا قول ہی کہ مینی تیس لوگ صحابہ کبار سی پائی  
کہ انکو اپنی اور پر خوف نفاق کا تھا **تذکرہ** اس عرصہ میں جو اتفاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
حضرات کا ہوا بحسب شمار گیارہویں بار زیارت حاصل ہوئی بعض ملفوظات جو  
فرامی تحریر ہوتی ہیں فرمایا ایک بار کجگو تشنگی غالب تھی اسوقت ایک فیض آیا جس سی  
تمام سببہ خشک ہو گیا مانند برف کی فرمایا اولیازیر قدم انبیاء کی ہوتی ہیں اور بعض  
اولیاء اللہ کی غالب میں سب انبیاء اولوالعزم کا فیض ہوتا ہی ایک صاحب فی عرض  
کیا وجود شہود میں کیا فرمائی ہیں فرمایا ہماری حضرت کی ہاں ان باتوں کا ذکر نہیں۔  
سئلہ مسائل کا ذکر ہی فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا برتاؤ نہیں کرتی ایک  
بزرگ کسی کو اولیاء اللہ سنکر اونکی زیارت کو گئی دیکھا کہ انہوں فی اول پای چپ مسجد  
میں رکھا وہ پہر کمرچلی آئی فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو برا جانتی ہیں اور اسی شخص پر  
انوار آہی برستی ہوتی ہیں فرمایا راقم سی کہ کسی اور حضرت مخدوم جہانیاں رہنمائی ہی  
ملاقات ہوتی ہی عرض کیا ایک بار دیکھا تھا اپنی اونکی مرح فرمائی **ایضاً** شاہ نصیر الدین



صاحب مخدہ طلیعہ حسرت شاہ آفاق رسی السد میں کی تھی **نقل** میں کی لوگ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی قرآن شریف کو سُکھرا رار گر کر پڑھتی تھی حضرت ابو بکر  
 نے فرمایا کہ ہم بھی اتنا میں ایسا کرتی تھی دکن قسمت طو سابی سبب ہو گئی دل  
 ہماری **ف** تہذیب اخلاق باعث حسن معاش و تصحیح اعمال موجب  
 حسن معاہدہ کی کوہ اصول العمل استداہتہ نامہ العمل قول حضرت مرقس علی کرم اللہ  
 وجہہ کا ہی **نقل** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شخص مروع العلم ہیں محو  
 اور عقل مانع اور مانع حتیٰ کہ سدر ساطع ہو **وارد** توار و عرفان حائز ہی  
 السرویتہ کفہ واحد **م** فصلت بعض کی بعض برتاس ہی اور فصیلت  
 کل حصائش حرثیہ روحانی ہوئی ہی **عرفان** اگرچہ احاطہ اسکا عام ہی  
 لیکن متناہی خاص ہی ثابت ہیں حائجہ عرس اور کعبہ اور دل مومن اور حیات  
 عدل وغیرہ **س** ان ملت یا ریح الصبا یوما الی ارض المحرم رطل سلامی  
 روضۃ مہربا الہی المحرم دس وجہ ہمس الصبحی من حدودہ مدرا الدجی دس داس  
 نور الہدیٰ من کعبہ محرابہم **مثال** مثل و اسطی السد تعالیٰ کی ممتنع ہی اور سال  
 حائز ہی کہ دسہ السل الاعلیٰ تو وہ مثل اعلیٰ سائر کائنات میں ہی اسان کامل ہی  
 حواس و مخلوقات الہی ہی اور اصل کل و فصل رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لوگو یا  
 السد کمالی ان الفاظ کی پردہ من آنحضرت ہی فرمایا ہی کہ میری مثال کسی ہی  
 دسہ در میں مال **س** گر کھلی دات خواہی صورت اسان میں دات

حق را آشکارا اندر بخندان تبیین **ف** قرب صلاح و شہادت و صفت  
تمام اولیاء الدین دائرہی علی تفاوۃ الاقدام **تاریخ** دوادہم ذی الحجہ ۱۲۴۹  
یکہزار و دو صد و چہل و نہم مین اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ فی اجازت نامہ  
حضرت صاحب کو بیجا ہوتا چنانچہ لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہی **نکتہ** اگرچہ  
رسائل راقم مین ادای مضامین مجذوبانہ طور پر ہی لیکن الحمد للہ کہ نظرفیض اثر  
حضرات مین مشرف بدرجہ قبول ہوتی ہین اور اگر کوئی شک و شبہ ناظرین کو پیدا  
ہو تو کسی عبارت سی انہین رسائل کی حل ہو سکتا ہی اور اگر کوئی مافی الضمیر اپنا  
دیکھا چاہی تو جواب شافی حاصل کر سکتا ہی اور واسطی عموم ناس کی ترغیب ہی  
طرف مبدی فیاض اور واسطی فیوض الہی و جناب رسالت پناہی صلعم کی فقط

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **بزم نشاط** ہی **ب** تجسی ہی جسم و  
روح کو بیان ارتباط ہی بہ عالم تری ظہور سی بزم نشاط ہی **نکتہ** حضرت صاحب  
فی فرمایا کہ چار گہری مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہی رات بہر کی عبادت کرنے  
سی **لطیفہ** انچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند کہ **اللقین**  
ولیا مشکل میشود تناقض بقول مجمع علیہ صوفیہ کہ علمای ظاہر نیز بان قائل اند ندارد  
لفی مشاہدہ را بطوری نباید دانست کہ خلاف سلف و خلف لازم آید و الحمد للہ

که هر راقم هر چند علم بسی تعدد ضرور دارد و گفت تصوف و سلوک را از هیچ استاد بی  
 بخواد و محض تصرف ماطن حصرات است که دقایق انوار را بر من مکلف ساحه و  
 معجائب اسرار لوحه لیل اسطری حد در معانی نول مد کور می نگار داسید که مسطور  
 نظر ارباب دوق اند مهیا هرگاه علم العین صورت یدیر آید مقصود حاصل است  
 زیرا که گرفتاری العاقل است نه ارباب و بهم و گمان مهیا مفهوم کلام حصرت شیخ  
 و رئیس ادست تعالی شاه من این هم مستلزم لعی مشاهده ماطن نیست زیرا که اهل  
 نظر قائل بعید او در صورت و شکل و تشبیه میسند بلکه ظهوری از ظهورات الهی در  
 مسطور دل می ساسد مهیا کلام حصرت شیخ که برین هیچ واقع شده مقصای نیست  
 آفتاب است و ارباب نیست مع الله بحسب معامله ایشان مارب خود کلام مسر باید  
 حوال نیست ادبیا که حبیب مریول در آن لارم است برالتان علیه داشت اریحا است  
 که مشاهده ماطن را آن رتبه می سمجده مهیا مشکل گفتش دلالت بر تخلی دارد که ظهور  
 سی در مرتبه مالی است مهیا بحسب اختلاف اوقاف که تخلی کل لوم بودنی شان ازان  
 مستعراست سمجهای مختلف اردهن عارف کامل که ترجمان الهی است می برآید  
 این طائفه گویا بر ماں دگر آید و مهیا مراد ارباب مشاهده تخلی صورتی کسر طریقت که  
 در صور این عالم حلوه می نماید گرفته ماسد و آن معامله دیگر است که راست رنی  
 فی احسن صوره مهیا مقصای کلام حصرت شیخ غیر محب محبوب خود است  
 کما فیل **ع** غیرت از عشق روم روی لودیدن مد هم بخو گو من را بر حدیب

تو شنیدن ندیم و دشمنها منظور ازین بیان نگذارشت مصلحت کلی است و سنت اینها  
 است که دعوت ایشان باموری باشد که دران خواص حکم خواهم دارند و دشمنها تجلی  
 هر سالک بحسب علم اوست بآن سجانه و تعالی نه مناسب رتبه الوهیت پس صحیح آمد  
 له علم الیقین مشکل می شود و اسرار علم **فائده** یه رباعیات حضرت در دلیله الحتمه  
 لی علم الکتاب سی نقل هوتی بین واسطی تفریح خاطر احباب کی **رباعی**

ستی و عدم خراب میخانه اوست	امکان و وجوب مست پیمانه اوست
بشم دل تو اگر حقیقت بین است	هر ذره خلق رو زن خانه اوست
رباد نسیم مست بوی تو گزشت	در فصل بهار محور ویتو گزشت
رب چه قدر بخلق نزدیکتری	هر کس که ز خود گزشت سویتو گزشت
ندل که همه وقت بحق آگاه است	ایضا حالی ز خیالات گدا و شاه است
دیدۀ مردمان اهل تحقیق	مصرع دیگر ز بهر بیت ادا است
هر بد و نیک چون شش و شاد شدیم	ایضا وارسته ز خار و گل چو شمشاد شدیم
خی دل را که باعث تفرقه بود	بستیم بزلف یار و آزاد شدیم
عجز ساز کبر یا نسیم همه	ایضا در کسوت فقر با غنائیم همه
رویشان بسان اکسیر ایدرد	خاکیم اگر چه کینیا نسیم همه
عمر قدم براه افسانه زدیم	ایضا یک چند در کعبه و بتخانه زدیم
نه لرد که آخر ایدرد و نه	در میکده آمدیم و پیمانه زدیم

استعیم ار کشاکش صہبا کرد	ایضا	کسیت چشم تو خاطر حاکم و
امین تیتہ مگر سہ می بید اکر د		بر دل حو لکھتا دار خود قسم
سر حرم ہوتی رقی طورم افگند	ایضا	آنکھوہ کہ ار طاق شعورم افگند
سر دیک شد آنقدر کہ دورم افگند		تا بروہ رار اقر بہت مدد
رار س بہہ آشکار خواہد گردید	ایضا	آنکھوہ مدیدہ یاد خواہد گردید
ماچار نما دو پیار خواہد گردید		ما آنکہ ایم وجود رسب است نگار
وار سہ رہر فکر و حیا پس ہمہ	ایضا	ماسدہ آن حس و جمالیم ہمہ
مادر و یتیم مست عالم ہمہ		مستقل و ماضی علیہا میداسد
بر مسد فقر گریائی کردیم	ایضا	بی لشکر و عوج مادی سائی کردیم
در کسوت مدگی حدائی کردیم		ایدرد دولت فقیری ایضا

**فیض** سب ہماری حصرات کی محب مجموعہ ہی کہ سالکان طریقہ کو محس  
استعداد او کی طریقہ میں مست پیدا ہوتی ہی اور حص کی سب مست  
حص کی جامع تر ہوتی ہی اور اصل رتبہ ہی۔

**المولف**

پورا محس

نور محمد علی

غلطنامہ مجموعہ تصویب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	غلطنامہ مجموعہ تصویب	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۸	فصل	فصل	۸۰	۱۱	نبوری	نبوری	۲۱
۲۲	۱۴	ادوقا	ادوقا	۹۳	۹	مانگتی	مانگتی	۲۲
۲۳	۸	اخترہ	اخترہ	۹۵	۴	نام پرغن	نام پرغن	۲۳
۲۴	۱۴	زوائل	زوائل	۹۸	۱۴	ربا	ربا	۲۴
۳۴	۲	یہ وہ اسم	یہ وہ اسم	۹۹	۱	گندم گندم	گندم گندم	۳۴
۴۲	۳	نبوت	نبوت	=	۱۰	حدیث آیا	حدیث آیا	۴۲
۴۳	۱۰	برسون	برسون	۱۰۹	۱۳	سیکروند	سیکروند	۴۳
۴۵	۷	طرف سے	طرف سے	۱۱۷	۸	لا تعین	لا تعین	۴۵
۵۰	۶	انحضرت	انحضرت	۱۳۰	۴	شہاب	شہاب	۵۰
۵۸	۱۶	الصدر	الصدر	"	"	آپ	آپ	۵۸
۶۴	۱۷	ہی اسمین	ہی اسمین	۱۳۴	۶	معافی	معافی	۶۴
۷۲	۱۴	حضرت قیلہ	حضرت	۱۳۸	۱۳	یاد	یاد	۷۲
۷۵	۱۶	ذکر اسد	ذکر اسد	"	۱۶	لذید	لذید	۷۵
۷۷	۸	بی حکم	بی حکم	۱۴۰	۱	نگہت	نگہت	۷۷
۷۹	۳	خرو	خرو	۱۵۹	۴	واقربیت	واقربیت	۷۹
۷۹	۹	گھٹیان بیان	گھٹیان بیان	۱۶۵	۲	دوازہم	دوازہم	۷۹
		بچون کو	بچون کو	=	۱۱	ہے	ہے	